THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Thursday, the May 22, 2025
(350th Session)
Volume VI, No. 05
(Nos. 01-06)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad

Volume VI	SP.VI(05)/2025
No. 05	15

Contents

1. Recitation from the Holy Quran 1
2. Fateha........ 2
3. Motion under Rule 263 moved for Dispensation of Rules 2
4. Discussion on the sad incident of terrorist attack on a School bus in Khuzdar, Balochistan 3
   - Senator Anwaar-ul-Haq *3*
   - Senator Shahzaib Durrani *11*
   - Senator M. Fesal Vawda *13*
   - Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui *17*
   - Senator Sherry Rehman........ *21*
   - Senator Aimal Wali Khan *26*
5. Privilege Motion by Senator Aimal Wali Khan against indecent remarks by the Chairman PTA, during Committee meeting........ 29
   - Remarks by Chairman, Senate of Pakistan, on Pakistan-Africa friendship day........ *32*
   - Senator Mohammad Ishaq Dar (Leader of the House/Deputy Prime Minister)........ *34*
   - Senator Syed Ali Zafar........ *39*
6. Resolution moved by Senator Mohammad Ishaq Dar, Deputy Prime Minister/Leader of the House, commending the Pakistan—Africa relations; and commemorating 25th May as Pakistan—Africa Friendship Day 44
7. Further discussion on the sad incident of a terrorist attack on a School bus in Khuzdar, Balochistan 47
   - Senator Kamran Murtaza........ *47*
8. Resolution moved by Senator Shahzaib Durrani, condemning the terrorist attack on a School bus in Khuzdar, Balochistan 50
9. Point of personal explanation raised by Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui . 52
   - Senator Mohsin Aziz *53*
   - Senator Syed Waqar Mehdi........ *56*
   - Senator Muhammad Abdul Qadir........ *58*
   - Senator Khalida Ateeb *61*
   - Senator Abdul Wasay *64*
   - Senator Bilal Ahmed Khan *68*
   - Senator Dr. Afnan Ullah Khan *70*
   - Senator Umer Farooq........ *72*
   - Senator Kamil Ali Agha........ *75*
   - Senator Samina Mumtaz Zehri *78*
10. Laying of [The Income Tax (Second Amendment) Bill, 2025]........ 81

11. Motion moved by Mr. Tariq Fazal Chaudary Minister for Parliamentary Affairs to make recommendations on the Money Bill [The Income Tax (Second Amendment) Bill, 2025] 82
12. Consideration and Passage of [The Explosives (Amendment) Bill, 2025] .. 83
13. Consideration and Passage of [The Naturalization (Amendment) Bill, 2025]84
14. Laying of Half Year Report of the Board of Directors of State Bank of Pakistan on the state of Pakistan's economy for the Year 2024-25........... 86
15. Further discussion on the sad incident of terrorist attack on a School bus in Khuzdar, Balochistan 86
- Senator Atta Ur Rehman.. *86*
- Senator Dr. Zarqa Suharwardy Taimur... *88*
- Senator Ashraf Ali Jatoi.. *92*
- Senator Aon Abbas *93*
- Senator Khalil Tahir... *97*
- Senator Falak Naz *100*
- Senator Sarmad Ali *103*
- Senator Nasir Mehmood *107*
- Senator Shahadat Awan *110*

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, the May 22, 2025

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at forty minutes past ten in the morning with Mr. Deputy Chairman (Senator Syedaal Khan) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

وَ هُوَ الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیٰحَ بُشْرًۢا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ
لِبَلَدٍ مَّیِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى
لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَ الْبَلَدُ الطَّیِّبُ یَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَ الَّذِیْ خَبُثَ لَا یَخْرُجُ
اِلَّا نَكِدًا ؕ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّشْكُرُوْنَ ﴿۵۸﴾

ترجمہ: اور وہی تو ہے جو اپنی رحمت (یعنی مینہ) سے پہلے ہواؤں کو خوشخبری (بنا کر) بھیجتا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ بھاری بھاری بادلوں کو اٹھا لاتی ہے تو ہم اس کو ایک مری ہوئی بستی کی طرف ہانک دیتے ہیں۔ پھر بادل سے مینہ برساتے ہیں پھر مینہ سے ہر طرح کے پھل پیدا کرتے ہیں۔ اسی طرح ہم مردوں کو (زمین سے) زندہ کرکے باہر نکال لیں گے۔ یہ (آیات اس لئے بیان کی جاتی ہیں) تاکہ تم نصیحت پکڑو۔ (جو) زمین پاکیزہ (ہے) اس میں سے سبزہ بھی پروردگار کے حکم سے (نفیس ہی) نکلتا ہے اور جو خراب ہے اس میں جو کچھ نکلتا ہے ناقص ہوتا ہے۔ اسی طرح ہم آیتوں کو شکر گزار لوگوں کے لیے پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں۔

سورۃ الاعراف (آیات ۵۷ تا ۵۸)

Fateha

جناب ڈپٹی چیئرمین: جزاک اللہ۔ جی ابھی اجلاس کا باقاعدہ آغاز کرتے ہیں اور پہلے شہدائے خضدار کیلئے جو کل بڑا اندوہ ناک واقعہ ہوا ہے اس کے لئے دعا مغفرت کراتے ہیں۔ جی شہادت اعوان صاحب۔

(اس موقع پر ایوان میں فاتحہ پڑھی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی، سینیٹر شاہ زیب درانی صاحب۔

سینیٹر شاہ زیب درانی: شکریہ، جناب چیئرمین! کل میرے home town خضدار میں ایک بہت افسوس ناک واقعہ پیش آیا ہے۔ یہ ایک بڑا اندوہ ناک اور دردناک واقعہ بھی ہے اور ہمارے لیے ایک لمحہ فکریہ بھی ہے۔ تو بجائے کہ ہم ایک regular Business پر چلیں I would request you کہ Question hour کو suspend کریں اور اس پر debate کروائیں۔ اس issue کو consider کریں کیونکہ یہ ایک national issue ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: چلیں آپ motion move کریں۔

Motion under Rule 263 moved for Dispensation of Rules

Senator Shahzaib Durrani: It is hereby moved under Rule 263 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the requirement of Rule 41 of the said Rules regarding question hour be dispensed with for today’s sitting of the Senate.

جناب ڈپٹی چیئرمین: اب میں تحریک کو ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین: یہ تحریک متفقہ ہے اور متفقہ طور پر منظور کی جاتی ہے۔

سینیٹر محسن عزیز: جناب چیئرمین! میں نے ہاں میں جواب دیا ہے۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے کیونکہ یہ ہمارے بچے شہید ہوئے ہیں۔ ہمارا خون بہا ہے۔ ہمارے پیارے تھے اور ہمارے بالکل آنکھ کے تارے تھے لیکن ساتھ ساتھ میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ Question hour بڑی مدت سے dispense ہو رہا ہے اور کئی مرتبہ یہ dispense ہوا ہے تو اس میں

جو حکومت کی accountability ہوتی ہے، یہی tool ہے ہمارے پاس جو کہ ہم استعمال کرتے ہیں۔ تو یہ بھی ذرا دیکھا جائے کہ اس کو پھر دوبارہ کسی اور سیشن میں زیادہ لگایا جائے اور ذرا لمبے hour کے لیے لگایا جائے کیونکہ پچھلے دو تین دفعہ سے یہ dispense ہو رہا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ لوگ مشورہ کریں۔ 2nd Time بھی شاید اجلاس ہو اور کل بھی ہو رہا ہے تو اس میں دیکھا جائے گا۔ جی، سینیٹر انوار الحق کاکڑ صاحب۔

Discussion on the sad incident of terrorist attack on a School bus in Khuzdar, Balochistan

Senator Anwaar-ul-Haq

سینیٹر انوار الحق: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئرمین۔ جیسا کہ آپ تمام حضرات کے علم میں ہے کہ کل ایک انتہائی دلخراش واقعہ جو ہمارے معصوم بچوں کی شہادت کی صورت میں سامنے آیا ہے۔ ان کے مقدس خون کے بہاؤ نے پورے پاکستان اور انٹرنیشنل کمیونٹی کا ضمیر جھنجوڑ کر رکھ دیا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر فلک ناز صاحبہ! Order in the House.

سینیٹر انوار الحق: اور یہ سوال ابھر ابھر کر سامنے آ رہا ہے کہ آخر کیوں؟ جب اس سوال کی جانب ہم آتے ہیں تو حالیہ پاک بھارت کشیدگی جس میں تکبر کے دیوتا کو، the idol of hubris جو اس دیوتا کو مالائیں پہنانے والے ایک گروہ RSS کے نام سے پوری ایک صدی پر محیط اس کی فکری آبیاری کر رہا ہے۔ یہ پہلگام واقعے کا بہانہ بنا کر پاکستان کی ریاست اور اس کی خود مختاری پر حملہ آور ہونا وہ تو ایک اظہار تھا۔ اس کے پیچھے جو یہ فکر ہے یہ سو سال کے لگ بھگ یہ ذہن سازی Hindutva کی اور تاریخ کو distort کرکے اور مسخ کرکے جس انداز میں لاکھوں کروڑوں لوگوں کو radiculise کیا گیا ہے، شدت پسند بنایا گیا ہے اور extremist بنایا گیا ہے۔ اس کے نتیجے میں محض South Asia نہیں بلکہ اس کے تانے بانے اب global order کو challenge کرنے جا رہے ہیں۔ ہندوتوا کا فلسفہ یہ ہے کہ ہم civilizational representation رکھتے ہوئے دنیا کو بتائیں گے کہ انسان تہذیب یافتہ کیسے ہوتا ہے اور اس تہذیب کا جو لبادہ انہوں نے اوڑھا ہوا ہے، اس میں باقی ماندہ تہذیبوں کو طرز زندگی سکھائیں گے۔ ہم بتائیں گے کہ انسان کیسا رویہ اپنائے جب وہ اس سرزمین پر زندگی گزارے۔ یہ خام خیالی اگر ایک سماجی

مووومنٹ کی صورت میں ہوتی تو شاید اس سے خطرے کی بو اتنی نہیں آتی۔ مسئلہ تب بنتا ہے جب اس قسم کی سماجی سیاسی فلسفے کی فکر ایک سیاسی شکل اختیار کر جاتی ہے۔ وہ سیاسی شکل اختیار کرنے کے بعد کسی بھی ریاست میں جمہوری یا غیر جمہوری انداز میں اقتدار کا حصول اپنا لیتی ہے۔ یہ خواب RSS کا اس کی proxy اس کی درپردہ ایک سیاسی جماعت BJP کے نام سے، انہوں نے اس منزل کا حصول کر لیا۔ اس منزل کا حصول شاید ان کا آخری ہدف نہیں تھا۔ وہ ہدف کیا ہے؟ ان سوالات پر بہت گہری فکر و نظر کے ساتھ غور کرنے کی ضرورت ہے۔

وہ فلسفہ یہ ہے کہ جنوبی ایشیا میں، برصغیر پاک و ہند میں جو آبادی تھی، وہ دراصل تمام کے تمام، ایک مذہب سے تعلق رکھنے والی تھی، ہندو مذہب سے۔ اس تاریخ کے جبر میں لاکھوں کروڑوں لوگ اسلام کی طرف، بقول ان کے بزور شمشیر راغب ہوئے۔ پھر European colonial experience میں عیسائی مذہب کی طرف راغب ہوئے۔ پھر سکھ مذہب کو وہ ہندو مذہب کے انکار یا ضد کی ایک شکل قرار دیتے ہوئے، نہ صرف ان پر حملہ آور ہوئے، نہ صرف ان communities کو انہوں نے target بنایا ہوا ہے، اس کے نتیجے میں، جو تاریخی عمل میں ریاست پاکستان کا وجود اللہ کے فضل، سیدنا اقبال جیسے مفکرین اور قائد اعظم محمد علی جناح کے عملی practical demonstration نے جو ریاست، قوم تشکیل دی، وہ داغ بار بار انہیں ایسی حرکتوں پر مجبور کر رہا ہے کہ وہ اس کا بدلہ لے سکے۔ اس سلسلے میں انہوں نے کئی قوانین، اندرونی طور پر ہندوستان میں متعارف کروائے۔ اسی فکر نے 1984 میں، دس دن کے اندر اندر، سابقہ وزیراعظم اندرا گاندھی کی ہلاکت کے بعد، جو pogrom جو genocide سکھوں کے خلاف، سکھ آبادی کے خلاف demonstrate کیا، وہ انسانی تاریخ میں بدترین، بدشکل، بدنما ریاستی دہشت گردی کا documented نمونہ ہے۔

میں بار بار یہ تذکرہ کرنا چاہوں گا کہ یہ ایک BJP یا کسی اور جماعت کا مسئلہ نہیں، یہ RSS کی فکری اساس ہے جو وہ ہندوستان کی مختلف سیاسی جماعتوں میں پھیلا رہے ہیں، جو وہ ہندوستان کے ریاستی اداروں میں جو بیوروکریٹس ہیں، جو ان کی ملٹری ہے، جو ان کے intelligence outfits کے لوگ ہیں، یہ mushroom growth کی طرح ان کی پیداوار بڑھا رہے ہیں۔ اسی فکر کے تحت اُس وقت کی حکومت نے criminals میں دلّی میں اسلحہ دے کر جیلوں سے

release کروایا۔ سکھ آبادیوں کے businesses پر، رہائش گاہوں پر نشان لگا کر، بالکل نازی ہٹلر کے pattern پر، ان کی قتل و غارت گری کا ایک بازار گرم کیا اور یہ جواز ہندوستان کی ریاست کو دے دیا کہ وہ جس قسم کی بربریت کا مظاہرہ کرنا چاہیں، ان کو روکنے والا کوئی نہیں ہوگا۔ ان کے ideologues ایسے نعرے دینے لگے کہ پہلے قصائی پھر عیسائی۔ قصائی ایک pejorative word use کرتے ہیں مسلم community کیلئے جو ذبیحہ استعمال کرتے ہیں۔ پہلی priority میں انہوں نے اپنی strategy devise کی کہ مسلمان community کو ہم نے attack کرنا ہے۔ اس میں mob lynching ہے اور اس کے ساتھ ساتھ کئی ایسے قوانین کا سامنا جیسے گھر واپسی کا قانون جس میں انہوں نے پنچایت کو یہ اختیار دیا ہے کہ کوئی بھی مسلمان آ کر کہہ دے کہ میرا پردادا ہندو تھا، اب میں واپس رام داس نام رکھتا ہوں تو وہ اس کو certificate issue کرے گا اور وہ پھر ہندو تصور ہوگا۔ یعنی گھر ایک مذہب ہے وہاں پر اور وہاں پر واپس لوٹ کے آنے کو قانونی جواز اور شکل دی گئی۔ یہ ہے وہ سیکولرزم کا بُت جس کو مختلف لوگ، مختلف ادوار میں پوجتے آ رہے ہیں۔ اس کی حقیقت یہ ہے۔ اس پورے background کو بیان کرنے کا مقصد یہ تھا

جناب ڈپٹی چیئرمین: سوری، لسٹ کافی لمبی ہے۔

سینیٹر انوار الحق: اگر آپ مجھے اس طرح اہم موقع پہ بھی روکیں گے تو پھر میں چلا جاؤں گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: میں نے کہا مختصر کریں۔

سینیٹر انوار الحق: آپ 36 گھنٹے تک یہ اجلاس کرلیں لیکن جناب! Please try to appreciate the value of this moment. یہ تاریخ ہے۔ یہ تاریخ بن رہی ہے۔ میں آپ سے مودبانہ گزارش کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی پلیز۔

سینیٹر انوار الحق: اس پورے background کو بیان کرنے کا مقصد کیا تھا؟ حالیہ دنوں میں ایک function کے دوران فیلڈ مارشل جنرل سید عاصم منیر صاحب نے دو قومی نظریہ کے حوالے سے گفتگو کی۔ وہ دو قومی نظریہ دراصل انہی تاریخی حقائق کی طرف نشاندہی تھی۔ وہ تجدید عہد تھا۔ یہ کوئی ایسی بات نہیں تھی جو انہوں نے پہلی مرتبہ کی یا ان کی ذہنی اختراع تھی۔ یہ تاریخ کا ایک تسلسل تھا، تاریخ کا ایک بیان تھا جس کی انہوں نے تجدید کی۔ اس تجدید کی دوسری طرف جو RSS کی

فکری اساس تھی، ان کو انتہائی تکلیف ہوئی کیونکہ وہ یہ سمجھتے تھے کہ 1971 میں erstwhile East Pakistan میں وہ اس فکر اور اس دو قومی نظریے کو، خلیج بنگال میں ڈبو چکے ہیں۔ جو بنیاد تھی پاکستان کی تشکیل اور تخلیق کی، اس کو انہوں نے عملی طور پر undo کر دیا۔ ایسے میں چار پانچ دہائیوں کے بعد جب ریاستی طور پر اس کا اعادہ کیا جائے، اس کی تجدید کی جائے، اس تجدید کو penalize کرنے کے لیے، punish کرنے کے لیے، انہوں نے پہلگام جیسا false flag operation کیا۔

اس operation میں، دس منٹ کے اندر اندر، انہوں نے ایف۔آئی۔آر بھی درج کر دی۔ ان کے پاس تمام تفصیلات بھی آ گئیں کہ اس کے perpetrators کون تھے۔ اچنبھے کی بات یہ ہے، سات لاکھ کی occupational forces جو ہندوستان بزور شمشیر پچھلے سات دہائیوں سے کشمیری مسلمانوں پر ایک ظلم کے tool کے طور پر، وہاں پر انہوں نے ان کو place کیا ہوا ہے، وہ یہ روکنے میں تو ناکام رہے لیکن اس کی تمام تفصیلات فوری طور پر ان کے سامنے آئیں اور انہوں نے یہ الزام پاکستان پر دھر دیا۔ انتہائی responsible behaviour پاکستان کی حکومت اور ریاست کی جانب سے، معاشرے کی جانب سے، اس کے میڈیا کی جانب سے، whole of nation approach کی جانب سے، اپوزیشن کی جانب سے، تمام لوگوں کی جانب سے، سامنے آیا۔ پاکستانی حکومت نے، وزیراعظم نے یہ offer کی کہ اگر آپ اس واقعے کی third party and impartial inquiry کریں گے تو ہم اس کے ساتھ cooperate کرنے کے لیے، collaborate کرنے کے لیے تیار ہیں اور کیوں تیار ہیں؟ کسی خوف کی وجہ سے نہیں کیونکہ in principle پاکستان terrorism کو بطور tool استعمال کرنے کا قائل نہیں ہے۔ پاکستان بذات خود victim of terrorism ہے۔ It was a principle position; not a position born out of fear. اس کا جواب اس ریاست نے چھ اور سات مئی کے بیچ میں جس انداز میں دیا، پوری دنیا اس کی witness ہے۔ انتہائی reckless and irresponsible انداز میں انہوں نے پاکستان کی sovereignty کو attack کرنے کی کوشش کی اور اس attack کے جواب میں وہ اپنی miscalculations, اور اپنے تکبر کے دیوتا پر ناز کرتے ہوئے یہ سمجھتے رہے کہ یہاں سے تو

شاید جواب ہی نہ آئے کیونکہ ان کی معاشی صورت حال درست نہیں ہے، ان کے ہاں political polarization ہے، ہمارا ratio, conventional war میں ان سے 1 to 6 زیادہ ہے تو پاکستان کی جرأت کیسے ہو سکتی ہے؟ پاکستان کو اپنی جرأت کا مظہر دکھانا مقصود نہیں تھا بلکہ پاکستان کو اپنا اعتماد دکھانا مظہر تھا۔ اس اعتماد کا اظہار اس قوم نے نہ صرف کیا بلکہ اس اعتماد کو اس سطح پر پہنچایا کہ RSS کا اعتماد متزلزل ہونے لگا۔ وہ 7 دہائیوں سے اس خطے میں اپنی جو hegemonic designs سمجھ رہے تھے، اس اعتماد کو ٹھیس پہنچی، اسے دھچکا لگا اور وہ بت almost پاش پاش ہو چکا ہے۔ یہ ہمیں تاریخی بت شکنی کا وہ واقعہ یاد دلاتا ہے جب محمود غزنوی نے Central Asia سے 17 مرتبہ حملہ آور ہوتے ہوئے اس وقت کے بت کو پاش پاش کیا۔ الحمدللہ اس تاریخ کو 9 اور 10 مئی کی رات کو دوبارہ دہرایا گیا۔ اس وقت اور اس دور کے وہ مذہبی symbols تھے اور آج کے دور میں وہ symbols پاکستان کی ریاست versus RSS ہے۔ ہم اپنے دشمن کو بخوبی سمجھتے ہیں۔ ہندوستان کے عام عوام پاکستان کے دشمن نہیں ہیں۔ پاکستان دشمنی میں پہل سر فہرست lead role اس sadist ذہنیت RSS کی ہے۔ ہم اپنے دشمن کو بہت خوب سمجھتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں اللہ کے فضل سے میں یہاں Prime Minister of Pakistan کو خراج تحسین پیش کرنا چاہوں گا۔ انہوں نے، defence forces نے، Army Chief, Air Chief, Naval Chief, Airmen, Navy sail men, officers اور جو عام سپاہی نے nation کے defence میں جس determination کا مظاہرہ کیا، وہ تاریخ کی کتابوں میں لکھا جائے گا۔

جناب! وزیراعظم صاحب کی اس دانش کو، چاہے جس نے بھی یہ مشورہ انہیں دیا یا انہیں خود یہ خیال آیا، اسے on record میں ایک token of appreciation دینا چاہتا ہوں اور وہ جنرل عاصم منیر کی Field Marshal rank کی declaration ہے۔ یہ کیوں important تھا؟ یہ اس لیے important تھا اور اس لیے اس کی تاریخی اہمیت ہے کہ جب خلیج بنگال میں دو قومی نظریے کو ڈبونے کی بات کی جا رہی تھی، اس کے lead role جنرل مونک شاہ تھے جو اس وقت ان کے آرمی چیف تھے، انہوں نے انہیں یہ honour دیا کہ آپ ذمہ دار ہیں جس نے اس دو قومی نظریے کو خلیج بنگال میں ڈبو دیا۔ اس کا تاریخی جواب Prime Minister

Shehbaz Sharif کے حصے میں آیا اور یہ توفیق اللہ نے انہیں دی کہ انہوں نے یہ جواب لوٹا دیا کہ اس دو قومی نظریے کو revive, continue and persist کرنا اور جس فوجی قیادت کے سربراہ کو یہ توفیق نصیب ہوئی، ان کے لیے یہ honour and rank محض اس حکومت کی جانب سے نہیں بلکہ اس قوم کی جانب سے ان کو دیا جاتا ہے۔ میں اس میں اپوزیشن جماعتوں، allied parties اور پاکستان کے میڈیا کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ whole of the Nation ہم نے یہ جواب ہندوستان کو دیا۔ اب جب انہیں اس ہزیمت کا سامنا کرنا پڑا تو ان کا so called Operation Sindoor جس کے designer and prime architects, sadists اجیت دوول اور مودی صاحب ہیں، انہوں نے کہا کہ Operation Sindoor continue ہے۔ اب اس کی continuation میں یہاں لوگ یہ سمجھ رہے تھے کہ یہ شاید LoC پر دوبارہ حملہ آور ہوں گے، شاید یہ پاکستان کے international borders کو دوبارہ violate کریں گے مگر لوگوں کو پتہ نہیں تھا کہ اجیت دوول کے بچے، مودی کے بچے، RSS کے بچے، ان کی proxies BLA, BRA, BLF and TTP یہ سارے کے سارے پاکستان کی سرزمین پر اپنے ان پدری figures کے لیے اور اپنے ان آقاؤں کی خوشنودی کے لیے ہر حد تک جانے کو تیار ہیں۔ جب روایتی جنگ میں ان کو منہ کی کھانی پڑی تو انہوں نے ان کرائے کے ٹٹوؤں کو کہا کہ ہم آپ پر بیش بہا پیسا بہا رہے ہیں، آپ کیوں کوئی ایسی حرکت نہیں کرتے جو پاکستان کی ریاست اور ریاستی اداروں کے لیے شرمندگی کا باعث بنے اور جسے ہم اپنی عوام کو بتا سکیں کہ ہم یہ جنگ مزید آگے بڑھا رہے ہیں۔ ان آقاؤں کی خوشنودگی کے لیے ان بھیڑیوں اور درندوں نے خضدار کے اسکول کے بچوں پر حملہ کیا۔

جناب! پاکستان کے بہت سارے لوگوں میں ایک تقسیم تھی۔ بلوچستان کے مسئلے کے حوالے سے کچھ لوگ سمجھتے تھے کہ victim کون ہے اور terrorist کارروائیوں کی توجیہہ کے لیے بلوچستان میں ترقی کا نہ ہونا اور کئی ایسے سماجی اور administrative جواز فراہم کرتے تھے۔ میرے خیال میں اللہ کے فضل سے یہ وقت آگیا جو silver lining ہے کہ پاکستان کو by and large یہ پتا لگ گیا ہے کہ یہ محض بھیڑیے ہیں۔ نہ یہ کسی حقوق کی جنگ لڑ رہے ہیں، نہ یہ بلوچ قوم کی نمائندگی کر رہے ہیں، نہ یہ اسلام کی نمائندگی کر رہے ہیں بلکہ ان کی فکر اور ان کا فلسفہ فتنہ و

فساد ہے اور فتنہ و فساد کے لیے اللہ نے اپنے کلام میں حکم جاری فرمایا ہے کہ یہ قتل سے بھی بدترین ہے۔ ان کے خلاف اگر ہم modern terms میں سمجھنے کی کوشش کریں تو zero tolerance ہے۔ بہت سارے لوگ alleged procedural human rights violations کا حوالہ دیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: کاکڑ صاحب! باقی ممبران نے بھی بات کرنی ہے اور آج کچھ international guests بھی آئے ہوئے ہیں جو House visit کرنا چاہتے ہیں۔

Senator Anwaar-ul-Haq: This is not the way.

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ اپنی بات پوری کریں لیکن یہ بھی دیکھیں کہ 20 منٹ ہو چکے ہیں۔

سینیٹر انوارالحق: شیری رحمان صاحبہ! جب آپ بولتی ہیں تو تمام لوگ سنتے ہیں۔ آپ انہیں Chair کرنے دیں یا خود وہاں چلی جائیں۔ یہ کیا طریقہ ہے؟

جناب ڈپٹی چیئرمین: نہیں آپ بات پوری کریں مگر میں نے کہا کہ دوسرے لوگ بھی بات کریں گے۔

سینیٹر انوارالحق: میں اس صوبے سے تعلق رکھتا ہوں۔ میں یہ دعویٰ نہیں کرتا ہوں کہ میرا دل زیادہ جلا ہوا ہے۔ تمام لوگوں کا دل جلا ہوا ہے لیکن آخر مجھے اس کی آواز تو بننے دیں۔ اگر آپ نے اس کی آواز بھی مجھے نہیں بننے دینا تو پھر بالآخر آپ نے ہمیں بلایا کیوں ہے؟ اس سیشن کا مقصد کیا ہے؟

جناب ڈپٹی چیئرمین: باقی ممبران کے بھی دل جل رہے ہیں اور وہ بھی بات کرنا چاہتے ہیں۔

سینیٹر انوارالحق: جب ہم یہاں رات کے تین بجے تک اجلاس کرتے رہے ہیں، یہ نہ بھولیں۔ کیا یہ واقعہ کسی صورت ہماری قومی زندگی میں کم اہمیت کا حامل ہے؟ آپ لوگ کیا چاہ رہے ہیں؟ آپ لوگ سمجھ کیوں نہیں رہے ہیں؟ وہاں پر بچے شہید ہوئے ہیں اور یہاں پر ان کو وقت کی پڑی ہوئی ہے۔ کس کے وقت کی اہمیت ہے؟ اس اجلاس کے لیے ہمیں پیسے دیے جا رہے ہیں، یہی ہمارا کام ہے، that is why we are here اور اگر ہم نے ہی نہیں بولنا تو پھر کیا ہم ٹک ٹاک بنانی شروع

کر دیں، یو ٹیوب چینل کھولیں؟ آپ لوگ اس پارلیمان کی توقیر کو برباد کر رہے ہیں۔ جب یہ ایوان مجھے support کر رہا ہے تو آخر Chair کو کیوں اعتراض ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: بات سنیں، دیکھیں، میں نے کہا کہ باقی لوگوں کے بھی دل جلے ہوئے ہیں، وہ بھی بات کرنا چاہ رہے ہیں۔

سینیٹر انوار الحق: جو دل جلے ہیں، وہ چاہ رہے ہیں کہ میں بولوں۔ آپ ان کی آواز کیوں نہیں سن رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی چیئرمین: چلیں، بولیں۔

(interruption)

Senator Anwaar-ul-Haq: It is not about that, I am a citizen of Pakistan. I more proud to be the citizen of Pakistan than the former Prime Minister. It is not about that.

جناب ڈپٹی چیئرمین: کاکڑ صاحب! آپ Chair کو مخاطب کریں۔

سینیٹر انوار الحق: ان کو confront کرنے کا وقت آ گیا ہے۔ Rationalization of violence, جو لوگ پاکستان کے mainstream میں یہ سمجھتے تھے کہ اپنے بیانیے کی صورت میں ان لوگوں کو کوئی space فراہم کریں گے، وہ یہ جانیں کہ آج کے بعد ان terrorists اور انہیں ہمیں equal terms پر treat کرنا ہے۔ یہ collaborators ہیں، یہ خود دہشت گرد نہیں ہیں، میں ان کو اس category میں نہیں رکھتا لیکن دہشت گردی کے بیانیے کو glorify کرنے والے ان کے collaborators ہیں۔ بین الاقوامی قوانین میں ان کی glorification اور یہ settled European democracies کا principle ہے۔ ان کی glorification کو وہ equal crime treat کرتے ہیں۔ ہمارے یہاں glorification of terrorism اگر freedom of expression کے نام پر ہو گا، اس کے خاتمے کا وقت آن پہنچا ہے۔۔۔

Mr. Deputy Chairman: Order in the House, please.

سینیٹر انوارالحق: یہ گزارشات میں اس floor سے پوری قوم کے سامنے رکھ رہا ہوں اگر کسی کو اصولی طور پر ان باتوں سے اختلاف ہے تو اس اختلاف پر تنقید سننے کا حوصلہ بھی ہمیں ہے اور اس تنقید کا جواب ہم جہد مسلسل کے تحت، ایک قومی فریضہ سمجھتے ہوئے ادا کرتے رہیں گے۔ شکریہ، جناب چیئرمین۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ، سینیٹر انوارالحق کاکڑ صاحب۔ جی سینیٹر شاہزیب درانی صاحب۔

Senator Shahzaib Durrani

سینیٹر شاہزیب درانی: شکریہ، جناب چیئرمین! آج کا یہ موضوع میرے دل کے بڑا قریب بھی ہے کیونکہ یہ اندوہ ناک واقعہ میرے hometown, میرے گھر میں پیش آیا ہے۔۔۔

Mr. Deputy Chairman: Order in the House, please.

سینیٹر شاہزیب درانی: جناب چیئرمین! گزشتہ روز ایک بڑا افسوس ناک اور دردناک واقعہ پیش آیا ہے جس میں Indian sponsored terrorists نے خضدار میں بچوں کی ایک اسکول بس پر حملہ کیا۔ اس میں نہتے، مظلوم بچے شہید ہوئے۔ یہ حملہ صرف بچوں پر نہیں تھا، یہ حملہ پاکستان کی تعلیم، پاکستان کی امید اور پاکستان کے مستقبل پر تھا۔ میں اس کا کچھ پس منظر آپ کے سامنے رکھنا چاہوں گا۔ جناب چیئرمین! جب ایک خود ساختہ false flag operation، کے تحت، جس کا نام انہوں نے پہلگام رکھا تھا، جب وہ ناکام ہوا تو اس کے بعد 6 اور 7 مئی کی درمیانی شب آپریشن سندور کے نام سے ایک شب خون مارا گیا لیکن اس آپریشن میں ہمیں underestimate کیا گیا۔ They underestimated us. They underestimated the professionalism and bravery of Pakistan Armed Forces. They miscalculated the leadership of Field Marshal General Asim Muneer. میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ جس طرح انہوں نے یہ سارا handle کیا۔ Pakistan responded. We responded with responsibility. We struck with preparation, pride and patriotism. We won the battle and we won the hearts. And we showed the whole world that no power on earth can undo Pakistan. لیکن پھر کیا ہوتا ہے، پھر انڈیا وہی اپنے پرانے گھسے پٹے طریقے، ایک کشت وخون پر آ گیا اور پھر وہی

اپنے proxies, coward operations اور اپنے state sponsored terrorism پر وہ آگیا اور اس دہشت گردی میں انہوں نے نہتے بچوں اور civilians کا خون بہانا شروع کر دیا۔

جناب چیئرمین! یہ آج کی بات نہیں ہے، یہ دو دہائیوں کی بات ہے کہ پاکستان آگ اور خون کی ہولی میں جل رہا ہے۔ آج پاکستان اس دہشت گردی کی آگ میں جل رہا ہے اور خاص طور پر بلوچستان اور خیبر پختونخوا۔

We have lost more than eighty thousand lives. Our economy has suffered hundred and fifty million dollars. These are not just numbers. These are mothers who have lost their children. These are fathers who cry all the night in the memory of their sons. These are women who are waiting all the day in order to see their husbands with a false hope as they will never come. These are the children who sleep hugging photos, not their parents. These are villages that have turned into graveyards. And yet, India calls us to be terrorists.

جناب چیئرمین! ہمیں اور کتنی لاشیں اٹھانی پڑیں گی، کتنی مزید قربانیاں دینی پڑیں گی۔ ہمیں کتنے اور جنازے اٹھانے پڑیں گے۔ ہمیں کتنے اور بچے مارنے پڑیں گے، مزید کتنا خون بہانا پڑے گا عالمی دنیا کو دکھانے کے لیے، بتانے کے لیے کہ دہشت گرد کون ہے۔ جناب! کلبھوشن یادیو کون تھا۔ ایک حاضر سروس بھارتی نیول آفیسر جو پاکستان کی سرزمین پر رنگے ہاتھوں پکڑا گیا۔

He was sponsoring, training and funding the terrorists.

جناب چیئرمین! کل جب یہ واقعہ ہوتا ہے تو انٹرنیشنل میڈیا بشمول بی بی سی، واشنگٹن پوسٹ اور الجزیرہ، وہ quote کرتے ہیں کہ "attack on school bus" لیکن بھارتی میڈیا کیا portray کرتا ہے، بھارتی میڈیا دکھاتا ہے کہ "attack on army bus". The whole world knows that the National Security Adviser of India's famous quotation that "if you can do one Bombay, you may lose Balochistan." And the very famous

جب انہوں نے یہ گھناؤنی حرکت کی تو اس کے بعد ان کے official tweet of BLA, account سے ایک tweet ہوا، and in that tweet, they are just toeing the same Indian line, the same Indian narrative and they are saying “attack on army bus”. یہ بے گناہ بچے تھے یا جن کے ہاتھوں میں بندوق تھی، کیا یہ فورسز کے لوگ تھے؟ یہ بے گناہ بچے تھے۔

میں عالمی برادری سے ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں اور ان سے یہ سوال پوچھتا ہوں کہ وہ اپنی انکھیں کھولیں اور دیکھیں کہ یہ دہشت گردی کون پھیلا رہا ہے۔ کس نے کلبھوشن یادیو کو پاکستان بھیجا؟ کس نے مسلمانوں کو گجرات میں شہید کیا؟ کس نے عیسائیوں کو زندہ جلایا؟ کس نے سکھوں کی زبان بند کرنے کی کوشش کی؟ کس نے دلتوں کی عزت کو پامال کیا؟ کس نے 70 ہزار کشمیریوں کو شہید کیااور کس نے بلوچستان میں ان چھوٹے معصوم بچوں کو شہید کیا؟ کس نے قصائی اور عیسائی کا نعرہ لگایا؟

جناب چیئرمین! میں آپ کے اوراس فورم کے توسط سے انٹرنیشنل کمیونٹی کو یہ پیغام دیناچاہتا ہوں کہ اگرآج بھی وہ اپنی آنکھیں نہیں کھولیں گے تو یہ آگ ہمارے گھر سے نکل کر ان کے گھر اور ان کے آنگن میں بھی چلی جائے گی اور ان کے بچے بھی محفوظ نہیں رہیں گے۔ میں ریاست سے بھی یہ سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ کب تک ہم good and bad کا یہ نعرہ لگاتے رہیں گے اور کب تک ہم ناراض اور مظلومیت کا افسانہ یہاں پر بیان کرتے رہیں گے۔

Why don’t we draw a line? There are only two options: either you can be pro-state or you can be anti-state. There is no middle ground. Thank you very much.

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ سینیٹر آغا شاہ زیب درانی صاحب۔ جی سینیٹر فیصل واوڈا صاحب۔ فیصل صاحب میرے سامنے بہت بڑی لسٹ ہے اور کوشش کریں کہ سارے مقررین کو وقت مل سکے۔

Senator M. Fesal Vawda

سینیٹر ایم۔ فیصل واوڈا: چیئرمین صاحب آپ کا بہت شکریہ۔ ایک بہت ہی تکلیف دہ کرب سے ہم گزر رہے ہیں کہ کل ہمارے معصوم بچوں پر انڈیا نے گھٹیا، کمزور، third class soft

soft targetکے تحت ان پر حملہ کیا۔اس جنگ کو شروع کرنے سے پہلے بھی انہوں نے یہی کام civilians پر کیا اور میں فخر سے، ذمہ داری سے یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارے targetکے تحت سپہ سالار، ہمارے Field Marshal نے ہدایت کی تھی، responsibility سے بتا رہا ہوں، کہ کوئی Indian civil target lockنہ کیے جائیں اور پھر ہم نے ان کو گھس کرمارا اور ان کے 258 فوجیوں کو عبرت ناک موت کے گھاٹ اتار دیا۔ ہم امن پسند قوم ہیں اور ہم نہیں چاہتے کہ کسی قسم کی جنگ ہو، لیکن مسلط کی گئی، اور ابھی بھی یہ غنڈا گردی اور بدمعاشی جو معصوم بچوں کے ساتھ کر رہے ہیں، یہ بچوں کی لاشیں، ان بچوں کی شہادتیں ہم ایسے ہی نہیں جانے دیں گے، چاہے وہ اپنی proxiesکے ذریعے کریں، چاہے وہ خود کریں۔ اب سوال یہ ہے چیئرمین صاحب کہ ہم نے کیا کرنا ہے، اس پارلیمنٹ نے کیا کرنا ہے، اس حکومت نے کیا کرنا ہے؟ جہاں یہ جنگ جیتنے کا credit پوری فوج کا ہے، ساری افواج کا ہے، سپہ سالار کا ہے اس میں ۲۵ کروڑ عوام کی لبیک، شاباش، قدم بہ قدم کھڑے ہونا اور تمام سیاسی جماعتوں کا ساتھ دینے کے بعد یہ impactful جنگ ہم نے جیتی۔ یہ جنگ صرف ہم نے انڈیا سے نہیں جیتی، ہم نے diplomatic frontپر Kashmir کا مدعا، financial front, border front, the terrorism front, the war frontسارے fronts جیتے ہیں، اب تمام forces کی قوت کے ساتھ ہم نے جیتے ہیں۔ اب ہمیں کیا کرنا ہے ہے؟ چیئرمین صاحب! اب ہماری collective ذمہ داری یہ ہے کہ ہم تمام سیاسی جماعتوں کو جہاں اتنا بڑا credit ہماری قوم کو ملا ہے ایک جھنڈا، ایک قوم، ایک پاکستان، ایک فوج، ایک حکومت، ایک اپوزیشن جب سب ایک جھنڈے کے تلے کھڑے ہو گئے ہیں صرف پاکستان کی بات کر رہے ہیں تو ہمیں چاہیے کہ ہم نے دو تین کام اس پارلیمنٹ کے تحت ۲۵ کروڑ لوگوں کو represent کرتے ہوئے کرنے ہیں۔

نمبر ایک، گورنمنٹ کے پاس اب ذمہ داری ہو گئی ہے کہ وہ بڑا دل کرے کیونکہ creditان کو بھی اپنے اس tenure میں ملا ہے اور اس کریڈٹ کا بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے اپوزیشن کو welcome کرے، ان کو onboard لے اور یہ چھوٹے چھوٹے ہمارے جو differences ہیں ان کو ہم set aside کریں تاکہ impactfully ہم کریں۔

اب دوسری چیز کیا ہے جو بہت relevantاور important ہے۔وہ یہ ہے کہ ہمیں اپنا defence budgetبڑھانا پڑے گا، اپنا پیٹ کاٹ کر اس کو تمام تر prioritiesکے اوپر رکھ کے اس کو دگنا، تگنا کرنا پڑے گا اور یہ بڑاimportantہے اور اس لیے important ہے کہ اب ہم development کی بات نہیں کر سکتے، اب ہمیں defence کی بات کرنی پڑے گی کیونکہ defence ہمارا مضبوط ہوگا تو ہم developmentکر سکیں گے۔ اگر development کر دی اور defence کمزور رہا تو ہم کہیں کے نہیں رہیں گے اور یاد ہے کہ کم وسائل کے اندر اس فوج نے معرکہ مارا ہے۔ اس سپاہ سالار کو ہم نےreward کے طور پر تا حیات Field Marshal کا award بھی دے دیا ہے۔آج شام کو ان غنڈوں کے، ان دہشت گردوں کے خلاف ہم وہ چھڑی بھی انہیں دینے والے ہیں جو Field Marshal کی ہے۔ لیکن ہمیں defence budgetبڑھانا پڑے گا ، اب ہمیں فوج کی، تمام افواج کی تنخواہوں کو دگنا کرنا پڑے گا، incentives بڑھانے پڑیں گے، اپنے شاہی خرچے روکنے پڑیں گے، development plansروکنے پڑیں گے اور اس میں ہم سب کو collectivelyساتھ کھڑا ہونا پڑے گا۔

اپوزیشن کے بغیر، حکومت کے بغیر، تمام اتحادی جماعتوں کے بغیر نہیں ہو سکتا، دل بڑا کرنا پڑے گا۔ کیونکہ جہاں ہمارے پاس زمینی دفاع ہے جیسے ہم مینا کو غلیل سے مارتے ہیں وہاں زمین پر بھی مار رہے ہیں، ہوا میں بھی مار رہے ہیں اور سمندر میں بھی مار رہے ہیں۔ لیکن اب سوال یہ ہو گیا ہے کہ ہندوستان کو یہ پتا چل گیا ہے جو ہمیں underestimate کر رہے تھے کہ ہماری قوت، ہماری طاقت ہماریstrategy کتنی مضبوط ہے۔ وہ ہمیں کمزور ملک سمجھ کر آگے بڑھے تھے اور ہم نے منہ توڑ جواب دیا 6 to 1کے ratio سے مارا ہے۔

Mr. Deputy Chairman: Order in the House, please.

سینیٹر ایم۔ فیصل واوڈا: اب ہم ہندوستان کے آگے یہ طاقت واضح کر چکے ہیں اور ہندوستان کے پاس اپنے وسائل زیادہ ہیں تو ہمیں ہندوستان کو counter کرنے کے لیے، اپنی strategy کو اور مستحکم کرنے کے لیے اور تگڑا کرنے کے لیے اور strengthen کرنے کے لیے ایک تو جو ہماری strategy ہے اس کے اندر ہمیں پیسا ڈالنا پڑے گا، پھر جو counter strategy

ہے کیونکہ اب یہ جنگ اسی طرح ٹک ٹک ہمیں لے کے چلے گی کیونکہ ہمارا دشمن جو ہے وہ کمزور ہے، گھٹیا ہے، اس کا کوئی راستہ تو نہیں ہے۔اس کو counter کرنے کے لیے ہم ان کے اندر بھی گھسیں گے،ان terrorists کو بھی پکڑ کر ماریں گے جو ان کے پیچھے ہیں ان کو بھی پکڑ کر ماریں گے، ceasefire کا ہم ابھی تک بھرپور دفاع کر رہے ہیں لیکن یہ ہماری کمزوری نہیں ہماریstrength ہے۔

چیئرمین صاحب! میں ختم کرتے ہوئے آپ سے ایک request کروں گا کہ آپ کی بدولت حکومت کی بدولت، اپوزیشن کی بدولت،پاکستان کی بدولت ہمارا emphasisاب صرف ایک چیز کے اوپر آتا ہے کہ ہم اپنا defence budget بڑھائیں، اس کو strengthen کریں اس جنگ کو منطقی انجام تک پہنچائیں اور اس کے بعد development کی بات کریں۔ اور جو ہمارا diplomatic front ہے اس کے اندر ہم اپنے سارے شواہد، سارے ثبوت سامنے رکھیں، counter investigationکی بات کریں، neutral investigationکی بات کریں ۔ بلاول صاحب جا رہے ہیں، Governmentکے لوگ جارہے ہیں تو oppositionکو بھی شامل کر لیں، اگر oppositionکو شامل نہیں کر سکتے توان کو اعتماد میں لیں اور آگے بڑھیں۔

اگر ہم نے اس defenceکے اندر ذرا بھی کوتاہی کی اور اپنے political differencesکی وجہ سے ہم میں unity نہیں ہوئی تو جو جنگ آپ نے جیتی ہے اس کا forceful impactآپ آگے نہیں دے سکیں گے۔ تو میری آپ سے گزارش ہو گی کہ میں آپ کو بڑی clarity سے بتانا چاہتا ہوں جناب !کہ ہم محفوظ ہاتھوں میں ہیں، ہم سب ایک جاں ہیں، یک جاں ہیں، ہم ساتھ ہیں، united ہیں، آج unityکے ساتھ کھڑے ہیں،، ایک پرچم کے نیچے ہیں، ایک قوم ہے، ایک پاکستان ہے اور ۲۵ کروڑ لوگوں کی لبیک اور زبردست وطن کی حفاظت کرنے والی فوج جو اللہ اکبر کے نعرے پر کھڑی ہے۔ رمضان میں ایک سپاہی کو دوہزار روپے دیتے ہیں کہ وہ اس میں اپنی سحری، افطاری اور رات کا کھانا کھائے اور اگراس کے صرف چار بچے ہیں یا چار کی فیملی ہے تو گیارہ روپے کے حساب سے ہم ان کو payment کر رہے ہیں اور ان سے کہہ رہے ہیں اس کے بدلے میں خون دو اور وہ اس گیارہ روپے کے بدلے میں دبادب خون دے رہے ہیں

اور پاکستان کو جیت کے بھی لا کر دے رہے ہیں، کھڑا بھی کر رہے ہیں، جھنڈے کو بھی لہرا رہے ہیں، فخر سے سر کو بھی اونچا کر رہے ہیں۔ تو جناب ! براہ مہربانی اب ہماری emphasis اور ساری جو بحث ہے وہ اس پر ہونی چاہیے کہ ہم اس بجٹ سے کب ہم تنخواہیں بڑھائیں گے، کب incentive programs دیں گے اور defence کے budget کو دگنا تگنا کیسے کریں گے اور کس طرح forcefully, impactfully ہم اس جنگ کو آگے front foot پر جا کر اپنی طاقت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس کو جیتیں گے، بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ سینیٹر فیصل واوڈا صاحب۔ جی سینیٹر عرفان الحق صدیقی صاحب۔ باری دیکھیں، لسٹ کے مطابق چلیں گے۔

Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui

سینیٹر عرفان الحق صدیقی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، thank you very much, Chairman. I would like to be very precise, میں بہت اختصار سے بات کروں گا ہمارے سارے دوست بات کرنا چاہتے ہیں۔ گزارش یہ ہے کہ جو خضدار کا واقعہ ہے، میری تو ساری عمر الفاظ سے کھیلتے گزری ہے، لفظ سیکھتے رہے، لفظ لکھتے رہے، لفظ پڑھاتے رہے، لفظ بولتے رہے ہیں۔ لیکن آپ یقین جانیے کہ اس بربریت کا اور اس سنگ دلی کا اور اس انتہائی سفاکانہ واردات کو کوئی نام دینا میرے لئے بڑا مشکل ہو رہا ہے۔ میں تصور نہیں کر سکتا کہ کوئی اس کرہ ارض پر ایسی مخلوق بھی ہو سکتی ہے جو معصوم بچیوں کا خون پیے، ایسا عفریت بھی ہو سکتا ہے جو ہماری بیٹیوں جو سکولوں کو جا رہی ہیں، جن کے ہاتھوں میں کتابیں ہیں، جن کے ہاتھوں میں کاپیاں ہیں، جو معصوم وردیوں میں اپنے مدارس کو جا رہی ہیں ان کی لاشوں کے ٹکڑے اڑانے کا کسی کو حوصلہ ہو سکتا ہے اور وہ پھر بھی کہتا ہے کہ ہم حقوق کی جنگ لڑ رہے ہیں، کون سے حقوق کی جنگ لڑ رہے ہیں ! آپ اگر معصوم بچیوں کو سانس لینے کا حق نہیں دیتے، جینے کا حق نہیں دیتے، زندہ رہنے کا حق نہیں دیتے، تعلیم کا حق نہیں دیتے تو آپ کون سے حقوق کی اور کس کے حقوق کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ اب میرے خیال میں دودھ ایک طرف اور پانی ایک طرف ہو جانا چاہیے۔ یہ نہیں ہو سکتا ہے کہ آپ اس طرح کی درندگی کا مظاہرے کرتے رہیں۔ بچیاں، یہ کلیاں جو پھول بننے جا رہی تھیں، اُن کلیوں کو مسل ڈالیں۔ آپ کے دل میں کوئی رحم نہ آئے کہ ہم کیا کر رہے ہیں۔ گیارہ سال پہلے بھی

ایک ایسا ہی واقعہ پشاور میں ہوا تھا اور آج پھر یہ واردات ہوئی ہے۔ تین بیٹیاں جو اِس دنیا سے چلی گئیں میرا خیال ہے کہ وہ عرشِ معلّیٰ پر جا کر اِن درندوں کا دامن ضرور پکڑیں گی اور اُن کا دامن بھی ضرور پکڑیں گی جو کسی نہ کسی پردے میں اور کسی نہ کسی غلاف میں اِن کے اس استحقاق کو تسلیم کرتے ہیں۔

یہ کسی کو کوئی حق نہیں ہے لہٰذا ایک بات بھارت کی کی گئی اور بھارت یقیناً اِن وارداتوں کے پیچھے ہے۔ بھارت یقیناً اِن کی پرورش کر رہا ہے۔ بھارت یقیناً اِن کی تربیت کر رہا ہے۔ بھارت اِن کو وسائل فراہم کر رہا ہے، روپیہ پیسا فراہم کر رہا ہے، ہتھیار فراہم کر رہا ہے اور training camps بنے ہوئے ہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ یہ ہتھیار پہاڑوں پر اُگتے ہیں، بم اُگتے ہیں اور یہ اُٹھا کر لے آتے ہیں اور ہمیں مارتے ہیں۔ یہ کہیں نہ کہیں سے آتے ہیں، کوئی نہ کوئی اِنہیں فراہم کرتا ہے، کوئی نہ کوئی اِنہیں چلانے کی تربیت دیتا ہے اور ہمیں معلوم ہے کہ وہ کون ہے۔ وہ کوئی ڈھکا چھپا نہیں ہے۔ وہ ہمارا کھلا، واضح اور دوٹوک دشمن ہے۔ اُس کا چہرہ ہم اچھی طرح جانتے ہیں لیکن یہ سب کچھ کہنے کے باوجود جب ہمارا سارا رخ بھارت کی طرف ہوتا ہے تو ایک بات ہمیں ذہن میں رکھنی چاہیے کہ وہ دشمن ہے اور ایسا بڑا دشمن ہے جس میں دشمنی کا قرینہ اور سلیقہ بھی نہیں ہے۔ لہٰذا اُس سے کسی بھی چیز کی توقع کی جا سکتی ہے۔ وہ کچھ بھی کر سکتا ہے۔ وہ سازشیں بھی کرے گا، وہ ہمارے ہاں دہشت گرد تنظیمیں بھی پالے گا، وہ اُن کی پرورش بھی کرے گا، وہ یہاں پر کلبھوشن بھی بھیجے گا۔ یہ آپ کہہ لیں کہ ایک دشمن کا حق ہے یا دشمن اِسی طرح کرتے رہتے ہیں لیکن جب ملک کے اندر۔۔۔ ایمل میری تقریر سن لو ورنہ میں تمہاری تقریر نہیں سنوں گا۔

Mr. Deputy Chairman: Order in the House Aimal Wali sahib. Thank you.

سینیٹر عرفان الحق صدیقی: جناب چیئرمین، اگر یہ لوگ کسی نہ کسی پردے میں، کسی نہ کسی غلاف میں، کسی نہ کسی ایسی چیز میں جس میں کوئی جواز مل جائے کہ یہ حقوق کی جنگ لڑ رہے ہیں، یہ ناراض ہیں۔ کس چیز سے ناراض ہیں بھائی؟ ہمارے ہاں بھی ناراضگیاں ہیں۔ یہ بیٹھے ہیں اور یہ بھی ہم سے اختلاف کرتے ہیں لیکن اِن کے اختلاف کو ہم اُس حد تک نہیں لے کر جاتے اور نہ یہ لے کر جاتے ہیں۔ اختلاف کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ بلوچستان کے حقوق کی جنگ لڑ رہے ہیں، پہاڑ پر چڑھتے ہیں، دشمن سے رابطے کرتے ہیں، دشمن سے اسلحہ لیتے ہیں اور اپنا کوئی بھی آزادی کا نام رکھ

لیتے ہیں اور پھر ہمارے معصوم بچوں کو ذبح کرتے ہیں، ہماری ٹرینوں پر حملہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم حقوق کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔

ہمارے ہاں تقسیم ختم ہونی چاہیے۔ ہمارے ہاں یہ ہم آہنگی آ جانی چاہیے کہ یہ لوگ جو بھی کر رہے ہیں اور جو بھی اِن کا نام لے رہے ہیں، اپنی تحریک جو جس بھی مقدس نام سے وابستہ کر رہے ہیں۔ اِس سب کچھ کے باوجود یہ دہشت گرد ہیں اور اِن سے ہماری کسی نو کی ہمدردی نہیں ہونی چاہیے۔ اِن کو کچلنا چاہیے۔ کہتے ہیں کہ جی آپریشن نہیں ہونا چاہیے، نہیں ہونا چاہیے آپریشن اور اس لیے کہ آپریشن پنجاب میں ہو، سندھ میں ہو، بلوچستان میں ہو، خیبر پختونخوا میں ہو، کہیں بھی ہو اُس میں معصوم جانیں بھی ضائع ہونے کا خدشہ ہوتا ہے لیکن پھر ہم اِن کے خلاف کیا کریں؟ ان کو مذاکرات کی میز پر نہیں لا سکتے تو ہم کیا اِن کے گلوں میں پھولوں کے ہار ڈالیں؟ کیا ہم ان کے قصیدے پڑھیں؟ جو کچھ یہ کر رہے ہیں، کیا ہم اِن کو تمغۂ فضیلت سے نوازیں؟ ہم کیا کریں؟ اس کا ایک ہی حل ہے کہ ان کو کچلا جائے۔

دوسری بات یہ ہے کہ ان کے کچلنے پر کوئی دو رائے نہیں ہونی چاہیے۔ کون ہے جو یہ کہتا ہے کہ بچیوں کو قتل کر دو، کوئی ہے ذی روح انسان اس ہال میں بیٹھا ہوا جو اس واقعہ کی حمایت کر سکتا ہو۔ نہیں کر سکتا۔ جنھوں نے ایسا کیا ہے کیا اُن کا گریبان نہیں پکڑنا چاہیے؟ کیا اُن کی گردنیں نہیں اُڑائی جانی چاہئیں؟ کیا اُن کا محاسبہ نہیں ہونا چاہیے؟ کیا وہ کوئی جنگِ آزادی لڑ رہے ہیں؟ کیا وہ حقوق دے رہے ہیں؟ کیا معصوم بچیوں کے خون بہائے جانے سے کوئی تعلیمی ادارے اُگیں گے؟ کوئی سڑکیں بن جائیں گی؟ کوئی شاہراہیں بن جائیں گی؟ کوئی کارخانے لگ جائیں گے؟ آپ کیا چاہتے ہیں اور جو تعمیر و ترقی کے منصوبے ہیں، وہ آپ کو ایک آنکھ نہیں بھاتے۔ قتل و غارت گری آپ کا شیوا بن چکی ہے۔

لیکن یہ سب کچھ کہنے کے باوجود بھارت کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ اُس کے یہ حربے جو وہ ہمارے لوگوں کے ساتھ مل کر اور ہمارے لوگوں کی معاونت سے، ہمارے جو so called ناراض لوگ ہیں یا حقوق کی جنگ لڑ رہے ہیں، جو وہ بالکل حقوق کی جنگ نہیں لڑ رہے، وہ ناراض بھی نہیں ہیں بلکہ اُنھوں نے اِس کو اپنا وسیلہ رزق اور آمدنی کا ذریعہ بنا لیا ہے۔ یہ ایسے کام کرتے ہیں، کچھ

عرصے بعد پہاڑ سے اترتے ہیں اور اپنے گھر والوں کو مٹھی بھر پیسے دے کر پھر پہاڑوں پر چڑھ جاتے ہیں۔

یہ سلسلہ اب بند ہونا چاہیۓ۔ State کو تو واضح ہے لیکن عوام کو، ہم لوگوں کو اور media کو پوری طرح واضح ہونا چاہیے کہ یہ کیا کھیل کھیل رہے ہیں۔ APS پر جو حملہ ہوا اُس کے پیچھے کیا محرکات تھے اور آج وہاں پر ایسی واردات ہو گئی تو اُس کے پیچھے کیا محرکات ہیں؟ جہاں تک بھارت کا تعلق ہے تو بھارت اس طرح کے منصوبے کر لے، اِس طرح کی تنظیمیں پال لے، اُن کی تربیت کر لے، اُن کو وسائل دے دے، جو افغانستان میں امریکی اسلحہ ہے، وہ اُن میں بانٹ دے، بھارت کو ایک سبق مل گیا ہے کہ وہ ہمیں زیر نہیں کر سکتا۔ وہ ہماری اَنا کی کلغی کو نہیں جھکا سکتا۔ ہم اُس کو منہ توڑ جواب دینے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور ہم نے دیا بھی ہے۔ اُس کے ان تمام حربوں کے باوجود ہماری بچیوں کے لہو سے جو انقلاب پھوٹے گا وہ بھارت کے لیے اور زیادہ ہلاکت آفرین ہوگا۔ بھارت کو یہ بات ہر گز نہیں بھولنی چاہیے۔ یہاں جنرل عاصم منیر ہیں اور وہ اگر Field Marshal بنے ہیں تو یہ پوری قوم کا افتخار ہے۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی عرفان الحق صاحب، آپ نے وقت کی پابندی کا کہا تھا تو اگر۔۔۔

سینیٹر عرفان الحق صدیقی: اگر آپ نے وقت کا اطلاق مجھ پر ہی کرنا ہے تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ آپ مکمل کریں۔

سینیٹر عرفان الحق صدیقی: نہیں، میں بیٹھ جاؤں گا لیکن یہ register کر لیں کہ آپ نے پچیس منٹ کی ایک تقریر تحمل سے سن لی۔ میں اِس پر کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ آپ کا حکم ہے تو میں اِن الفاظ کے ساتھ بیٹھ جاتا ہوں کہ ایک پارلیمانی پارٹی لیڈر بول رہا ہے، پہلے تو آپ نے اُسے بولنے کا موقع تاخیر سے دیا، آپ کی نگاہ بلند ہے، سخن دل نواز ہے، آپ پیچھے دیکھ رہے تھے اور قریب پر آپ کی نگاہ نہیں پڑی اور اب جب کہ مجھے موقع ملا ہے تو۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: ایسا نہیں ہے، House میں 14 پارٹیاں موجود ہیں اور یہاں سب کے پارلیمانی لیڈر بیٹھے ہیں اور میرے لیے نہ کوئی خاص ہے اور نہ ہی کوئی عام ہے۔ میرے لیے تو سارے برابر ہیں۔

سینیٹر عرفان الحق صدیقی: جناب! اگر خاص و عام ہی ہے تو پچیس منٹ اور نو منٹ میں کوئی فرق تو ہونا چاہیے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ چھبیس منٹ بات کر لیں۔

سینیٹر عرفان الحق صدیقی: جی میں بس ایک منٹ اور بولوں گا۔ جناب چیئرمین! میں آپ کی ہدایت کا احترام کرتا ہوں اور اپنی تقریر کو یہیں پر روک دیتا ہوں۔ نہیں، میری بات مکمل ہو چکی ہے۔ ہمارے جذبات اور ہمارے احساسات اُن معصوم بچیوں کے ساتھ ہیں اور وہ معصوم بچیاں ہمارے عزم کی نشان دہی کرتی ہیں۔ قیامت کے دن جب وہ حضور ﷺ کی بارگاہ میں اُن کے سائے تلے کھڑی ہوں گی تو اِن دہشت گردوں کا دامن پکڑیں گی۔ اُس وقت اُنہیں پتا چلے گا کہ وہ اِس دنیا میں یہ کیا کرتے رہے ہیں۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: بہت شکریہ عرفان الحق صدیقی صاحب۔ بہت شکریہ۔ جی سینیٹر شیری رحمان صاحبہ۔

Senator Sherry Rehman

سینیٹر شیری رحمان: بہت شکریہ جناب چیئرمین۔ چونکہ بہت سارے دوست بولنا چاہ رہے ہیں اور میں نے بھی پاکستان پیپلز پارٹی سے ایک لمبی list دی ہے تو

I will speak briefly so that there is more time for others. I understand that everybody wants to speak on this issue simply because it is something that has caused national trauma for all of us. So, each of us today is in a state of grief, sorrow, and shock because no amount of anticipation prepares a country for martyrdom. Seeing its innocent children going to school and martyred this way. There were four young girls and two others.

I am speaking in English so that it is understood by my friends here in the gallery. We welcome them in the Senate of Pakistan, and I hope that they are able to witness the tragedy that this nation is enduring. As we speak, fellow senators, Mr. Chairman, we have witnessed

what is known as a second APS massacre. The numbers may not match, but each innocent life and each civilian life is equally important to all of us. Any kind of terrorism that allows for this, for children who are going to school, with their bags scattered all over the bus and it is unconscionable, there is absolutely no if or but or explanation, so, we have all unequivocally condemned it. We will also be passing a resolution. But I think we need to go beyond that. Mr. Chairman. We have passed resolutions, we have conducted long operations against terrorism in the country, which many people don't know about, long painful operations that have cost us our lives, our soldiers' lives, our civilians' lives and we still have not gone into the frontlines of despair. We are a resilient, hopeful and strong nation and what has happened here is that people don't realise Pakistan has been fighting, a punishing battle against terrorism both in the shape of the TTP coming in from Afghanistan and in the shape of groups such as the BLA which are funded, secured, financed and organized. I am going to say it as it is, we have been too diffident, in our diplomacy, with footprints from our neighbour India. Their serving military officer, Kulbushan Jadhav, has been caught doing exactly this in Balochistan and their main job is funding, their second job is facilitating and their third job is providing arms. If I am mistaken, my friends from Balochistan can please correct me because they are the one's living actually in the trenches of a divided and a difficult terrain. I say divided because when you are in a terrain that is bordering such countries, yes, we have to give them political solutions. We do have to give better political

solutions and that is a separate discussion, that is an important discussion. We have all touched upon it and my party believes always in trying to solve as many development and political problems with accommodating as many people in the mainstream. But these are not political people, Mr. Chairman, I have actually seen some of them, met with some of them in human rights conclaves in the past and this is not, while there may be grievances. I want to be very clear. This is not how grievance is addressed? Am I right? Is political grievance ever addressed like this? No, it is not. We have many Baloch, we have many people from Khyber Pakhtunkhwa and from the People's Party, which has withstood one of the largest terrorist attacks when Mohtrama Shaheed was alive in October, 2008 in Karachi, exactly when she was returning to Pakistan. It was the largest terrorist attack on any one and then it was overtaken by APS. We lost Mohtarma Shaheed Benazir Bhutto to terrorism. So we have stood like a wall against this and we have understood that who is a terrorist, who can be accommodated and who cannot. So we are very clear. There can be no accommodation with those that stand to shed the blood of innocent children…

(On this occasion, Mr. Chairman took the Chair)

Senator Sherry Rehman: I welcome you Chairman sahib, good to see you Chairing. They are saying good to see you means many things but it just came out involuntarily.

(Desk thumping)

Senator Sherry Rehman: I really did mean good to see you but not the other one. Anyhow, Mr. Chairman! I am going to speak very briefly because I have committed to save some time here today. So the last thing I want to say Mr. Chairman, is that should Pakistan with India showing its fingerprints on BLA, on this attack, which many are taking responsibility for. Should we also do what India did? What Modi's India did? Should we also just say tomorrow, right our media has decided that it is them and once they have decided, it is them, we will provide the fingerprints and the evidence. I even have fingerprints from samjhota express, unresolved cases in which Muslims were burnt alive in a train and nothing was ever done. In fact, later a confession was produced that yes, India was responsible. We also have many other attacks like this, we have Pulwama and now we have Pahalgham we have Pathankot, many attacks I can read out chapter and verse. Today, we ask ourselves, we are a peace loving nation.

Everyone is angry at the war that was forced on us Mr. Chairman, it was a war that you recall was forced on us. We are a peace loving nation, that war was forced on us. Peace was considered as a weakness. It is not. The heinous terrorist attack that has been perpetrated by members of the dragnet that is connected to BLA and RAW, the intelligence community arm of the Indian services. We strongly unequivocally condemn it but we also condemn India for reaching out so far, that Pakistan's innocent children and civilians are dying, for bombing first civilians on the first day of this 87 hour war that they perpetrated, they bombed civilians. We did not.

Even the third day we retaliated with military targets. So, it serves the question for this House to ask should we have gone to war now? Is this Casus belli, is this provocation? No it is not sir.

Mr. Chairman: Should I say like Deputy Chairman of Senate to please wind up?

Senator Sherry Rehman: Sir, please, it is your prerogative. You always stop me and I stop with great respect. If you are saying wind up, I should finish in six seconds. So with these words, I want to say that the House should consider that are we going to be the other face of India? I would suggest we are not. War is not what we want but certainly there should have been by now some level of…. Terrorism, If India is interested in wiping out the terrorism, it wants to talk about war, then they should have reached out to us and said we condole with your people, with those parents. We condemn the attack like we did for Pahalgam, so innocent civilians are attacked. Why is India quiet? That is not a reason to go to war. But, certainly there is a reason to sort out why terrorism is rising in both countries. It needs to be addressed jointly but if India does not want to address it, it is obvious that they are the belligerent and they are a threat to the stability to not just the region but to world order. Thank you.

(Desk Thumping)

Mr. Chairman: Senator Aimal Wali Khan. Please try to be briefed.

Senator Aimal Wali Khan

سینیٹر ایمل ولی خان: بہت شکریہ، جناب چیئرمین! ہم بد قسمت ہیں کہ بار بار اپنی کم عمری میں اُٹھ کر کہنا پڑتا ہے کہ ہمیں بہت دکھ ہوا ہے۔ اس صدی میں، جس صدی میں دنیا میںanimals rightsاتنے آگے بڑھ گئے ہیں کہ میرے خیال میں اس مہذب معاشرے میں شاید جانوروں کو اگر اس طرح ماریں گے تو اس کی بھی بہت زیادہ سزا ملے گی جس طرح ہمارے بچوں کو مارا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین! باتیں ہو رہی ہیں اور سمجھ نہیں آرہی کہ کیا کریں ہم بھی کھڑے ہو کر الزام تراشی کرنا شروع کر دیں اور کوشش کریں کہ الزام لگا کر آگے بڑھیں اور کل کا انتظار کریں کہ کل پھر کوئی واقعہ ہو اور کل ہم پھر الزام لگائیں اور اس طرح یہ قصہ 50 سال سے چلتا رہے۔ ہمیں کب eye opener ملے گا؟ آج خوش قسمتی کہوں یا بد قسمتی کہوں کہ APSکے بچوں کو اگر بلوچستان میں مارا جارہا ہے تو جن کی حکومت ہے بد قسمتی سے جب APSکے بچوں کو پشاور میں بے دردی سے قتل کیا گیا تو انہی کی حکومت تھی، ہمیں صرف افسوس ہے اور پاکستان کے ہر کونے میں، اگر خضدار میں ہمارے بچے شہید ہوتے ہیں تو ہمارا دل دکھتا ہے، اگر وزیرستان میں ہمارے بچے شہید ہوتے ہیں تو ہمارا دل دکھتا ہے، اگر پنجاب میں، راولپنڈی میں، سندھ میں بچے شہید ہوتے ہیں تو انسانیت کے ناتے، انسان ہیں، دل ہے تو دل دکھے گا اور توقع یہ ہے کہ ہمارے ساتھ وزیرستان کے بچوں پر بھی اگر آج جیسا کہ آپ نے خضدار کے شہید بچوں کے لیے وقف کیا ہے تو کیا میرے وزیرستان کے چار ننھے منے بچے شہید ہوئے تھے، جن کے بارے میں آج تک ہمیں یہ بھی پتا نہیں ہے کہ آیا وہ ڈرون کے حملے میں شہید ہوئے، بم سے مرے ہیں، افغانستان والوں نے مارا ہے، ہندوستان والوں نے مارا ہے، کس نے مارا ہے، ہمیں یہ بھی پتا نہیں ہے تو کیا جناب چیئرمین! اچھا نہ ہو کہ ایک دن ہم اسی طرح وزیرستان کے ان چار شہداء کے نام پر بھی وقف کریں اور کتنا مزہ آئے کہ میرے بھائی چاہے وہ پنجاب سے، سندھ سے، بلوچستان سے ہیں یا پختونخوا سے ہیں وہ وزیرستان کے بچوں کاcase بھی اٹھائیں۔

جناب چیئرمین! we need to stop it, اگر APS پشاور کے بعد جو بہترین کارنامہ آپ لوگوں نے کیا تھا کہ تمام ملک کو لا کر ایک جگہ پر بٹھا کر، تمام ملک کو ایک National

Action Plan دیا تھا، جو کہ ایک بہترین کاغذ کا ٹکڑا ہے، اس پر عمل کیوں نہیں ہوا۔ اگر 250/300/400 بچوں کی شہادت کے بعد پورا پاکستان مل بیٹھ کر ایک پالیسی بناتا ہے اور اس پالیسی پر عمل نہیں ہوتا تو یہ واقعات تو ہوتے رہیں گے۔ اگر اس پالیسی پر عمل نہ ہونا، ہمیں ان پالیسیوں تک پہنچا رہا ہے تو جنہوں نے اس پالیسی پر عمل نہیں کیا تو کیا حکومت ان سے پوچھے گی؟ جنہوں نے National Action Plan پر reconciliation کیا، کیا ان افسران سے پوچھا جائے گا یا نہیں؟ بس کہتے ہیں کہ غلطی ہے، ہو گئی، اب regime changed ہے، اب آگے بڑھیں گے۔

جناب چیئرمین! مجھے وقت دیں گے بہت لازمی بات ہے۔

جناب چیئرمین: میں آپ کو وقت دے رہا ہوں but everybody is waiting, آپ پانچ منٹ سے زیادہ بول چکے ہیں۔

سینیٹر ایمل ولی خان: جناب میں ان شاءاللہ 12-10 منٹ میں اپنی بات مکمل کر لوں گا۔ یہاں پر 25/25 منٹ تک بات ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین: یہ جاری رہے گا، ایک business کریں گے پھر یہ جاری رہے گا۔

سینیٹر ایمل ولی خان: جناب چیئرمین! ان مسائل کو ہمیں دو اطراف سے، دو زاویوں سے دیکھنا ہو گا۔ ایک پاکستان کا اندرونی زاویہ اور دوسرا پاکستان کو بیرونی ممالک سے خطرہ۔ پاکستان کا اندرونی زاویہ دیکھنا ہے تو جناب ہمیں آئین پاکستان پر من و عن عمل کرنا ہو گا۔ پاکستان کے اندر دیکھنا ہے تو ہر دہشت گرد جس طرح سے میرے بھائی آغا شاہ زیب درانی صاحب نے کہا کہ good and bad تو میں ایک قدم آگے بڑھ کر بولتا ہوں کوئی آتا ہے تو کہتا ہے کہ یہ ہمارے لیے strategic assets ہیں، یہ باتیں on record ہوئی ہیں، دوسرا آتا ہے اور کہتا ہے کہ نہیں یہ ہمارے لیے disasters ہیں، ہم پچاس سالوں میں یہ تعین بھی نہیں کر سکے ہیں کہ کیا یہ لوگ ہمارے لیے strategic assets ہیں یا ہمارے لیے disasters ہیں۔ آج تک یہ وضاحت نہیں ہے، آج بھی good ہے، bad ہے اور سب کچھ چل رہا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ پاکستان میں آئین پر من و عن عمل ہو، شکایات کی بات ہوتی ہے، دہشت گردانہ عمل کی آڑ میں آپ لوگوں کی شکایات کو چھپا نہیں سکتے ہیں۔ یہاں لوگوں کی شکایات ہیں، پاکستان میں ایسی اقوام رہ رہی ہیں جو آج بھی امن کی

طلب گار ہیں، اب یہ امن ہمیں کون دے گا؟ یہ امن ہمیں امریکہ یا سعودی عرب دے گا یا نہیں یہ امن ہمیں اپنا دفاعی ادارہ دے گا؟ پختون خوااور بلوچستان کے عوام ان proxy wars سے بے زار آ چکے ہیں۔ ہمارے ہر گھر اور ہر گلی میں شہید ہیں، ان proxy wars سے ہمیں کیا ملا؟ کیا پاکستان آج یہ فیصلہ کرنے کو تیار ہے کہ پچاس سال proxy war ہوئی، اس میں ہم نے کیا کھویا اور کیا پایا۔

جناب چیئرمین! لوگوں کے جو اصل گلے ہیں انہیں پورا کرنا ہوگا۔ آپ کو پاکستان میں امن لانا ہوگا۔ پاکستان کے مسئلے کا واحد حل صاف اور شفاف جمہوریت میں ہے، جب تک عوام کو اس کی طاقت نہیں ملے گی یہ مسائل حل نہیں ہوں گے۔ جناب مرہم پٹی کا نہ کہیں، بلکہ صوبائی خودمختاری کو یقینی بنائیں۔ Amendment 18th وہ اٹھارھویں ترمیم جو جناب آصف علی زرداری صاحب، میاں نواز شریف صاحب اور تمام تر سیاسی جماعتوں کے درمیان ایک social contract بنا اور پھر وہ متفقہ طور پر کامیاب ہو کر آئین پاکستان کا حصہ بنا، اس آئین پر کیوں عمل نہیں ہو رہا ہے۔ آج بھی وفاق میں 55-60 وزارتیں کیا کر رہی ہیں؟ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ Education Ministry وفاق میں کیا کر رہی ہے؟ ہم بار بار کہتے ہیں کہ سندھ کی، بلوچ کی، پنجاب کی اور پختونخوا کی اپنی اپنی ثقافت ہے تو آپ نے کیوں زبردستی سب کو بند کیا ہوا ہے، لہٰذا پاکستان میں مکمل آئین پر من و عن عمل، امن، جمہوریت اور صوبائی خودمختاری۔ پاکستان کے باہر ہمیں نکل آنا ہوگا، ہم مفروضوں میں گھس چکے ہیں، ہمیں آنکھیں کھولنی چاہییں، جنگ فائدہ نہیں لاتی۔ ہمیں پاکستان کے باہر diplomacy کرنی ہوگی، ہمیں امن کا جھنڈا اٹھانا ہوگا اور سب سے مجبوراً اٹھوانا ہوگا۔ ہمیں مرہم پٹیاں کرنی ہوں گی، ہمیں ہندوستان سے گلے ہیں، انہیں ہم سے گلے ہیں۔ ہمیں افغانستان سے گلے ہیں تو انہیں ہم سے گلے ہیں، ہمیں ایران سے گلے ہیں تو انہیں ہم سے گلے ہیں، کیوں نہ ہم سب across the table بیٹھ کر یہ سب گلے ختم کریں اور اس پورے خطے کو امن کا خطہ بنا کر یورپی ممالک کی طرح ایک تجارتی مرکز بنا کر آگے بڑھایا جائے۔

Privilege Motion by Senator Aimal Wali Khan against indecent remarks by the Chairman PTA, during Committee meeting

سینیٹر ایمل ولی خان: جناب چیئرمین! آپ کی اجازت سے میں صرف ایک بات کہنا چاہوں گا کہ میں کم عمر ہوں، میں نہیں سمجھتا کہ میں جذباتی ہوں یا نہیں ہوں، میری 38 سال عمر ہے اور کوشش کر رہا ہوں، آپ سے سیکھا، دادا سے والد سے سیکھا، چچا اور بزرگوں سے سیکھا۔ کل سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے Less Developed Areas کی meeting تھی۔ اب یا تو میری خوش قسمتی تھی یا اس افسر کی بدقسمتی تھی کہ میں تھوڑا late آیا، جیسے ہی میں بیٹھا تو point No.2 پر بات ہو رہی تھی، میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اتنی بڑی بات ہوئی کیوں۔ وہ کسی کو بھی نہیں پتا، سب نے videos دیکھ لیں، دنیا نے قوم نے، پورے ملک نے videos دیکھ لیں، ایک بحث مباحثہ دیکھا لیکن یہ نہیں پتا کہ اتنا بحث مباحثہ کیوں ہوا۔ Point No.2 پر بات ہو رہی تھی، fibre optics کی تاروں پر اور internet کے کھمبوں پر briefing تھی۔ اب خدا کو مانیں، مجھے نہیں پتا تھا کہ یہ بندہ جنرل ہے، کرنل ہے کیا ہے، مجھے نہیں پتا تھا، یقین مانیں مجھے یہ بھی پتا نہیں تھا کہ یہ پختون یا کون ہے۔ میں جب بیٹھا تو یہ سب گواہ ہیں اور میں مشکور ہوں چیئرمین کمیٹی آغا شاہ زیب درانی صاحب کا اور اس کمیٹی میں بیٹھے تمام اراکین کا، وہ چاہے جس بھی جماعت سے تعلق رکھتے ہوں چاہے وہ PTI سے ہوں، بلوچستان عوام پارٹی سے ہوں، میں دل سے سب کا مشکور ہوں انہوں نے جس طرح سے کھل کر مجھے support کیا۔ بات یہ تھی کہ جب briefing شروع کر رہے تھے تو سب نے KP کہا لیکن میری عادت ہے میں نے کہا کہ نہیں آپ پختونخوا بولیں۔ چیئرمین صاحب نے ان سے کہا کہ آپ خیبر پختونخوا بولیں، وہ خیبر پختونخوا بول کر آگے بڑھتا رہا، وہ briefing دے رہا تھا تو میں نے چیئرمین صاحب سے مخاطب ہو کر کہا کہ یہ بندہ جھوٹ بول رہا ہے۔ یہ بندہ اپنی briefing میں، ابھی وہ briefing میں ساتھ لے کر نہیں آیا لیکن یہ بندہ اپنی briefing میں مجھے بتا رہا ہے کہ Erstwhile FATA, وزیرستان سے لے کر باجوڑ تک یہ لوگ 1500 km fibre optic بچھا چکے ہیں تو میں نے کہا کہ وہاں تو internet facility نہیں ہے۔ انہوں نے briefing دی کہ وزیرستان سے لے کر باجوڑ تک 18 ہے یا معلوم نہیں 20 network کے کھمبے لگے ہیں۔ مجھے یہ تو معلوم نہیں تھا کہ وہ retired ہے، میں نے کہا کہ آپ

کی ریاست ادھر internet کی اجازت نہیں دے رہی۔ اس پر ہماری بحث چل رہی تھی تو میں نے ان سے کہا کہ آپ صوابی کے ہیں، انہوں نے کہا جی میں صوابی کا ہوں۔ میں نے کہا آپ گئے ہوں گے مہمند بالکل قریب ہے، باجوڑ بالکل قریب ہے، انہوں نے کہا کہ میں ایک سال پہلے گیا تھا تو میں نے کہا کہ جب آپ سال پہلے گئے ہوں گے اور آپ مہمند میں داخل ہوئے ہوں گے تو آپ نے اپنا موبائل دیکھا ہوگا تو اس کمبخت میں internet کام کر رہا تھا یا نہیں؟ وہ اس کا جواب نہیں دے پائے، وہ آئیں بولے، وہ شائیں بولے۔

چیئرمین کمیٹی گواہ ہیں، میں نے کہا کہ کسی کو بھی آپ میرے ساتھ بھیج دیں وزیرستان سے لے کر باجوڑ تک سات اضلاع ہم تو رو رہے ہیں کہ ہمیں اس زمانے میں internet کی facility provide نہیں کر رہے۔ اگر کسی نے دکھایا کہ موبائل پر internet کام کر رہا ہے تو میں ماننے کے لیے تیار ہوں۔ ہمارے اس ہال میں وزیرستان سے باجوڑ تک کے لوگ بیٹھے ہونگے اور ان کا دل یہ گواہی دے رہا ہے۔ انہوں نے پھر کہا کہ وہاں پر اصل میں security کے مسائل ہیں۔ اب مجھے یہ نہیں معلوم تھا کہ یہ retired ہے تو میں نے کہا کہ چلغوزوں کا باغ تو بالکل سکون سے ہے اس کو تو کوئی security کا مسئلہ نہیں ہے، آپ کے tower کو security کا مسئلہ ہے، اب یہ باتیں ہوئیں۔ میں باہر گیا washroom use کیا اور cigarette پیا، ادھر ہی corridor میں پیا۔ میں واپس آیا، میں جیسے ہی بیٹھا تو یہ صاحب ایک دم مجھے پشتو میں پہلے پوچھتے ہیں کہ cigarette پی کر آئے ہو؟ میں نے کہا جی آپ کو کوئی تکلیف۔

چیئرمین کمیٹی نے اسے کہا کہ کیا باتیں کر رہے ہو تو انہوں نے چیئرمین صاحب کی طرف مڑ کر کہا کہ سر میں کہہ رہا ہوں کہ یہ اگر کوئی باہر، اب میں وہ لفظ لوں گا تو مجھے شرم آ رہی ہے، کہ یہ اگر باہر وہ پینے گئے ہوں تو مجھے بھی بلا لیتے، ?now what is this اگر میں اپنی قوم کی وکالت پر، میں اپنی قوم کی نمائندگی پر، میں نے کوئی ذاتی بات نہیں کی، کسی پارٹی کی بات نہیں کی بلکہ ان سات اضلاع کی بات کی اور اس پر یہ موصوف دو ایسے الفاظ استعمال کرتا ہے جو صرف میری نہیں، مجھے تو شرم آ رہی ہے۔ وہ الفاظ جو اس پوری building کی تذلیل ہے۔ کیسے، کس حیثیت سے کوئی افسر آ کر اور اسی building میں جو الحمد للہ ہمارے لیے، آپ کے لیے بنی ہے۔ ہمیں تو سب کو معلوم ہے کہ committees مذاق بن چکی ہیں۔ یقین مانیں ہم اپنے والد سے سنے ہیں، ہم اپنے

دادا سے سنے ہیں یہ committees بہت powerful چیز ہوتی تھیں۔ اب تو کمیٹی ویسے ہی مذاق بن چکی ہے لیکن الٹا یہ کہ ہم کمیٹی میں بیٹھ کر قوم اور جمہوریت کا مقدمہ اٹھائیں اور آگے سے سرکاری لوگ ہمیں یہ کہیں تو پھر مجبوراً ہم اپنی insult کرانے کے لیے ان committees میں نہیں بیٹھے۔ میں آج سے boycott کرتا ہوں، میں ایک بھی کمیٹی میں بیٹھنے کو تیار نہیں ہوں۔ مجھے اپنی عزت پیاری ہے، مجھے بے عزتی نہ اپنی پیاری ہے اور نہ ہی مخالف کی پیاری ہے اور نہ کسی اور کی لہٰذا۔۔

(مداخلت)

سینیٹر ایمل ولی خان: وہ تو دنیا نے دیکھ لیا ہے لیکن on the floor بری بات ہے۔
Mr. Chairman! I demand his resignation, his acquittal.
میں نے privilege motion آپ کے سامنے پیش کیا ہے۔ میں شکر گزار ہوں اپنی کمیٹی کے چیئرمین آغا شاہ زیب درانی اور تمام ممبرز کا جنہوں نے report بھی بھیج دی ہے اور میں اس Chair سے، اس Chair کے پاس اگر یہ اختیار ہے mic بند کرو اور mic کھولو کے علاوہ کہ ایک سینیٹر کی عزت اور وقار، اس سینیٹ کی عزت اور وقار کا خیال رکھے تو I want this privilege action to be taken. اس کو کمیٹی بھیجیں
and I want him to be an example. Thank you.

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیں۔
Deputy Prime Minister do you want to say something on this issue?

سینیٹر محمد اسحاق ڈار (قائد ایوان): جناب چیئرمین! میری گزارش ہے کہ یہ بہت اہم معاملہ ہے اور چونکہ آپ نے Pakistan-African Day کے حوالے سے مہمانوں کو galleries میں invite کیا ہوا ہے تو اس کا آپ نے ایک پروگرام مرتب دیا ہوا ہے۔ اگر باقی ساتھی بھی تقریریں ساتھ ہی کرنا چاہتے ہیں اور اس کے بعد resolution کرنا چاہتے ہیں تو میرے خیال سے resolution بعد میں ہونی چاہیے تاکہ سب ساتھی بات کر لیں۔ آپ نے ان guests کو specially invite کیا ہے اور وہ gallery میں بیٹھے ہیں تو آپ اس portion کو ابھی defer کرکے اس کو continue کر لیں۔

Mr. Chairman: I am specific on Aimal Wali's issue.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب چیئرمین! آپ جو فیصلہ کریں گے obviously it is a privilege motion, move کیا ہے تو privilege committee کو refer کر دیں۔

Mr. Chairman: The privilege motion is in order; therefore, in terms of Rule 75 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, it stands referred to the committee on Rules of Procedures and Privileges.

Remarks by Chairman, Senate of Pakistan, on Pakistan-Africa friendship day

Mr. Chairman: Honourable members as you are aware today marks the commemoration of Pakistan-Africa friendship day and our esteemed guests from African Nations have joined us in the House to celebrate this important occasion. At the same time, we are seized with the matter of great concern and national sorrow, the cowardly and tragic attack on the school bus carrying the innocent children of the Army Public School in Khuzdar. The House stands united in condemning these heinous acts in the strongest possible terms. Given the solemnity of this moment and the importance of both the on-going debate and the commemorative proceedings. We shall briefly suspend the regular business to observe the engagements related to Pakistan-Africa friendship day. Immediately thereafter we shall resume the debate on the tragic incident, take up the remaining business of the House, with the seriousness it deserves.

Honourable members of Senate as we gather to celebrate Pakistan-Africa friendship day, it is both an honour and privilege on behalf of the Senate and the people of Pakistan to extent a heartfelt welcome to our distinguished guests. The ambassadors and high commissioners from our esteemed African partner nations who grace the galleries with their presence today. This day reflects a deep respect for the enduring bonds between Pakistan and African continent. It marks not just a ceremonial gesture but a firm commitment to fostering a future defined by mutual respect, shared values and strategic cooperation.

Today's sitting of the upper House is indeed a historic moment; it brings together the elective representatives of Pakistan and of our African friends under one roof. Symbolizing a collective resolve to shape a future rooted in solidarity, people to people connectivity and robust Parliamentary engagements. To our honoured guests your presence lends great dignity to our proceedings. It reflects the strength of inter-continental ties and immense potential that lies ahead.

Let us together transform the spirit of Pakistan-Africa friendship day into a lasting platform for cooperation, dialogue and shared progress. I thank you once again for joining us on this important day, may our friendship continue to grow and may it serve as bacon of unity, hope and opportunity for generations to come. Thank you!

I will give the floor to the Leader of the House.

Senator Mohammad Ishaq Dar (Leader of the House/Deputy Prime Minister)

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: (عربی) جناب چیئرمین! آپ کی اجازت سے میں اس بہت اہم topic پر بات کرنے سے پہلے صرف یہ عرض کروں گا چند الفاظ چونکہ آپ کے علم میں ہے کہ میری diplomatic کافی engagements ہیں throughout the day till late night. خضدار کا جو معاملہ ہوا ہے، it is not acceptable in any form or manifestation. پاکستان اسے condemn کرتا ہے اور یہ انڈین proxies جو ہیں ان کو باز آجانا چاہیے، چند دن پہلے ہواؤں اور زمین پر ان کی جو حالت ہوئی ہے، اس سے انہیں سبق سیکھنا چاہیے۔ 20 and 21 May کو میرا چین کا سرکاری دورہ تھا، جس میں اس خطے سے elimination of terrorism کا subject بھرپور discuss ہوا، چین نے افغانستان کو بھی invite کیا ہوا تھا۔ میں اس ایوان کے دونوں طرف کے sentiments کو endorse کرتا ہوں۔ میرے خیال میں ہمیں مل کر بیٹھنا چاہیے، تقاریر ہو جائیں کہ مستقبل میں ہمیں اس حوالے سے کیا لائحہ عمل اختیار کرنا چاہیے۔ اس پر Ministry of Interior, Ministry of Foreign Affairs, Ministry of Defence, سب کو invite کرنا چاہیے، ایک special committee بیٹھے اور ملک کے لیے اس پر ایک راستہ متعین کرے۔ میں ان الفاظ کے ساتھ بچوں پر جو کچھ ہوا، اس cowardly act, کی مذمت کرتا ہوں۔ جس طرح ابھی سینیٹر ایمل ولی نے APS کے واقعے کا ذکر کیا، اُس میں ہم نے بہت دلخراش مناظر دیکھے اور آج بھی ہمیں وہ یاد ہیں۔ اس کی وجہ سے ہی ایک national action plan بنا اور اس پر عمل درآمد ہوا لیکن اس کے کچھ حصے رہ گئے، میں اس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا، میں ہمیشہ کہتا ہوں کہ reversal of policies, میں حکومت کی blame game میں نہیں پڑتا، ہماری اپنی کچھ policies کی reversal کی وجہ سے جس پر ہم نے کئی بلین ڈالر atleast 04 billion dollars, میں as a Finance Minister vouch کہہ سکتا ہوں کہ چار سالوں میں finance کیے اور ہم ایک cup of tea اور اس طرح کی چیزوں میں الجھ گئے، ہم نے porous border کو کھول کر پینتیس، چالیس ہزار لوگوں کو آنے دیا اور

under executive authority release کو ہم نے hardened criminal کیااور آج اس ملک میں سارا وہی resurrection ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت اہم معاملہ ہے، حکومت اسے deal کر رہی ہے، وزیراعظم اس پر fully focused ہیں، Armed forces کی leadership بھی focused ہے اور ہمیں مل کر اسے کرنا چاہیے۔ اس menace کو ختم کرنا بہت ضروری ہے، نہ صرف پاکستان سے بلکہ اس خطے سے۔ آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے اجازت دی۔ اب میں اس پر آتا ہوں جو ابھی under discussion ہے۔

Mr. Chairman,
Excellences,
Fellow Parliamentarians،
Ambassadors and High Commissioners of African Nations sitting in the Galleries,
Dignitaries, Distinguished Guests,
Assalamualaikum and Good Morning

It is both a privilege and a profound honour for me to address this august gathering today on the occasion of Pakistan-Africa Friendship Day, marked as a celebration of enduring fraternity, mutual aspirations, and shared future.

On behalf of the Senate of the Islamic Republic of Pakistan under the leadership of the Honourable Chairman Senate Syed Yousuf Raza Gilani, I extend warmest greetings to the people and governments of Africa. Today, we celebrate not only a rich historical relationship but a future full of promise, built on cooperation, respect, and strategic engagement.

Pakistan and Africa are bound by deep-rooted historical solidarity. In the 20th Century, as African nations rose against colonial oppression, Pakistan stood

firm in support of the freedom movements across the continent. Our diplomatic and moral assistance was not guided by transactional interest, but by shared values of dignity, justice, and the right to self-determination. During that era, several African popular leaders even travelled on Pakistani travel documents to fight for their independence on the global stage. Continuing in the same spirit, we believe and we value Africa's voice on the globe including at United Nations, the OICand the African Union.

Pakistan also has a long and proud history of contributing towards peace and stability of the African continent. Since 1960s, Pakistan has remained a leading contributor to the UN peacekeeping and peace building efforts in Africa. Many Pakistani peace-keepers laid their lives while ensuring the safety and security of our African brothers and sisters as part of the UN peacekeeping operations.

Mr. Chairman, Africa is on the rise, with robust economic growth. In recognition of the rising significance of Africa, Pakistan launched the "Engage Africa Policy." This policy is aimed at enhancing Pakistan's diplomatic footprint across the continent and strengthens cooperation in all domains including political, economic, security, educational, and cultural. Under this policy, we expanded our diplomatic presence in African nations and opened new missions in Rwanda, Ghana, Uganda, Djibouti and Ivory Coast.

This is not just foreign policy reorientations but our strategic partnership agenda for the 21st century,

signaling our determination to build stronger, more meaningful ties with our African brothers and sisters.

Mr. Chairman, Today, in the Senate of the Islamic Republic of Pakistan a landmark resolution is being adopted, reaffirming our strong conviction that Africa is the continent of the future. The resolution will call upon the Government of Islamic Republic of Pakistan to reinvigorate our engagement with African nations across all domains. It would further recommend that 25th of May, as Pakistan-Africa Friendship Day, to be commemorated annually.

Mr. Chairman, I would also like to highlight that the Parliamentary Friendship Groups have played a pivotal role in strengthening Pakistan-Africa relations. Established on a reciprocal basis in the Parliaments, these groups serve as a vital instrument of parliamentary diplomacy across the African continent and Pakistan.

Mr. Chairman, as the "Continent of the Future" Africa is the world's youngest continent, home to over 1.6 billion people, a rapidly urbanizing population, and growing consumer market. Its collective GDP, which stands around US$ 2.8 trillion as of now is expected to surpass US$ 3 trillion in the very near future, driven by digital innovation, resource wealth, and a growing middle class.

Mr. Chairman, Pakistan's total trade with African countries currently remains much below its real potential, averaging just around US$ 5 billion annually. With strategic focus and facilitation, this figure can, and must be significantly increased towards a very high number. Pakistan offers to export high-quality textiles

and garments, pharmaceuticals, surgical instruments, and sports goods. Pakistan's growing expertise in IT services, fintech solutions, and digital training programmes also aligns well with Africa's digital transformation agenda. At the same time, Pakistan can benefit from increased imports of African products such as cotton, pulses, minerals, oil, and coffee.

In the same spirit Pakistan has held African Trade Development Conference (PATDC) & Single Country Exhibitions (SCE) in parts of the Continent for business-to-business networking.

Mr. Chairman, we must also promote investment opportunities through robust public-private partnerships in key sectors such as agriculture, infrastructure, mining, fintech, and healthcare.

Over the years, Pakistan has regularly trained diplomats from African friendly countries at the Foreign Service Academy in Islamabad and also offered thousands of scholarships under the Pakistan Technical Assistance Programme.

Mr. Chairman, Pakistan also looks forward to continue working closely with the African states and the African Union, in support of African solutions to African challenges.

In close collaboration with our African partners, we wish to further enhance our role as a leading Troops Contributing Country (TCC) in Africa, as well as to strengthen and adapt the UN peacekeeping operations to respond effectively to new and emerging challenges.

We will continue to explore all avenues for bilateral and multilateral cooperation and capacity building in this regard.

Mr. Chairman, I would like to specially acknowledge the efforts of the Ambassadors and High Commissioners of African countries sitting in the Galleries now, who work diligently to deepen mutual understanding and explore new areas of cooperation between the African Continent and Pakistan.

My sincere appreciation also goes to the Officers and Staff of the Ministry of Foreign Affairs of Pakistan working in Islamabad and Missions abroad. Mr. Chairman, as leader of the House in the Senate, let me conclude by saying with confidence that Pakistan-Africa friendship is not merely a hopeful aspiration, It is a strategic opportunity waiting to be fully realized. With the robust institutional support, we can transform this opportunity into a lasting progress for the people in the regions and in Pakistan. I wish all the excellencies sitting in the galleries all the best and thank you for joining us and thank you Mr. Chairman, for giving me an opportunity to say a few words. Thank you.

Mr. Chairman: Thank you. Now I will give the floor to the Parliamentary Leader of PTI.

Senator Syed Ali Zafar

Senator Syed Ali Zafar: Thank you, Mr. Chairman. *Bismillah-ir-rahman-ir-rahim.* It is an honor to welcome this distinguished gathering of African nations, the nations whose resilience, spirit, and potential continue to inspire the world. I know you are Pakistan's friends, and I know that you believe in that African proverb that “if you

go alone, you will go fast, but if you go together, you will go far." Unfortunately, Mr. Chairman, today we gathered with a heavy heart. We are mourning the innocent lives lost in the horrific attack in Balochistan. Any act of terrorism strikes at the very core of humanity, targeting children, symbols of hope and future, is an unspeakable atrocity that cannot be justified. We stand united in grief with the families. My heart, Mr. Chairman, is heavy, but my resolve is strong. It is unshakable. What happened in Balochistan is pure evil. But Pakistan, I tell you, my friends, Pakistan will not bow. Not now, not ever. I say, and I call my Government also to say, and I call the world and my African friends to also say, enough is enough. Terrorism and for terrorists, there can be no mercy. Mr. Chairman, Africa is not just a continent of immense wealth, it is a continent of history, culture, youth and values.

Mr. Chairman: Please order in the House.

Senator Syed Ali Zafar: It is a continent of history, culture, youth, values, innovation and vision. And we share, Pakistanis and the African nations, share common principles, Mr. Chairman. We have the courage to face adversity. We have the ability to write our own future with sovereignty, dignity and unity. Pakistan saw a recent terrorist attack by a neighbor, India. We saw a terrorist attack in the shadows of night. They came and they killed our innocent children. We in self-defense, as a brave nation, gave them a befitting reply. We counterattacked. But as a responsible nation, I want to tell my friends, our counterattack was measured and proportionate. We did not target civilians. We are a compassionate nation that

does not believe in war. We targeted their military operations. And we proved to the world that we are superior militarily, diplomatically and morally. When, with the sheer force of our counter-attack, India sought a ceasefire, we as a peace-loving country accepted it. We accepted it with open arms. But what has happened yesterday will not be tolerated. I, in a speech in the Senate, warned everybody that Modi is a wounded rat and he will try and counter-attack through terrorist activities in the country. We have to be careful. We have to be prepared. We have seen this and I want to tell my brothers, representing the African nations, I want to tell them also, Mr. Chairman, that India is committing a horrible wrong by trying to cancel an Indus Waters Treaty that we have with them. They are trying to starve us. They are trying to make sure that we don't get water by diverting our rivers. We will not tolerate them, and we need your support in that as well.

Mr. Chairman, it was rightly pointed out by you just before in our meeting to the representatives that one of the major issues that we have to solve is the issue of Kashmir according to law, according to the United Nations Resolutions. Our African representatives understand that, I would suggest that we should have a separate meeting with them, since they're all here later to discuss the Indus Water Treaty issue and also the issue of Kashmir. It is a great opportunity today to do that.

Mr. Chairman, we stand of course, with our neighbors. Africa is actually a continental neighbor of Asia. We stand with them shoulder to shoulder in their journey of prosperity. We as partners, our journey is

shared in cooperation. It is rooted in cooperation and strengthened by solidarity and driven by a collective commitment to build a future based on dignity, justice and mutual respect. Today we honor the enduring friendship between Pakistan and the nations of Africa, a friendship that has grown stronger with every passing year, one shaped by our shared vision for peace, prosperity and progress. And may I remind you, Mr. Chairman, that this partnership is not built on lofty words only. It is grounded in our shared history, in our common values and in a firm commitment to face our challenges together.

Ladies and gentlemen, and I'd like the honourable Senators to just note, it was with this spirit that in 2019 the “Engage Africa Policy” was launched by Pakistan. It was during my Government that we launched this policy which marked a significant shift in our diplomatic priorities. It was aimed at strengthening Pakistan's relationship with Africa through broader political, economic and cultural cooperation. As part of that initiative, as already pointed out by the Honourable Leader of the House, Pakistan opened new diplomatic missions across the continent. Expending our presence and deepening our engagement but this was not just a strategic decision. It was a clear reflection of Pakistan's commitment to building a stronger, more connected partnership with Africa and this partnership is not limited to governments alone, it is above all about people, the individuals who make up our societies, the human connections that bind us. Through these initiatives like the Pakistan technical assistance programme and our

Foreign Service Academy, we have laid the foundation for lasting relationships with mutual growth. To date, over 700 diplomats from 52 African countries have trained in Pakistan. Each one is a living testament to the strength of our cooperation and the depth of our friendship.

I propose a new initiative today. Today is an important day, so I am trying to propose a new initiative and I know the honourable Chairman actually is fond of new initiatives as well and undertakes them. I propose a Pakistan-Africa Cultural Festival, an annual celebration of our shared cultural heritage, a platform to showcase the richness of our music, our art, and our storytelling between the two nations.

The bond between Africa and Pakistan is not just diplomatic. It is not only economical, it is cultural. And by celebrating our histories, our achievements, and our dreams together, we strengthen those bonds, build relationships that go beyond politics and trade.

Nelson Mandela, like Imran Khan, is my ideal leader. As Nelson Mandela so wisely said, it is in your hands to create a better world for all those who live in it. That call still echoes today. It challenges each one of us to come together to build a future that is brighter, more inclusive, and full of opportunity for every citizen, no matter their origin or background.

As part of the Opposition, representing the Opposition here, it is often my role to offer constructive criticism and hold the Government to account but when it comes to friendship between Pakistan and Africa, let me be clear, there is no opposition. There is only unity.

There is only unity, shared ambition and a deep belief in the power of collaboration. Thank you very much.

Mr. Chairman: Honourable Leader of the House, you can move the resolution.

Resolution moved by Senator Mohammad Ishaq Dar, Deputy Prime Minister/Leader of the House, commending the Pakistan—Africa relations; and commemorating 25th May as Pakistan—Africa Friendship Day

Senator Mohammad Ishaq Dar: Thank you, Mr Chairman. With your permission, I move the resolution in the House:

Recalling the long-standing, friendly and cordial ties between Pakistan and the countries of Africa, underpinned by shared historical bonds and Pakistan's principled support for African freedom struggles against colonialism as well as exercise of the right to self-determination;

Recognizing the shared values, cultural affinities, and common outlook on global and regional matters that continue to define and strengthen Pakistan-Africa relations;

Noting with appreciation Pakistan's proactive engagement with African countries through its Engage Africa Policy, aimed at strengthening political, economic and socio-cultural ties, including enhanced trade, investment and people-to-people linkages;

Reiterating their shared commitment to the principles and purposes of the UN Charter, especially the non-use or threat of use of force in international relations, self-determination of peoples, respect for the

sovereignty and territorial integrity of states and non-interference and non-intervention in their internal affairs;

Commending Pakistan's historic and invaluable contributions towards peace and stability of the African continent through Pakistan's participation in the UN peacekeeping operations;

Affirming that South-South cooperation is essential in the current global scenario to promote inclusive development and address common challenges;

Acknowledging that Africa is a continent of emerging opportunities and a vital partner in global peace, prosperity and progress;

Commending the efforts of the African Ambassadors and High Commissioners in Islamabad as well as the Ministry of Foreign Affairs of Pakistan for their contributions towards strengthening bilateral and multilateral ties;

This House hereby resolves that:

- The Government of Islamic Republic of Pakistan shall continue to enhance and expand its relations with African countries across all spheres including political, economic, technological, cultural and educational domains for mutual benefit.
- Pakistan shall further enhance its contributions towards peace and stability of the African continent including by enhancing its role and cooperation with African Union in area of UN peacekeeping as well as

supporting African solutions to African challenges.

- 25th May henceforth be observed as Pakistan-Africa Friendship Day commemorating the spirit of partnership, mutual respect and shared aspirations between Pakistan and the African continent.

Thank you Mr. Chairman.

Mr. Chairman: I now put the resolution before the House.

(The resolution was adopted)

Mr. Chairman: The resolution is passed and adopted unanimously. Copy of the resolution may be forwarded to all the African countries through Ministry of Foreign Affairs. The proceedings of the House are suspended and the House will reassemble after break at 2:00 pm. Thank you.

[At this point, the House was adjourned to meet again at 2:00 pm]

(After the break, the proceedings of House resumed with Madam Presiding Officer Senator Sherry Rehman in the Chair)

Madam Presiding Officer: Welcome back. The House is resuming with the discussion. Senator Kamran Murtaza! Your mic is flashing but you are on the phone.

سینیٹر کامران مرتضیٰ: میں معافی چاہتا ہوں۔ کسی MNA کو de-seat کیا گیا ہے، اس کی خبر سن رہا تھا۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: جی بات کریں۔

Further discussion on the sad incident of a terrorist attack on a School bus in Khuzdar, Balochistan

Senator Kamran Murtaza

سینیٹر کامران مرتضٰی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔میڈم! میں خضدار کے واقعے پر بات کرنا چاہ رہا تھا۔ یہ ایسا واقعہ ہے کہ جس کے بارے میں سن کر اور چونکہ یہ واقعہ خضدار، بلوچستان میں ہوا، مجھے اپنا چہرہ مسخ شدہ نظر آتا ہے۔ مجھے اس سے تکلیف اس لیے پہنچتی ہے کہ نہ اس کو میں بحیثیت مسلمان accept کر پاتا ہوں اور چونکہ صوبہ بلوچستان میں majority بلوچ اور پشتون رہتے ہیں تو نہ یہ کسی بلوچ کی حرکت ہو سکتی ہے اور نہ کسی پشتون کی کیونکہ یہ بات ان کے culture میں نہیں ہے۔ آرمی پبلک سکول کی بس پر اور بچیوں پر صرف اس وجہ سے حملہ کیا گیا کہ یہ آرمی کی گاڑی ہے اور اگر یہ حرکت ہوئی ہے تو میرے خیال کے مطابق یہ وہ جنگ کی باقیات ہیں جس کا ceasefire ایک طرف تو ہندوستان نے کر دیا ہے مگر اس کے باوجود آپ اسے اس لڑائی کی extension کہہ سکتے ہیں اور اب وہ یہ حرکتیں ہمارے ملک میں کروا رہے ہیں۔ یہ خضدار والا واقعہ ہوا۔ وزیرستان میں بھی specially بچیوں کے ساتھ ایک واقعہ ہوا۔ اسی طرح بنوں میں بھی ہوا۔ایسا لگتا ہے کہ اس دہشت گردی میں اب proxy war شروع ہو گئی ہے۔آپ کہہ سکتے ہیں کہ پہلی جو لڑائی ہوئی، وہ کھلی لڑائی ہوئی جس میں ہندوستان نے آپ پر جارحیت کی اور اس کا تو آپ نے بہت خوبصورت طریقے سے جواب دیا۔ اس جواب دینے کا پہلا طریقہ کار یہ تھا کہ آپ نے صبر کیا تاکہ یہ پتا چل سکے کہ aggression جو ہے، وہ کس کے part پر تھی۔ آپ نے اس aggression کو اپنے صبر کے ساتھ establish کیا اور میرا خیال ہے کہ یہ جس صبر کے ساتھ اس aggression کو establish کیا گیا ہے، normally ایسا نہیں ہوتا کیونکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ اپنے ملک میں بھی under pressure ہوتے ہیں کہ آپ respond کریں۔ بہر حال بہت beautifully آپ نے صبر کیا اور صبر کا ایک نتیجہ نکلا کہ پوری دنیا کو پتا چل گیا کہ جارح کون ہے، aggressor کون ہے اور aggression کس کے part پر تھی۔ وہ خوبصورتی سے آپ نے establish کیا اور پوری دنیا کو پتا چلا۔

میڈم! اس کے ساتھ جو دوسری بہت خوبصورت چیز تھی کہ آپ نے حساب بھی برابر کر دیا۔آپ نے صبر کیا مگر جس طرح سے حساب برابر کیا، اس پر آپ نے دشمن کو اپنے زخم چاٹنے پر

مجبور کیا۔ اب ایک طرف تو وہ زخم چاٹ رہا ہے اور دوسری طرف ceasefire اور دوسری چیزوں کا رونا رو رہا ہے کہ جی وہ ہماری پائلٹ صاحبہ آپ کے پاس ہیں اور انہیں expose نہ کریں، یہ بھی expose نہ ہو کہ آپ کسی جگہ سے 10 کلومیٹر، کسی جگہ سے پانچ کلومیٹر اور کسی جگہ سے 15 کلومیٹر لائن سے آگے بڑھے ہوئے ہیں تو ایک طرف وہاں سے منتیں جاری ہیں کہ جی آپ واپس اپنی جگہوں پر پہنچ جائیں اور دوسری طرف یہ proxies آپ کے اپنے ملک میں شروع کی گئی ہیں۔ اب تک ہمیں نہیں پتا کہ بظاہر evidence ہمارے اداروں کے پاس ہوگی کیونکہ ان کی involvement کے حوالے سے پبلک میں یہ چیز نہیں آئی ہے مگر linkage وہیں پر جا کے ملتا ہے اور پتا چلتا ہے کہ اس کے پیچھے تکلیف کس ملک کو ہے، کن لوگوں کو ہے اور اس تکلیف کا اس طرح سے اظہار کیا جائے۔ وہ بچیاں جو اس واقعے میں شہید ہوئی ہیں، میں موبائل میں سوشل میڈیا پر messages وغیرہ دیکھ رہا تھا، ایک گھر سے دو بچیاں شہید ہوئی ہیں۔ باپ کا نام سلیم ہے اور صوبیدار ہے۔ اس کی ٹرانسفر کہیں کھاریاں میں ہوئی ہے۔ یہ واقعہ اگر ایک دن رکتا اور اللہ پاک انہیں زندگی دے دیتے تو شاید وہ بچیاں کھاریاں آ گئی ہوتیں۔ بچیاں ویسے بھی زیادہ پیاری ہوتی ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ ہم discriminate کرتے ہیں یقیناً ہم discriminate کرتے ہیں مگر بچیوں کے favour میں۔ ہم بیٹوں کے favour میں اس طرح سے discriminate نہیں کرتے۔ کم از کم میں نے جن باپوں کو بھی دیکھا ہے، وہ discriminate کرتے ہیں تو بچیوں کو زیادہ پیار بھی کرتے ہیں اور لاڈ بھی اٹھاتے ہیں۔ تقریباً یہ ہر باپ کا ہے۔ اگر discriminate کرتی ہوں گی تو وہ مائیں کرتی ہوں گی مگر باپ نہیں کرتے لیکن آج یہ موضوع نہیں ہے۔ اس وقت اس ہاؤس سے اس باپ کو اس بات پر سلام جانا چاہیے کہ یقیناً وہ دو شہید بچیوں کا باپ ہے۔ اس کی قربانی اس حوالے سے بہت بڑی ہے۔ اس شہادت کو عام طور پر اس طرح سے digest نہیں کیا جا سکتا مگر بہر حال یہ اللہ کی مرضی تھی اور اس کے بچیوں کی قسمت میں شہادت لکھی ہوئی تھی۔ ان کے درجات بلند ہونے تھے۔ ایک تو وہ عمر کے حساب سے معصوم تھیں اور دوسری اللہ پاک نے ان کے نصیب میں شہادت لکھی۔ اس کے علاوہ ایک سومرو بچی ہے۔ اس کا بھی آج جنازہ تھا۔ جس نے بھی یہ واقعہ کیا اور اس میں اگر کوئی local elements use ہوئے ہیں تو ہم اس کی بھی مذمت کرتے ہیں۔ میں اس پر believe نہیں کرتا کہ کوئی local element use ہوا ہو گا کیونکہ

ہمارا لوکل بندہ اس حد تک نہیں جا سکتا کہ وہ بچیوں کے ساتھ اس طرح کا گھٹیا سلوک کرے مگر خدانخواستہ اگر کوئی ایسی بات ہے تو وہ بھی قابل مذمت ہے۔

ابھی عرفان صدیقی صاحب یہاں پر تشریف رکھتے تھے، مجھے ان کی بڑی عزت ہے، ویسے میں ان کا بڑا احترام کرتا ہوں، وہ بہت بڑے پڑھے لکھے بھی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جا کر اللہ میاں کے پاس ان ظالموں کے گریبان پکڑیں گے۔ ظاہر ہے وہ مسلم لیگ (ن) کے پارلیمانی لیڈر بھی ہیں۔ جو نظام اس وقت exist کر رہا ہوتا ہے، اس نظام نے اس کا گریبان پکڑنا ہوتا ہے، نہ کہ اس کو آپ اللہ میاں کے پاس بھیج دیں یا وہ وہاں پر جا کر اس کا گریبان پکڑیں گے۔ جیسے یورپ میں لوگ کہتے ہیں یا امریکہ میں لوگ کہتے ہیں یا برطانیہ میں لوگ کہتے ہیں کہ میں آپ کو عدالت میں دیکھوں گا تو ہم ان لوگوں کو کہتے ہیں ہم اللہ میاں کے پاس آپ کو دیکھیں گے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہم اس نظام پر سوالات اٹھا رہے ہیں۔ ایک حکومتی سینیٹر جو کہ پارلیمانی لیڈر بھی ہیں، بڑے ادب اور احترام سے، ان پر تنقید کرنے کا یہ موقع نہیں ہے، میں ان کو یہ عرض کروں گا کہ یہ اللہ میاں کے پاس ہم نے جا کر نہیں دیکھنا، ہم نے اسی نظام کے تحت ان کے ساتھ نبٹنا ہے۔ اس نظام کے اندر اور اگر نظام کا کوئی شخص یہ کہہ رہا ہے کہ اللہ کے پاس جا کر وہ گریبان پکڑیں گے تو یہ ایک طرح سے اس نظام پر عدم اتفاق ہوتا ہے اور اس نظام کو ہم خود رد کر رہے ہوتے ہیں۔

بطور مسلمان ہم جنگ کی کبھی تمنا نہیں کرتے لیکن اگر جنگ مسلط کر دی جائے۔ براہ راست یا بالواسطہ تو پھر ہم resist کرتے ہیں اور پھر اللہ کی مدد کے ساتھ جس طرح سے چند دن پہلے ہم نے سبق ہندوستان کو سبق سکھایا ہے، جس کا ceasefire چل رہا ہے، اس طرح کا سبق اس معاملے میں بھی سکھانا ہے۔ آپ نے نظام کو اس حوالے سے ٹھیک کرنا ہے۔ اگر آپ کا نظام ٹھیک نہ ہوا تو پھر ہندوستان اس طرح کے معاملات کرتا رہے گا۔ ویسے ہندوستان کو بھی اگر انہوں نے ceasefire منتیں کر کے کروا ہی لیا ہے تو کم از کم ان کے یہاں اتنی شرم، اتنی حیا ہونی چاہیے کہ وہ کم از کم پھر اس کے بعد ان کو support کرنا بند کر دیں جو اس ملک میں اس طرح کی دہشت گردی کرواتے ہیں یا کرتے ہیں۔

میں ان بچیوں کے خاندانوں کے ساتھ اپنی طرف سے، اپنی جماعت جمعیت علمائے اسلام پاکستان کی طرف سے اظہار ہمدردی کرتا ہوں۔ اس مشکل وقت میں ہم ان کے ساتھ کھڑے ہیں۔

اس دہشت گردی کو ہم ہر صورت میں رد کرتے ہیں۔ان بچیوں کے ساتھ کیا کسی اور بچے کے ساتھ یا کسی بڑے کے ساتھ کسی کا اس طرح کی حرکت، کسی کا اس طرح سے بے گناہ قتل، نہ اسلام اس کو قبول کرتا ہے، نہ رواج قبول کرتا ہے اور نہ کسی اور culture میں اس کی permission ہے۔ ہم اس کی سخت مذمت کرتے ہیں اور اس کو رد کرتے ہیں۔ بہت شکریہ۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ، سینیٹر صاحب کی طرف سے request آئی ہے کہ resolution put کر دیں۔ تقریریں جاری رہیں گی۔ اگر آپ لوگ اجازت دیں تو we will do that, ٹھیک ہے۔

(مداخلت)

سینیٹر شاہزیب درانی: ایک unified message چلا جائے۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: تقریریں تو جاری رہیں گی۔ محسن صاحب! کوئی نہیں جا رہا، فکر نہ کریں، یہ کرنے دیں، پھر رپورٹنگ دیر سے ہوتی ہے۔ قرارداد ہی پڑھنا ہے، اجازت دے دیں۔ آپ resolution move کریں۔

Resolution moved by Senator Shahzaib Durrani, condemning the terrorist attack on a School bus in Khuzdar, Balochistan

سینیٹر شاہزیب درانی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

I now move the resolution. Whereas, a cowardly and gustily terrorist attack was carried out yesterday on a school bus in Khuzdar, targeting innocent school going children and their teachers, resulting in a tragic loss of precious lives and injuries;

Whereas, this brutal act was reportedly planned and orchestrated by the terrorist state of India and executed through its proxies operating in Balochistan as part of broader agenda to destabilize Pakistan through state-sponsored terrorism; and

Whereas, having miserably failed on the battlefield, India has resorted to unleashing its proxies to conduct the most and heinous and inhuman acts of terror to spread fear, undermine national stability and sabotage peace in the region.

Now, therefore, we resolve that the Senate of Pakistan unequivocally condemns the terrorist attack on the school bus in Khuzdar as a barbaric, shameful and unforgivable crime against innocent children, an act that represents the lowest depth of cowardice and moral depravity.

Expresses its profound grief and sorrow and extends its heartfelt condolences to the families of martyrs. While praying for the swift recovery of the injured and assuring the victims that the entire nation stands in solidarity with them.

Demands a swift, transparent and decisive investigation into the incident and calls for the immediate identification, arrest and punishment for all those involved including the perpetrators, collaborators, financers and foreign sponsors of the wild attack.

Calls upon international community to take notice of the India's continued sponsorship of terrorism in Pakistan and its repeated violations of international law and humanitarian norms.

Reaffirms Pakistan's unwavering national resolve to root out terrorism in all its forms and manifestations, and declares that such cowardly attacks especially on our children, the future of Pakistan, will only strengthen our unity, resilience and determination to defend our homeland at all costs.

Madam Presiding Officer: I now put the resolution before the House.

(The motion was carried)

Madam Presiding Officer: The resolution is adopted and passed unanimously. A copy of the resolution should be forwarded to all the relevant stakeholders.

(Interruption)

Madam Presiding Officer: Is there a point of personal explanation? Yes, Irfan Sahib.

Point of personal explanation raised by Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui

سینیٹر عرفان الحق صدیقی: بہت ہی عزیز اور محترم کامران مرتضیٰ صاحب کی گفتگو میں اپنے کمرے میں سن رہا تھا۔ میں یہ نہیں کہتا کہ انہیں کوئی غلط فہمی ہوئی، انہوں نے یقیناً صحیح سمجھا ہوگا۔ ممکن ہے کہ میں صحیح الفاظ نہیں بول سکا یا ایسے الفاظ نہیں بول سکا کہ میرے معنی اور مفہوم کو صحیح طریقے سے واضح کرتے۔ میں نے ہرگز یہ نہیں کہا ہے کہ ان دہشت گردوں کو کچلنے کے لیے، ان کا سر پھوڑنے کے لیے، ان کا قلع قمع کرنے کے لیے، انہیں نیست و نابود کرنے کے لیے ہمیں حشر کے دن کا انتظار کرنا چاہیے۔ جس طرح انہوں نے interpret کیا ہے۔ ایسا ہرگز نہیں ہے۔ اگر وہ میری پوری تقریر سامنے رکھ کر دیکھتے، میں نے کہا کہ ہمیں یکسو ہو کر اس فتنے کا مقابلہ کرنا چاہیے۔ یہ انسانی حقوق کی جنگ نہیں ہے جو بلوچستان کے لوگوں کا نام لیتے ہیں۔ کون سا حق ہے جو بچیوں کو ذبح کرکے آپ لینا چاہتے ہیں۔ میں نے یہ ساری باتیں کہی ہیں۔ میں ان کو واضح کرنا چاہتا ہوں کہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کا ریکارڈ 78 سالہ تاریخ میں دہشت گردی کو کچلنے کے حوالے سے سب سے نمایاں ہے، اللہ کے فضل و کرم سے۔ ہمیں اس پر ناز ہے۔ جب ہمیں 2013 میں اقتدار ملا تو دہشت گردی کا ہر طرف ایک طوفان، ایک سیلاب بہہ رہا تھا۔ 2017 تک ہم نے اسے کچلا، بری طرح کچلا، نیشنل ایکشن پلان ہم نے ہی دیا، APCs ہم نے ہی بلائیں۔ لہٰذا ہم وہ نہیں ہیں جو اللہ پر چھوڑ کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ اس بات کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ میرے اس جملے سے کہ وہ معصوم بچیاں، مجھے ان کا دکھ ہے، ان پر پیار آ رہا ہے، میں خود بیٹیاں رکھتا ہوں۔ وہ معصوم بیٹیاں قیامت کے دن بھی

ان کادامن ضرور پکڑیں گی حضور ﷺ کے دامن کے سایہ رحمت کے نیچے بیٹھے ہوئے۔ میرے ان جذبات یااحساسات یا میرے ان الفاظ کو اس طرح interpret کرنا کہ ہم نے معاملہ ٹھپ کر دیا ہے اور اللہ اور رسول ﷺ جانے اور یہ دہشت گردی جانے۔ یہ زیادتی ہے، یہ بہت زیادتی ہے میری سوچ، میرے الفاظ اور میری پارٹی کے ساتھ۔ ایسا ہرگز نہیں ہے، یہ وضاحت مجھے ضروری کرنی تھی۔ شکریہ۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: وزیر صاحب! اس پر تقاریر جاری ہیں۔ آپ اجازت دیں۔ آپ ایک گھنٹہ تو انتظار کرلیں۔ ٹھیک ہے۔ جی سینیٹر محسن عزیز صاحب۔

<u>Senator Mohsin Aziz</u>

سینیٹر محسن عزیز: یہ جو خضدار میں افسوس ناک واقعہ ہوا ہے۔ جو بزدلانہ حملہ کیا گیا ہے، ہماری بچیوں کو شہید کیا گیا ہے، معصوم بچوں کو شہید کیا گیا ہے، وہ تو ضرور جنت میں جائیں گے چونکہ اللہ کا ان سے وعدہ ہے۔ ہم ان کے خاندان سے تعزیت کرتے ہیں اور ہم ان کے ساتھ بھی تعزیت کرتے ہیں جو کہ اس وقت بیمار ہیں، زخمی ہیں اور ان کی صحت یابی کے لیے دعا گو ہیں۔ اللہ کرے کہ یہ شہادتیں جتنی ہو گئی ہیں، اسی کو اللہ قبول کرے کیونکہ جو بس ٹی وی پر دکھائی گئی تھی وہ پوری بس مکمل ختم ہو چکی تھی اللہ کرے کہ اس میں اور شہادتیں نہ ہوں۔ وزیرستان میں بھی ایک drone attack ہوا ہے، میں اس کی بھی تعزیت کرتا ہوں۔ ان میں بھی بچے شہید ہوئے ہیں، نہ جانے وہ drone کہاں سے آیا، کس طریقے سے آیا اور کیوں کر آیا اور ان کی شہادتیں سن کے آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ ان کی والدہ بھی اس واقعے میں وفات پا گئی ہیں۔

ہم ان واقعات پر افسوس بھی کرتے ہیں اور تعزیت بھی کرتے ہیں لیکن آج جس تناظر میں ہم یہ بات کر رہے ہیں تو ہمیں یہ سمجھنا چاہیے کہ اس وقت ہندوستان ایک زخمی سانپ کی طرح ہے۔ جب ہماری Air Force نے ماشاءاللہ اپنی برتری، ہماری فوج نے زمین کی برتری اور Naval Force نے deterrence دکھائی ہندوستان کو اور جب ان کے رافیل جہاز جس کے اوپر ان کو ایک بڑا might تھا، بڑی power تھی، بڑا گھمنڈ تھا اللہ معاف کرے! وہ کوے کی طرح نیچے گرائے گئے، ان کا Air Defence

وہ System sitting duck کی طرح مار گرایا گیا، ان کے Air ports کو تباہ کر دیا گیا۔ صرف retaliation and deterrence کے طور پر پاکستان نے جب retaliate کیا تو اس کے بعد مودی کا جو ایک مکروہ چہرہ تھا یا قوم کے ساتھ جو ان کا ایک وعدہ تھا یا جو ان کی ایک bite of deterrence تھی، دکھا رہے تھے وہ ختم ہو کے رہ گئی۔

ہمیں یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ یہ جو timing ہے یہ کیا timing ہے؟ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ان کی intelligence کا بھی بہت بڑا failure ہے کیونکہ visually پاکستان اس وقت بکھرا ہوا نظر آتا ہے، اس وقت economically پاکستان visually خراب نظر آتا ہے، جس میں کچھ صداقت بھی ہے۔ آج سے چند روز پہلے تک یہاں پر ایک political turmoil تھا، ہم divided تھے لیکن میں مبارک باد پیش کرتا ہوں Opposition کو بھی کہ انہوں نے اس کٹھن وقت میں ملک کا ساتھ دیا، Pakistan First کا نعرہ لگایا، اپنی جو قدورتیں ہیں، اپنی جو شکایات ہیں، اپنی جو تکالیف ہیں ان کو یاد نہیں کیا۔ عمران خان صاحب نے جیل میں سے کوئی tweet نہیں کی، نہ ہی کہا کہ بغیر کسی گناہ کے میں دو سال سے پابند سلاسل ہوں، بہر حال انہوں نے پاکستان کا نعرہ لگایا اور اسی نعرہ سے یہ قوم مضبوط ہوئی ہے۔

میں آج اپنی تمام افواج کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے ہمارا جو National pride ہے اس کو بڑی مدّت کے بعد restore کیا ہے۔ یہ National pride وہ pride ہے جو مختلف وجوہات کی وجہ سے ہم سے کھو چکا تھا۔ ہم ہمیشہ یہاں بھی کھڑے ہو کے ہندوستان کی might کی بات کرتے ہیں کہ جی economically وہ بہت strengthen ہو گیا ہے۔ Yes, the figures show that ان کی export, ان کی industry, ان کا GDP ہم سے بہت بہتر ہے اور ہم نے اس میں ایک failure کا مظاہرہ کیا ہے، ہم نہ جانے کیوں اس میں fail ہو چکے ہیں۔ ہمیں یہ سبق لینا چاہیے کہ ہم جب آگے چلیں گے اور ہمیں آگے چلنا پڑے گا اور ہمیں آگے چلنا چاہیے کیونکہ یہ کل کے واقعے سے ظاہر ہوا ہے کہ پے در پے اس طرح کے واقعات خدانخواستہ کیے جائیں گے، اس کے لئے ہمیں اپنی might show کرنی ہے، اس کے لئے اپنی power show کرنی ہے اور ہماری power یہی ہے کہ ہم افواج کے پیچھے کھڑے ہیں اور سیسہ پلائی دیوار کی طرح کھڑے ہیں۔ لیکن ساتھ ساتھ ہمیں یہ بھی دیکھنا پڑے گا کہ unity لانے

کے لئے، political unity لانے کے لئے جو ہمارے آپس کے اختلافات ہیں جو چھوٹے چھوٹے اختلافات ہیں جو ناجائز cases ہیں ان کو کس طریقے سے سمیٹا جائے، کس طریقے سے ختم کیا جائے تاکہ یہ لیڈر جو کہ نہ صرف پاکستان کا بلکہ دنیا کا ایک مانا ہوا لیڈر ہے، وہ کس طریقے سے کھلی فضاء میں آ کر پاکستان کو defend کرے، جیسے کہ وہ پہلے بھی International forum پر اور Pakistani forum پر کر چکے ہیں۔

میں یہاں پر زیادہ کچھ نہیں کہنا چاہتا لیکن میں یہ ضرور کہنا چاہتا ہوں کہ یہاں پر ہمارے جو Chinese بھائی ہیں، ان کی ہمارے ساتھ جو محبت ہے، انہوں نے ہمارے ساتھ اس میں جو cooperation کی ہے وہ بھی خراج تحسین کے لائق ہیں۔ ہم ان کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور انہوں نے دنیا کو یہ بتا دیا کہ نہ صرف ان کی technologies اس وقت اوپر ہیں، بالاتر ہیں اور تمام technologies سے اوپر ہیں۔ بلکہ ان کے جو سامان ہیں یا جو اوزار ہیں یا جو aircraft ہیں وہ دیگر ممالک سے سستے ہیں بلکہ سستے ہونے کے باوجود technology میں اوپر ہیں۔

میں یہاں کچھ ایسی باتیں کرنا چاہتا ہوں جس کے لئے ہمیں خیال رکھنا ہے اور وہ خیال یہ ہے کہ ایک تو ہمیں اپنے آپ کو economically درست کرنا ہے تاکہ ہماری جو ضروریات ہیں، جو ہماری جنگی ضروریات ہیں ان کو ہم پورا کر سکیں اور اپنے عوام کو بھی خوشحال رکھ سکیں۔ ساتھ ہی ساتھ میں دلبرداشتہ ہو کے یہ بات کر رہا ہوں کہ بعض اوقات ایسے بیان دیکھنے اور سننے میں آتے ہیں جو ان کی achievements پر پانی ڈال دیتے ہیں جس سے ہماری قوم اور افواج کی دل شکنی ہوتی ہے۔ یعنی کہ اگر آپ کہیں کہ کسی نے کہیں پر بیٹھ کر strategy بنائی ہے تو یہ بات بالکل غلط ہے، کسی نے Hyde Park میں بیٹھ کے یا Raiwind میں بیٹھ کے strategy بنائی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ باتیں بالکل نازیبہ اور ناچاہنے والی باتیں ہیں کیونکہ اس سے ہمارا morale down ہوتا ہے۔

دوسری بات، ہمیں یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ یہاں پر جو حکومتی پارٹیز ہیں ان کی لیڈرشپ کا کیا کردار ہے، آیا اگر خاموشی ہے تو خاموشی کیوں ہے؟ وہ خاموشی برقرار نہیں رہنی چاہیے۔ یہ میرے

National pride کی بات ہے، چاہے میرا لیڈر ہو یا کسی کا لیڈر ہو وہاں پر ہمیں یہ احتیاط کرنی چاہیے کہ اس وقت ہم اپنی ذاتی دوستی اور ذاتی بزنس کو بالائے طاق رکھ کے ملک کی بات کریں۔

تیسری بات یہ ہے کہ خاص طور پر ہمارے جو وزراء صاحبان ہیں وہ اس وقت بہت محتاط ہو کر بات کریں کیونکہ اگر وہ اتنی کمزور statement دیتے ہیں کہ جی یہ ہمارے پاس intelligence reports نہیں ہیں، میں WhatsApp سے یہ آپ کو بتا رہا ہوں کہ جہاز گرے ہیں، تو ہمارا تمسخر اڑایا جاتا ہے۔ میں اس کو خود سمجھتا ہوں چاہے وہ کسی پارٹی کے بھی ہیں لیکن ہمارے Defence Minister ہیں ہمارے ملک کے Defence Minister ہیں، ہم وہاں جب بیٹھ کے سنتے ہیں تو خود اپنے دل میں شرمندہ ہو جاتے ہیں کہ یہ کیا بات کر رہے ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ اس طرح کے بیانات جو کہ میں سمجھتا ہوں کہ بہت غلط بیان ہے کہ Pakistan territory has been used by the US and by so and so for training terrorists, اس طرح کے بیانات سے ہمیں گریز کرنا چاہیے، ہمیں اجتناب کرنا چاہیے کیونکہ یہاں پر آج ہم ایک قوم ہوکے کھڑے ہیں اور ایک قوم ہوکے کھڑے رہیں گے اور ان شاء اللہ ہندوستان کو شکست فاش دیں گے اور ان کے جو عزائم ہیں اس کو ان شاء اللہ ہم سرنگوں کریں گے اور ان کو نیچے دکھائیں گے، شکریہ۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ سینیٹر صاحب، سینیٹر وقار مہدی صاحب۔

Senator Syed Waqar Mehdi

سینیٹر سید وقار مہدی: بہت شکریہ چیئر پرسن صاحبہ، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ کل بلوچستان کے علاقے خضدار میں ایک افسوس ناک اور دل خراش سانحہ رونما ہوا جس میں ہمارے، میں تو کہوں گا ہمارے بھی اور میرے بھی معصوم بچوں کی جانیں لی گئیں۔ ایک دہشت گردانہ حملہ کیا گیا اور ان معصوم بچوں کو، جن کو ان کی ماں نے تیار کرکے تعلیم حاصل کرنے کے لیے اسکول بھیجا تھا، ان کو دہشت گردوں نے نشانہ بنا کر شہید کر دیا۔ اس واقعہ کی جتنی بھی مذمت کی جائے وہ کم ہے اور اس قسم کے جو واقعات ہو رہے ہیں، خاص طور پر بلوچستان میں، وہاں ہندوستان کی طرف سے جو proxy جنگ کی جا رہی ہے، دہشت گردوں کو جو سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں یا جو دہشت گرد وہاں کارروائیاں کر رہے ہیں، اس پر بہت سوچ وبچار کی ضرورت ہے کیونکہ اب بہت ہو گیا۔ ہمارے فوجی افسر، جوان اور شہری بڑی تعداد میں اِن دہشت گرد کارروائیوں کا نشانہ بنے لیکن اگر دوسری طرف

دیکھیں تو ہماری security forces نے ان فتنہ الخوارج کے کافی دہشت گردوں کو نیست و نابود بھی کیا ہے۔

یہ سوچنے کی بات ہے کہ جب 2014 میں پشاور کے آرمی پبلک سکول کا سانحہ ہوا، جس میں 150 سے زائد معصوم لوگ اور بالخصوص 135 سے زائد بچے شہید کر دیے گئے۔ تو اس وقت کی حکومت نے ایک All Parties Conference بلا کر National Action Plan ترتیب دیا جس میں متفقہ طور پر طے ہوا کہ National Action Plan کے تحت چاروں صوبوں کے ساتھ مل کر ان دہشت گردوں کو ختم کیا جائے گا۔ لیکن افسوس کی بات کہ اُس National Action Plan پر بہت زیادہ عمل نہیں ہو سکا اور دہشت گردوں کی مکمل طور پر سرکوبی نہیں ہو سکی۔ ضرورت اِس امر کی ہے کہ National Action Plan پر اُس کی روح کے مطابق عمل کیا جائے اور دیکھا جائے کہ ہماری security کی یا ہمارے provincial اداروں کی کیا کمزوریاں اور کیا خامیاں ہیں جن کی وجہ سے مکمل طور پر اِن کا سدِ باب یا قلع قمع نہیں ہو سکا ہے۔

میری یہ گزارش ہو گی کہ دوبارہ تمام سیاسی جماعتوں کی بیٹھک کی جائے اور اِس پر ایک حکمت عملی مرتب کی جائے تاکہ اِس قسم کی جو کارروائیاں ہو رہی ہیں اور جو دہشت گرد گروپ ہیں، اُن کا مکمل طور پر جڑ سے خاتمہ کیا جاسکے۔ آپ سب کو یہ بھی پتا ہے کہ ہم پر جو بھارت کی طرف سے ایک جنگ مسلط کی گئی اور جو جارحیت کی گئی اُس کا جو پہلا بچہ شہید تھا، وہ ارتضیٰ عباس طوری تھا۔ اس کے علاوہ ہندوستان نے چھ اور سات مئی کی درمیانی شب کشمیر سے لے کر بہاولپور تک جو جارحیت کی جس میں ہماری شہری آبادی کو نشانہ بنایا، مساجد کو نشانہ بنایا اور اِس طریقے سے اُس نے جنگ مسلط کی لیکن میں پاکستان کی مسلح افواج اور حکومتِ پاکستان کو خراج تحسین پیش کروں گا کہ جس طرح انہوں نے آپریشن بنیان المرصوص کے ذریعے ہندوستان کو جواب دیا ہے، وہ جواب اُس کو زندگی بھر یاد رہے گا۔ پاکستان کی فضائیہ نے، بَری فوج نے اور نیوی نے جس حکمت عملی کے تحت پاکستان پر مسلط کردہ جنگ کا جواب دیا اور جس طرح اُن کے رافیل اور دیگر طیارے نیست و نابود کیے ہیں، اِس طرح سے را بھی fail ہوئی اور رافیل بھی تباہ ہوئے۔

دوستو! ہماری جانب سے جب ہندوستان کو جواب گیا اور انہوں نے سفید جھنڈے لہرانے شروع کیے اور انہوں نے امریکہ کے پیر پکڑنے شروع کیے کہ پاکستان کو روکا جائے۔ Ceasefire

ہو چکا ہے لیکن مجھے RSS اور مودی کی نیت پر شک ہے۔ ہمیں ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے، چوکنا رہنے کی ضرورت ہے۔ ان شاء اللہ پاکستانی افواج کے پیچھے پچیس کروڑ عوام کھڑے ہیں اور یہ پچیس کروڑ عوام اور پاکستان کی مسلح افواج اپنی جغرافیائی سرحدوں کی بھی اور نظریاتی سرحدوں کی بھی حفاظت کرنا جانتی ہے۔

تو میں گزارش کروں گا کہ اِس دہشت گردی کا قلع قمع اور ختم کرنے کے لیے ہمیں بہت سنجیدگی کے ساتھ بیٹھنا ہوگا، جس میں Opposition اور حکومت، دونوں طرف سے ہمیں یک جان ہو کر اور یک سو ہو کر، جیسے کہ یہاں بات کی گئی کہ اس پرچم کے سائے تلے ہم سب متحد ہیں اور اِسی اتحاد کا مظاہرہ کریں گے۔ تو انڈیا کا جو اکھنڈ بھارت کا خواب ہے، اُس کو ہم ان شاء اللہ کھنڈر بھارت بنادیں گے۔ بہت شکریہ۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ جی۔ .Very good timing سینیٹر محمد عبدالقادر آپ انتظار کر رہے ہیں۔

After that I am coming to you madam. I am just following the list by time and by party. Thank you.

Senator Muhammad Abdul Qadir

سینیٹر محمد عبدالقادر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ (عربی) میڈم چیئرپرسن! آج ایک غم ناک دن ہے۔ آج سینیٹ میں ایک سانحہ کی discussion کے لیے یہ دن رکھا ہے۔ آج بلوچستان ایک مرتبہ پھر لہو لہان ہے۔ وہاں لوگ کے خون اور غم کے آنسو نکل رہے ہیں۔ ہمارے طالب علم اور معصوم بچیوں پر attack کیا گیا ہے یعنی ہمارا دشمن اور ہمارے terrorist اس حد تک گر چکے ہیں کہ ان کو یہ احساس بھی ختم ہو گیا ہے کہ معصوم بچے اور بچیاں تو بڑی بڑی جنگوں میں بھی exempt کر دی جاتی ہیں۔

میرا سوال ان دہشت گردوں سے ہے کہ کیا آپ اس طرح معصوم بچے اور بچیوں پر حملے کر کے اپنے کوئی rights حاصل کر لیں گے؟ آپ نے اپنی نام نہاد آزادی کا جو ڈھونگ رچایا ہوا ہے، کیا وہ آپ حاصل کر لیں گے؟ نہیں۔ بلوچستان متحد ہے، بلوچستان محب وطن ہے۔ یہ دو یا چار فیصد terrorists اور دہشت گرد جو انڈیا کا agenda لے کر اس کو promote کرتے ہیں اور اِسے

اپنے nationalism کا نام دیتے ہیں، وہ کس چیز سے آزادی چاہتے ہیں؟ وہ ایک مسلمان ہوتے ہوئے ایک مسلم ملک پاکستان کے بجائے انڈیا کے ساتھ جانا چاہتے ہیں۔

میڈم چیئرپرسن! ہمیں اِس چیز کو پوری طرح understand کرنا ہوگا کہ یہ کوئی حقوق یا آزادی کی جنگ نہیں ہے۔ یہ صرف اور صرف معصوم بچوں کو، معصوم نوجوانوں کو ورغلا کر انڈیا اپنے narrative میں اور اپنی دہشت گردی کے لیے استعمال کرنے میں اُن کو بلوچستان کے حقوق یا اپنے nationalist ideas sell کرتا ہے، اُن کو training اور پیسا صرف اس لیے دیتا ہے کہ بلوچستان ترقی نہ کرے، بلوچ قوم ترقی نہ کرے اور ہم انڈیا کے مقابلے کا ملک نہ بن سکیں۔ Day one سے انڈیا کا اصل مسئلہ آزاد کشمیر ہے، ہمارا پانی ہے، ہمارے پانی کی division ہے جس کے لیے انڈیا ایک proxy war لڑ رہا ہے۔

میڈم چیئرپرسن! پچھلے دو تین مہینوں میں آپ internet پر بھی check کر لیں کہ انڈیا پچاس کے قریب attacks کروا چکا ہے اور جیسے ہی کوئی attack ہوتا ہے، چاہے BLA ہو، BRA ہو یا کوئی بھی ایسی outfit ہو، اُس attack کی اطلاع ابھی تک local police station پر نہیں پہنچی ہوتی لیکن انڈیا کے TV پر وہ بیٹھ کر اُس کو propagate کر رہے ہوتے ہیں۔ کیا دنیا یہ نہیں دیکھ رہی۔ میڈم چیئرپرسن! دنیا کو اِس چیز کا notice لینا ہوگا۔ ہم دو nuclear armed countries ہیں۔ International world کو اور ٹرمپ کی بات کو ہم welcome کرتے ہیں کہ جو اُس نے کہا کہ میں کشمیر کا مسئلہ حل کروں گا اور اب یہ bilateral سے trilateral ہو گیا ہے۔ میری اس floor کے توسط سے یہ درخواست ہوگی کہ اس مسئلے کو international world as soon as possible حل کرے۔ ہمارے کشمیر کا issue, ہمارے پانی کا issue جب تک رہے گا، ہمارا مکار دشمن اِس طرح کی حرکتوں سے باز نہیں آئے گا۔

میڈم چیئرپرسن! خضدار کے اس اندوہ ناک واقعہ سے تین چار دن قبل security forces پر South Balochistan میں حملہ ہوا ہے جس میں سات لوگ شہید ہوئے ہیں۔ آپ کو یاد ہوگا کہ جعفر ایکسپریس کے واقعے میں تیس کے قریب لوگ شہید ہوئے ہیں۔ پچھلے سال گیارہ نومبر کو ریلوے اسٹیشن پر bomb blast ہوا تھا جس میں تقریباً 27 سے 28 لوگ شہید

ہوئے تھے۔ یہ تو وہ واقعات ہیں جو sizable ہیں، اس کے علاوہ جو چھوٹے واقعات ہیں ان کا تو کوئی ذکر ہی نہیں ہے۔ ان کو تو یہاں پر کوئی discuss نہیں کر رہا لیکن یہ سب کا سب پیسا انڈیا دے رہا ہے۔ انڈیا training دے رہا ہے۔ انڈیا ان کو spying and intelligence support دے رہا ہے۔ یہاں تو صرف ایک کلبھوشن یادیو کی بات ہوتی ہے، کئی کلبھوشن یادیو وہاں پر ہمارے encounters میں مارے جا چکے ہیں۔ جب بھی انڈیا ہمارے ساتھ دہشت گردی کرتا ہے ہم نے international level پر اس کے proof کئی مرتبہ مہیا کیے ہیں۔

میڈم چیئر پرسن! میں بلوچستان کے ان بھٹکے ہوئے جوانوں کو کہوں گا کہ اپنے مسلمان بہنوں، بھائیوں اور معصوم بچوں کو شہید کر کے کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ کوئی حق حاصل کریں گے؟ ان کا اس دنیا میں اور اگلی دنیا میں بھی آپ کا احتساب ہو گا۔ آپ کو انڈیا غلط طرف لگا رہا ہے۔ آپ کو یہ احساس ہونا چاہیے کہ پاکستان ہمارا ملک ہے، ہم نے خون دے کر، ہم نے قربانی دے کر حاصل کیا ہے۔ اب 10 مئی کو یا 22 اپریل کے بعد سے یہ ساری سرگرمیاں تیز کر کے پاکستانی افواج پر، پاکستانی فورسز پر جو انڈیا حملے کرا رہا ہے it means ان کو احساس ہونا چاہیے کہ وہ ان کا ہمدرد نہیں ہے۔ وہ اصل میں ان کو استعمال کر کے پاکستان کو تباہ کرنا چاہتا ہے۔ جناب چیئر پرسن! میں دوبارہ اس ایوان کے توسط سے کہوں گا کہ ہم ان کے والدین، رشتہ داروں کے غم میں ہم برابر کے شریک ہیں۔ کیونکہ یہ اتنا بڑا غم ہے اتنا بڑا واقعہ ہے کہ ہم اس کا درد محسوس تو کر سکتے ہیں لیکن جس طرح ان کے والدین کو پریشانی ہے اور جس طرح ان کے والدین کو درد اور اس کا کرب ہو گا، ہم سب پاکستانی قوم ان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ ہم وعدہ کرتے ہیں کہ ان کا بدلہ لیا جائے گا اور ان کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے گا۔

میڈم چیئر پرسن! ہماری تو ایک فلاسفی ہے کہ اگر ہم باطل کے ساتھ لڑیں، اگر جئیں تو غازی ہیں اور اگر مریں تو شہید ہیں۔ قرآن کیا کہتا ہے جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید ہوتے ہیں انہیں مردہ مت کہو، وہ زندہ ہیں۔ وہ اپنے رب کے ہاں رزق پا رہے ہیں۔ جس قوم کی، جن عوام کی جن لوگوں کی یہ فلاسفی ہو کبھی بھی یہ terrorist ان کو divide نہیں کر سکتے نہ ان کو کمزور نہیں کر سکتے ہیں۔ میں اس ایوان کا بھی شکریہ ادا کروں گا کہ انہوں نے پہلگام واقعے کے بعد بھی اور آج بھی

ایک اتحاد اور یگانگت کا اور ایک strong message دیا ہے کہ terrorism کے خلاف انڈیا کے خلاف پاکستان کے دشمن کے خلاف ہم ایک ہیں اور ایک رہیں گے۔ بہت شکریہ۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ۔ سینیٹر خالدہ اطیب صاحبہ۔

Senator Khalida Ateeb

سینیٹر خالدہ اطیب: شکریہ، میڈم چیئرپرسن صاحبہ۔ آپ نے کافی انتظار کے بعد مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ موضوع اتنا حساس ہے کہ اس پر میرے تمام ہی colleagues بات کرنا چاہتے ہیں اور انہوں نے بہت تفصیل سے بات کی ہے۔ خاص طور پر میں کاکڑ صاحب کی تقریر کا یہاں پر حوالہ دوں گی جنہوں نے تاریخی تناظر میں اپنی بات کی اور انہوں نے اس پس منظر کو بیان کیا کہ جس پس منظر کے through تمام چیزیں ہوتی رہیں اور اب وہ مزید develop ہو رہی ہیں۔ اس سے پہلے Army Public School, Peshawar کا واقعہ ہوا۔ ہم نے شاید اس پر وہ اقدامات نہیں اٹھائے جو ہمیں اس وقت اٹھانے چاہیے تھے۔ اس کے بعد مختلف واقعات ہوتے رہے، پہلگام کا واقعہ ہوا، اس کے بعد 5 اور 6 یا 7 مئی کے درمیانی شب کو جو بھارت نے حملہ کیا اور پاکستان نے اس کا منہ توڑ جواب دیا۔ شاید وہ یہ سمجھ رہے تھے کہ یہ قوم تقسیم ہے۔ یہ politically بھی stable نہیں ہے، یہ لوگ economically بھی stable نہیں ہیں۔ یہ ہمارے حملے کا جواب نہیں دے سکیں گے لیکن شاید وہ نہیں جانتے تھے کہ انہوں نے ایک سوئے ہوئے شیر کو جگایا ہے۔ انہوں نے ایک ایسی قوم کو للکارا ہے جو ایک آواز ہو کر ہر موقع پر اکٹھا ہو جاتے ہیں اور اپنی قوم اپنے ملک کے چپے چپے کی حفاظت کے لیے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

ابھی خضدار کا واقعہ ہوا، وہ انتہائی المناک بھی ہے اور الارمنگ بھی، کیونکہ ہم نے پچھلے معاملات سے سبق حاصل نہیں کیا جو تاریخ میں ہمارے ساتھ چیزیں ہوئیں ان کو ہم نے نظر انداز کیا۔ اس کے ارادے بڑھتے رہے اور اکھنڈ بھارت کا جیسے کہ ابھی تذکرہ ہوا بھارت خواب دیکھ رہا ہے اور خطے پر راج کرنے کے خواب دیکھ رہا ہے ان شاء اللہ یہ خواب کبھی پورا نہیں ہوگا۔ پاکستانی قوم اس کے خواب کی تعبیر کے راستے میں ہمیشہ رکاوٹ بنی رہے گی۔ خضدار میں بچوں کی بس پر حملہ ہوا، دیکھئے بات بڑوں تک ہوتی ہے اور اس کو portrait یہ کیا گیا کہ یہ آرمی کی بس تھی جبکہ وہ آرمی کے ایک اسکول کے بچوں کی بس تھی، جس میں وہ بچے شہید ہوئے۔ میرے خیال میں دو یا تین سویلین

بھی شہید ہوئے ہیں۔ ہمیں ان تمام چیزوں کو بہت ہی گہرائی اور باریک بینی کے ساتھ دیکھنا چاہیے، کیونکہ ہمارے اوپر بار بار حملہ کرنے کی اور بار بار ہمارے اوپر بری نظر ڈالنے کی اس لیے جرات ہو رہی ہے کہ ہم شاید اس طرح کی strategy تیار نہیں کر پا رہے ہیں، جس طرح کی ہمیں کرنی چاہیے تھی۔

قومی سلامتی کے مشیر کے بیان کو بھی ہم نے serious نہیں لیا۔ اس کی اتنی جرأت کہ اس نے پاکستان کے بارے میں، پاکستان کے ایک صوبے کے بارے میں کیونکہ پاکستان ایک ماں کی شکل اختیار کیے ہوئے ہے۔ صوبوں کے ایک ایک چپہ کی حفاظت ہمارا اولین فرض ہے جو ہماری فوج بخوبی انجام دے رہی ہے۔ ہماری فوج خراج تحسین کی مستحق ہے کہ اس نے یہ prove کر دیا کہ آپ یہ نہ سمجھیں کہ ہم اپنی سرحدوں سے غافل ہیں۔ آپ اگر ہمارے اوپر حملہ کریں گے تو ہم اس کا منہ توڑ جواب دیں گے۔ ہم نے جواب دیا اور international level پر بھی پیغام گیا کہ پاکستانی قوم کو للکارنا آسان نہیں ہے۔ ہمیں اس کو صرف تقریروں کی حد تک محدود نہیں رکھنا چاہیے۔ ہمیں policies بنانی چاہیں۔ جیسا کہ ابھی وقار بھائی نے بھی کہا کہ اس سے پہلے جب حملہ ہوا تھا Army public school پر تو ایک National Action Plan بنا تھا، اس پر پورے طور پر عمل نہیں ہوا۔

ہمیں اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم کوئی planning کریں اور اس پر عمل کریں تاکہ قوم اور اس قوم کے بچوں کو اپنے تحفظ کا احساس ہو۔ ہمارے بچوں کی بسوں پر یہ حملے کریں گے ہمارے بچوں کو پڑھائی سے روکیں گے یا نسل کشی کی باتیں کریں گے تو ہم پھر ایک بپھرے ہوئے شیر کی طرح انہیں اس بات کا جواب دیں گے اور ہم دے رہے ہیں۔ میں پھر یہ بات کہوں گی کہ ہمیں اپنے اندر وہ یک جہتی پیدا کرنی پڑے گی۔ جیسا کہ ابھی ہمارے بہت سارے دوستوں نے بھی کہا اور یہاں بیٹھے ہوئے جتنے بھی ہمارے سینیٹرز ہیں کہ ہم من حیث القوم ایک ہیں اور ہمیں ایک پیغام دینا چاہیے۔ بھارت کے پاس ہمارا یہ پیغام جانا چاہیے کہ ہمیں للکارنا آسان نہیں ہے۔ اگر تم یہ سوچ رہے ہو کہ ہم ان کے اسکولوں پر حملہ کریں گے ان کی عورتوں پر ان کے بچوں پر تو ہمارا دشمن بہت بزدل ہے، جو عورتوں اور بچوں کو نشانہ بنا کر ہمارے جزبات سے کھیلنا چاہتا ہے، ہم ایسا ہرگز نہیں ہونے دیں گے۔

آخر میں اپنی بات کا اختتام ایک point پر کرنا چاہتی ہوں کہ یہ جو آپریشن بنیان المرصوص ہو رہا ہے ہمیں اس آپریشن کو اس تمام strategy کو جو ہماری فوج نے تیار کی ہے، میں سلام پیش کرتی ہوں تمام فوجی جرنیلوں کو جنہوں نے ایک بہترین فوج ہونے کا دنیا کو پیغام دیا ہے۔ دنیا میں یہ پیغام پہنچا کہ پاکستانی فوج دنیا کی خطرناک ترین فوج ہے۔ ابھی تو ہم نے اپنا اصل روپ دکھایا نہیں، اگر بھارت نے ہمیں مجبور کیا تو ہماری فوج جب اپنا اصل روپ دکھائے گی تو پھر بھارت کا خواب چکنا چور ہو جائے گا۔ جیسا کہ ابھی بات ہو رہی تھی کہ پانی کے مسئلے کو ہمیں حل کرنا چاہیے۔ دیکھیں جب تک مسائل موجود رہیں گے، جب تک بات بڑھتی رہے گی، جب تک معاملات پھیلتے رہیں گے۔ ہمیں بہت سے جو بنیادی مسائل ہیں انہیں international level پر لے کر آنا چاہیے اور ان مسائل کو حل کرنا چاہیے۔ ابھی امریکہ نے کہا ہے کہ ہمیں کشمیر کا مسئلہ حل کرنا چاہیے تاکہ دونوں ایٹمی قوتیں آپس میں نہ لڑیں۔ کشمیر کا مسئلہ حل ہو، پانی کی تقسیم کا مسئلہ حل ہو تاکہ بہتری کی گنجائش آسکے۔

ابھی ہمارے آرمی چیف کو فیلڈ مارشل کا اعزاز دیا گیا، یقیناً وہ اس اعزاز کے مستحق ہیں اور پوری قوم نے اس بات کو appreciate کیا ہے کہ ان کی خدمات کے اعتراف کے طور پر ان کو جو اعزاز دیا گیا ہے اس سے پوری قوم بہت خوش ہے۔ یہ بھارت کے لیے بھی ایک پیغام ہے کہ اگر انہوں نے یہ سوچا کہ ان کی فوج کمزور ہے اور ہماری باتوں کا جواب نہیں دے پائے گی تو یقیناً ایسا نہیں ہے۔ میں اپنی بات کا اختتام حسب معمول ایک شعر پر کروں گی:

اپنا دستور ہے دشمن کو دعا بھی دینا
اور ظالم ہو تو بھرپور سزا بھی دینا
دوسرے گال پہ تھپڑ نہیں کھاتے ہم لوگ
احتیاطاً یہ ستم گر کو بتا بھی دینا

شکریہ۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ۔ سینیٹر عبدالواسع صاحب کا مائیک بھی تھا اور آپ کے پارلیمانی لیڈر بھی منتظر ہیں، آپ بتائیں کیا میں ان کو موقع دوں یا آپ بات کریں گے؟ جی سینیٹر عبدالواسع صاحب۔ اس کے بعد کامل علی آغا صاحب بات کریں گے۔

Senator Abdul Wasay

سینیٹر عبدالواسع: شکریہ، میڈم چیئرپرسن! نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ اَمَّا بَعْدُ۔ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا۔ صدق اللہ العلی العظیم۔ چیئرپرسن صاحبہ، ابھی جو آپ نے قرارداد pass کی اور آج صبح سے اجلاس جاری ہے۔ آج ایک غمگین اور پریشانی کا دن ہے، ہمارے پھول جیسے بچے کچھ شہید ہو گئے ہیں اور کچھ زخمی ہیں، لگ بھگ 45 افراد زخمی ہیں۔ بچوں کا غم اس لیے شدید ہوتا ہے کہ مرد تو میدان میں لڑنے والے لوگ ہیں، ایک دوسرے کے ساتھ لڑتے ہیں اور ان کی اتنی پریشانی نہیں ہوتی ہے کیونکہ وہ خود بھی لڑ سکتے ہیں لیکن دنیا کے کسی بھی قانون میں، چاہے وہ کفر کا قانون ہو یا اسلام کا قانون ہو، جو بھی قانون ہو اس میں بچوں، عورتوں اور ضعیف پر کوئی ہاتھ نہیں اٹھاتا۔ میں اس بات پر حیران ہوں کہ اب جدید دنیا ہے اور لوگ جدت کی طرف جا رہے ہیں، اس قسم کی جہالت کو دیکھیں کہ وہ بچوں اور عورتوں کو بھی نہیں بخش رہے ہیں اور معاف نہیں کر رہے ہیں۔ بہر حال ہم اس کی مذمت کرتے ہیں اور اس حوالے سے سینیٹ میں بحث ہو رہی ہے، ہم چاہتے ہیں یہ بھی پتا کیا جائے کہ اس کے عوامل کیا ہیں اور اس پر تجاویز پیش کی جائیں کہ اس کی روک تھام اور اس کا مقابلہ کیسے ہو سکتا ہے۔

میڈم چیئرپرسن صاحبہ! جب ہماری افواج پاکستان نے ہندوستان کا 9 اور 10 مئی کی درمیانی رات کو مقابلہ کیا اور پوری دنیا کو سبق سکھایا، ہم تو کہتے ہیں کہ ہندوستان کو سبق سکھایا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ہم نے اسرائیل کو، یورپ کو، امریکہ اور پوری ملت کفر کو سبق سکھایا کہ اگر تم نے تھوڑی سی حرکت کی تو ہم چار گھنٹوں میں سب کچھ ملیامیٹ کر سکتے ہیں، اللہ نے ہمیں اتنی طاقت دی ہے۔ اس موقع پر ہم اپنے اس مرحوم سائنسدان ڈاکٹر عبدالقدیر خان، اللہ انہیں جنت نصیب فرمائے اور ان کی پوری ٹیم جس نے ہمارے ملک کو ایسی ایٹمی قوت بنایا کہ اب پوری دنیا کی قوتیں یہ سوچنے پر مجبور ہیں کہ ہمارے پاس کتنی آگے کی technology ہے اور ہم ان سب پر غالب آ گئے اور ان کے تمام جہاز گرا رہے تھے اور وہ جہاز دینے والے بھی اور استعمال کرنے والے بھی شرمندہ ہیں۔ اس پر ہم سب سے پہلے اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں، پھر اپنی بری اور فضائی افواج کو مبارک باد بھی دیتے ہیں اور شکریہ بھی ادا کرتے ہیں۔

میڈم چیئرپرسن صاحبہ ! جب ہم نے حملہ کیا اور بنیان المرصوص آپریشن میں ہمیں کامیابی حاصل ہوئی تو ظاہر ہے دشمن نے ایک راستہ چھوڑ دیا کیونکہ وہ سمجھ گئے کہ پاکستان کے ساتھ وہ مقابلہ تو نہیں کر سکتے ہیں لیکن ہم ایسی بدبخت قوم ہیں اور ہمارا خیال یہ ہے کہ بس ہم نے فتح حاصل کر لی اور دشمن پسپا ہو گیا ہے لیکن دشمن مختلف طریقوں سے حملہ آور ہوتا ہے، کچھ ایسے ہوتے ہیں کہ آمنے سامنے جنگ ہوتی ہے، کچھ proxy wars ہوتی ہیں جو دنیا میں متعارف ہوئی ہے جو کہ بہت خطرناک جنگ ہوتی ہے کیونکہ دشمن سمجھ گیا ہے کہ technology کے میدان میں تو میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا ہوں لیکن proxy war کو ترجیح دیتے ہوئے اس نے ہم پر حملہ کیا ہے لہٰذا ہم سمجھ گئے کہ ہم فاتح ہو گئے ہیں اور اپنے درمیان لڑائیاں شروع کر دی ہیں۔

میڈم چیئرپرسن صاحبہ ! اس موقع پر میں یہ تجویز بھی دیتا ہوں اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اور ہمیں حکم بھی دیتے ہیں کہ وَ اعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰہِ جَمِیۡعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوۡا آپ اپنے درمیان وحدت اور اتفاق پیدا کریں اور سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح کھڑے رہیں تاکہ آپ کامیابی حاصل کر سکیں۔ لہٰذا ہمیں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے مطابق متحد ہونا چاہیے۔ پوری پاکستانی قوم کو متحد ہونا چاہیے۔ ہمیں اپنے درمیان میں اتحاد پیدا کرنا چاہیے اور اس کے ساتھ ساتھ میری یہ گزارش ہے کہ اتحاد اس وقت ہو سکتا ہے جب اپوزیشن اور حکومت، تمام پاکستانی قوم اپنے آپ کو پاکستانی سمجھیں، اپنے آپ کو ایک قوم سمجھیں، تمام اختلافات کو بھلا دیا جائے تو پھر آپ بطور قوم متحد ہو سکتے ہیں لیکن اگر ہم ایک طرف یک جہتی کی بات کرتے ہیں اور پوری قوم کو متحد کرنے کی بات کرتے ہیں اور دوسری جانب میں اپوزیشن کی تمام جماعتوں کو بھی مبارک باد دیتا ہوں کہ انہوں نے اس موقع پر تمام اختلافات کو چھوڑ کر افواج پاکستان اور اپنے اداروں کے ساتھ کھڑے ہونے کا اعلان کیا۔ حکومت کے ساتھ انہوں نے تمام اختلافات ختم کر دیئے لیکن دوسری طرف میں حکومت کو بھی یہ مشورہ دینا چاہتا ہوں کہ یک جہتی اس طرح ہوتی ہے اور تالی دونوں ہاتھوں سے بجتی ہے، ایک ہاتھ سے تالی نہیں بجتی ہے۔ حکومت اس اتحاد کو قائم رکھنے کے لیے سب سے زیادہ اچھا role ادا کرے لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ حکومت افواج پاکستان اور اپوزیشن کے درمیان غلط فہمیاں پیدا کرنا چاہتی ہے اور یوں دکھانا چاہتی ہے کہ اس موقع پر بھی اپوزیشن افواج پاکستان کی دشمن ہے یا ملک کی غدار ہے، حکومت اس قسم کی باتیں کرتی ہے۔

میڈم چیئرپرسن صاحبہ! میری کچھ تجاویز ہیں، چونکہ یہ حادثہ بلوچستان میں ہوا ہے، اس موقع پر میری یہ تجویز ہے چونکہ یہ جنگ بلوچستان اور خیبر پختونخوا میں ہے لیکن بلوچستان کے اندر روزانہ کی بنیاد پر ہو رہا ہے لیکن یہ اس لیے افسوس ناک ہو گیا ہے کہ چھوٹے بچے، ہمارے پھول جیسے بچے اس لیے ہمارے اوپر یہ غم بھاری ہو گیا ہے ورنہ روزانہ کی بنیاد پر ہمارے بیس، پچیس، چالیس، کوئی ایسا دن نہیں گزرتا یا securityکے لوگ یا عوام یا کوئی دوسرے لوگ، کوئی دس پندرہ بیس پچیس ساٹھ ستر تک شہید نہیں ہوئے ہیں۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: مولانا صاحب میری گزارش ہے کہ wind up کریں۔

سینیٹر عبدالواسع: میں اس موقع پر حکومت سے یہ کہنا چاہتا ہوں، میری تجاویز یہ ہیں کہ حکومت کو چاہیے کہ اس موقع پر کوئی متنازع، اس طرح مسائل کو نہ چھیڑا جائے جو مسائل وحدت کو پارہ پارہ کرنے کے لیے ہیں اور اس وقت وحدت پیدا کرنے کے لیے ان کو بھی محنت کرنا پڑے گی۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ مولانا صاحب۔ آپ کے نو منٹ ہو گئے ہیں۔

سینیٹر عبدالواسع: میری تجاویز سن لیں۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: آخری منٹ۔

سینیٹر عبدالواسع: میری تجویز یہ ہے کہ وحدت کی بجائے اب بلوچستان، بلوچستان کے لوگ دہشت گرد ہیں یا پاکستان کو نا ماننے والے لوگ ہیں۔ یہ پاکستان کو سرے سے ہی نہیں مانتے، یہ الگ دنیا ہے لیکن اس کے علاوہ بلوچستان کے لوگ جن کے ساتھ اس طرح متنازعہ فیصلے ہوتے ہیں جیسے وہاں زمینوں کی allotmentکے حوالے سے، وہاں mines and mineralsکے حوالے سے جو متنازعہ فیصلے ہوتے ہیں تو یہ فیصلے اگر ہو جاتے ہیں تو ظاہر بات ہے کہ ان کا نعرہ بھی یہ ہے کہ ہماری حق تلفی ہوتی ہے اور قوم دیکھ رہی ہے کہ ان کا گھر اور میرا سب کچھ allot ہو رہا ہے غیر بلوچ لوگوں کو لہٰذا یہ مسئلہ متنازع مسئلہ ہے۔ حکومت ان حالات میں ایسے فیصلے نہ کرے جن سے قوم کے درمیان میں انتشار پیدا ہو جائے۔

ان حالات میں وہاں 75 yearsسے A and B area کا ایک نظام چل رہا ہے لیکن حکومت نے بیک جنبش قلم notificationکرکے نا اسمبلی میں لائے اور نا کہیں اور لائے۔ اس نظام کو ختم کرنے کے لیے اس طرح متنازعہ بل mines and mineralsکے حوالے سے

یا زمینوں کی allotment کے حوالے سے جو قبائل کی زمینیں ہیں یا A and B area کے حوالے سے، اس سے وہاں لوگوں کے اندر انتشار پیدا ہوتا ہے۔ لہٰذا میں حکومت سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ یک جہتی پیدا کرنے کے لیے یک جہتی سے فیصلے کرنے چاہییں۔ جب پچھتّر سال گزر گئے تو کیا ضرورت تھی۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: جی شکریہ۔ ٹھیک فرمایا آپ نے۔۔۔

سینیٹر عبدالواسع: پچھتّر سال کے بعد اگر اس طرح کیا جائے گا تو اس وجہ سے میں حکومت سے گزارش کرتا ہوں اس موقع پر میرے قائد نے، میری قیادت نے سب سے پہلے Assembly floor پر اعلان کر دیا تھا۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ مولانا صاحب شکریہ۔ Please wind up.

سینیٹر عبدالواسع: ہم حکومت اور افواج پاکستان سے۔۔۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: آپ کافی دیر سے تجاویز دے رہے ہیں، بہت شکریہ۔ یہ motion کس نے move کرنا ہے؟ محسن عزیز صاحب آپ کا motion ہے۔ One second, just coming.

Senator Mohsin Aziz: It is moved under sub-rule 2 of Rule 14 of Rules of Procedures and Conduct of Business in Senate, 2012, that the Senate may elect Senator Abdul Qadir to preside the sitting of the Senate.

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: اجازت ہے؟ وہ motion move کر رہے ہیں کہ سینیٹر عبدالقادر preside کر لیں۔ آپ سب کی اجازت ہے کیونکہ مجھے کہیں جانا ہے۔

سینیٹر محسن عزیز: میں تو اپنا نام دینا چاہتا تھا۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: اگلی دفعہ میں آپ کا نام خود دوں گی۔ Thank you. So, he is coming. Senator Bilal, افنان صاحب آپ کا نام ان کے بعد ہے۔ وہ بھی بلوچستان سے ہیں۔ وہ مختصر بات کریں گے۔

(مداخلت)

Senator Bilal Ahmed Khan

سینیٹر بلال احمد خان: میڈم پریذائیڈنگ آفیسر! بہت شکریہ۔ سب سے پہلے میں خضدار میں جو واقعہ ہوا اس کی مذمت کرتا ہوں۔ یہ جو واقعہ ہوا ہے یہ بلوچستان میں پہلی مرتبہ نہیں ہو رہا، اس طرح کے واقعات بلوچستان میں تواتر سے ہوتے آ رہے ہیں اور جس طرح سے ہمارے دشمن ہندوستان نے اپنی شکل یا اپنی اصلیت دکھائی ہے۔ اس کے مطابق میرے خیال میں اس طرح کے واقعات آنے والے وقت میں مزید بڑھتے جائیں گے۔ ہم نے اپنے دشمن کو ہر forum پر روکنا ہے، ہم نے اپنے دشمن کو سیاسی سطح پر، سفارتی سطح پر اور اگر ضرورت پڑی تو ان شاء اللہ ہم اپنے دشمن کو میدان جنگ میں بھی روکنے کی کوشش کریں گے اور جو ہم نے ثابت کیا ہے کہ ہم نے اس کو روکا بھی ہے۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر! بچوں پر حملہ کرنا، بچوں کو نشانہ بنانا اس کو آپ دیکھیں تو یہ ایک nexus ہم کہتے ہیں کہ یہ ہندوستان کر رہا ہے اور ہندوستان کا یہ nexus اگر آپ دیکھیں جو ہندوستان نے یہ کرایا ہے، یہ اسرائیل سے متاثر ہو کر کرایا ہے۔ اسرائیل نے بھی دنیا میں یہ ثابت کر دیا ہے کہ اس نے بچوں پر بمباری کر کے ہزاروں کی تعداد میں فلسطین کے معصوم بچوں کو شہید کیا۔ ہندوستان نے بھی آج سے کچھ دن پہلے چھ اور سات تاریخ کو آپ دیکھیں ہندوستان نے جو کچھ کرایا ہے۔ اس نے سب سے پہلے پاکستان کی civilian آبادی پر بمباری کر کے چھوٹے بچوں کو شہید کیا۔ ہمارے ملک کے جو چھوٹے بچے تھے انہیں شہادت جیسے رتبے پر فائض کیا۔

(اس موقع پر جناب پریذائیڈنگ آفیسر سینیٹر عبدالقادر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

سینیٹر بلال احمد خان: Welcome Mr. Presiding Officer Abdul Qadir, آپ کو مبارک ہو۔ میں اپنی تقریر جاری رکھوں؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جاری رکھیں بلال صاحب۔

سینیٹر بلال احمد خان: بہت شکریہ! یہ جو حرکت ہندوستان نے کی ہے میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ یہ حرکت انہوں نے اسرائیل سے متاثر ہو کر کی ہے یا ایسے کہہ لیں کہ اسرائیل اور ہندوستان کا nexus یا ان کا آپس کا گٹھ جوڑ ہے یہ اس کا نتیجہ ہے۔ ہندوستان اسرائیل سے متاثر ہو کر وہی حرکتیں کر رہا ہے جو اسرائیل فلسطین میں بچوں کے ساتھ کر رہا ہے۔ اسرائیل فلسطین میں جو مسلمان بچوں

کے ساتھ کر رہا ہے، ہندوستان نے ثابت کیا ہے کہ وہ اس کا بغل بچہ ہو کر وہی حرکتیں کر رہا ہے اور وہی سوچ لے کر چھ اور سات تاریخ کو پاکستان پر attack کیا تھا۔ اس میں اس نے سب سے پہلے ہمارے معصوم بچوں کو target کیا۔ اس attack کے بعد ہماری افواج نے، ہماری قوم نے، بحیثیت قوم، میں تو اسے پوری قوم کی فتح کہوں گا، پوری قوم کی ہمت کہوں گا کہ انہوں نے جواب دیا۔ اس جواب کے نتیجے میں ہندوستان کو منہ کی کھانی پڑی اور ہندوستان نے اس کے بعد جب اس کو معلوم ہوا کہ مجھے فضاؤں میں، مجھے جغرافیائی سرحدوں پر پاکستان پر برتری حاصل نہیں ہو رہی تو ہندوستان نے اپنا پرانا راستہ واپس اختیار کیا جو وہ ان دنوں سے پہلے وہ کرتا آ رہا ہے۔

آج سے چند دن پہلے جو واقعات ہو رہے تھے آٹھ اور نو تاریخ کے بعد بلوچستان کو اگر آپ دیکھیں تو بہت تواتر سے اور شدت سے ان واقعات میں اضافہ ہوا ہے۔ یہ سب کچھ ہندوستان اپنے ان لوگوں سے کرا رہا ہے جن لوگوں کو وہ support کر رہا ہے، ہندوستان ان کو کیوں support کر رہا ہے، ہندوستان ان کو کون سے سبز باغ دکھا رہا ہے، مجھے سمجھ نہیں آ رہی۔ اگر ہم یہ بات کریں کہ ہندوستان والے جو کچھ کر رہے ہیں اور اس مقصد میں وہ کامیاب ہو جائیں گے یا کامیاب ہو رہے ہیں تو یہ ان کی بھول ہوگی۔ یہ ان کے لیے ایک alarming situation ہوگی جس طرح ہم نے آٹھ اور نو تاریخ کو ان کو جواب دیا تھا، اس دہشت گردی کے حوالے سے بھی ان شاء اللہ ہم ان کو جواب دیں گے لیکن اس سے پہلے میرے چیئرمین بلاول بھٹو زرداری صاحب کی قیادت میں جو delegation دنیا کو اپنا مؤقف پیش کرنے کے لیے جا رہا ہے۔ مجھے امید ہے کہ وہ وفد جب جائے گا اور دنیا کو ہندوستان کا چہرہ دکھائے گا تو مجھے قوی امید ہے کہ اس وقت مثبت نتائج دنیا ہمارے سامنے رکھے گی۔ میں زیادہ وقت نہیں لوں گا اور آخر میں یہ کہوں گا کہ انڈیا نے جو بھی کوشش کی یا آنے والے وقت کے لیے اس نے جو بھی plan کیا ہے، میں انڈیا کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ ہم انڈیا کے مقابلے میں بحیثیت قوم، بحیثیت ملک کھڑے ہیں اور ہم کھڑے رہیں گے۔ جناب چیئرمین! میرے باقی دوست بھی بات کرنا چاہتے ہیں، اس لیے میں اپنا باقی وقت انہیں دیتا ہوں۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سب کو موقع ملے گا، آپ لوگ patience سے بیٹھیں۔ افنان صاحب! کامل علی آغا صاحب کی turn ہے، اگر وہ اجازت دیں گے تو آپ بات کر لیں۔ جی افنان صاحب! پانچ منٹ لے لیں؟ جی ٹھیک ہے۔ افنان اللہ صاحب۔

Senator Dr. Afnan Ullah Khan

سینیٹر ڈاکٹر افنان اللہ خان: اَعُوذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیم۔ بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔ میں آپ کا اور سینیٹر کامل علی آغا صاحب کا شکر گزار ہوں۔ جناب والا! خضدار میں پیش آنے والے واقعے میں چھ قیمتی جانیں گئیں جن میں تین چھوٹی بچیاں شامل ہیں، یہ بالکل پھول جیسی چھوٹی بچیاں جن کے bags وہاں پڑے ہوئے تھے اور جن کی تصاویر پوری قوم نے دیکھی ہوں گی۔ آپ سوچیں کہ کس طرح کا mindset ہے جو اتنے چھوٹے چھوٹے بچوں کو target کرتا ہے، یہ کس طرح کا mindset ہے جو چھوٹے بچوں کی van کو target کرتا ہے۔ آپ کون سی جنگ لڑ رہے ہیں جس میں آپ بچوں کو بموں سے اڑانا چاہتے ہیں؟ ان بے چارے چھوٹے بچوں کے خواب ہوں گے، وہ بے چاری بچیاں سکول جا رہی تھیں اور آپ نے ان بے چاریوں کے خواب چکنا چور کر دیے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ معاملہ ہندوستان کی طرف سے کیا گیا ہے۔ میں Indian media کو follow کرتا ہوں اور کچھ چیزیں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں تاکہ آپ کو معلوم ہو سکے کہ اُدھر کیا معاملہ ہے۔ میں نے ابھی ان کے mainstream TV channel پر ایک programme دیکھا جس میں بیٹھے ہوئے ایک موصوف فرما رہے تھے کہ اگر آپ نے پاکستان کو ہرانا ہے تو وہاں ہمیں دہشت گردی کرنی پڑے گی اور دہشت گردی کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آپ ایک میجر کے لیے بیس لاکھ روپے کی رقم رکھ دیں، ایک کرنل صاحب کے لیے تیس لاکھ روپے کی رقم رکھ دیں، اسی طرح ایک جنرل صاحب کے لیے ایک کروڑ یا ڈیڑھ کروڑ روپے رکھ دیں، ہم اس طرح پیسے بانٹتے جائیں کیونکہ ہماری تو بہت بڑی economy ہے، ہمارے پاس بہت پیسا ہے، اس طرح وہاں قتل و غارت گری پھیلے گی۔ یہ بات ان کے mainstream major TV channel پر ہو رہی تھی۔ وہاں پر حکومت کے بارے میں بھی سب جانتے ہیں، RSS کا mindset یہ ہے کہ اکھنڈ بھارت ہونا چاہیے اور جو ان کی بات نہ مانے اس کو وہ تباہ و برباد کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے ایک لیڈر نے ابھی تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ان کے مطابق مسلمانوں کو ختم کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ نعوذ باللہ مکہ مکرمہ پر حملہ کرکے اس پر قبضہ کر لیں، اس طرح وہ جڑ پر حملہ کرنا چاہتے ہیں۔ اس طرح کے mindset والے لوگ جنہیں religious معاملات کی sanctity کا کوئی خیال نہیں ہے، بچوں کی sanctity کا کوئی خیال نہیں ہے۔ وہ openly یہ بات کہہ رہے ہیں کہ ہم تو یہ new

norm بنائیں گے، ہم پاکستان پر حملے کرتے رہیں گے اور اگر پاکستان اس پر کوئی جوابی کارروائی کرے گا تو ہم ان پر جنگ مسلط کر دیں گے۔

جناب والا! ابھی آپ نے آپریشن بنیان المرصوص میں دیکھ لیا کہ کیا زبردست جوابی کارروائی کی گئی کہ انہیں پتا چل گیا۔ یہ چونکہ ہمیں strategic جنگ میں نہیں ہرا سکتے، یہ ہمیں conventional war میں نہیں ہرا سکتے تو اب یہ چھپ چھپ کر proxy war کر رہے ہیں، یہ بچوں پر وار کر رہے ہیں اور معصوم بچوں کو قتل کرکے پاکستان میں انتشار پھیلانا چاہتے ہیں۔ جناب والا! ظاہر ہے کہ ہمیں اس کا مقابلہ کرنا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ انڈیا کی economy بہت بڑی ہے۔ ہمیں ہمیشہ یہی بتایا گیا تھا کہ بڑی economy important ہوتی ہے، economy ایسی ہو تو یہ ہو جائے گا، economy ایسی ہو تو وہ ہو جائے گا لیکن آپ کے سامنے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کیسے فتح یاب کیا کہ ہماری economy چھوٹی تھی اور ہمارے وسائل بھی کم تھے لیکن ہم پھر بھی فتح یاب ہوئے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ بے شک economy ضرور important ہے، میں اس کی importance کو کم نہیں کرنا چاہتا لیکن اس سے زیادہ important morality ہے، اگر آپ کے معاشرے سے morality ختم ہو جائے گی، آپ کے معاشرے میں صحیح اور غلط کی تمیز ختم ہو جائے گی تو اس معاشرے کا حال ہندوستان کے معاشرے والا ہوگا کہ سارے پیسے کے پیچھے بھاگ رہے ہیں اور صحیح و غلط نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔

جناب والا! نواز شریف صاحب کے دور حکومت میں 2013 میں national action plan بنا جس کے تحت بلوچستان میں وفاقی پارٹیوں کو support کیا گیا جس کی وجہ سے وہاں پر بہت حد تک امن ہو گیا، جیسے ابھی ڈپٹی وزیراعظم صاحب نے بھی بتایا تھا لیکن بدقسمتی سے اس national action plan کے فوائد کو 2018-2022 کے درمیان reverse کیا گیا، اس کی وجہ سے دہشت گردی کی لہر پھر واپس آئی۔ ہمارے پاس national action plan کی صورت میں solution موجود ہے۔ ہمیں اس پر عملدرآمد کرنا پڑے گا اور اس پر عملدرآمد کرنا بہت ضروری ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ جب تک security کا مسئلہ حل نہیں ہوگا تب تک economic development نہیں ہو سکتی۔ ہمیں بلوچستان اور باقی پاکستان کے تمام علاقوں میں یہ ensure کرنا پڑے گا کہ security ہو۔ اسرائیل اور ہندوستان کے nexus

کو ہمیں سمجھنا چاہیے اور اس nexus کی وجہ سے پاکستان میں انتشار پھیلایا جارہا ہے۔ آپ دیکھیں کہ جو drones آئے وہ Israeli drones تھے، وہاں ڈیڑھ سو کے قریب Israeli advisers آئے، انہوں نے آکر Indian Army کو advise کیا کہ آپ نے کیسے پاکستان پر حملہ کرنا ہے۔ ہمیں تمام geo-strategic معاملات کو سامنے رکھنا چاہیے اور اس کے حساب سے ہمیں اپنی planning کرنی چاہیے۔

جناب والا! آپ tit-for-tat کی policy رکھیں، ہندوستان کو یہی زبان سمجھ آتی ہے، انہیں پیار کی زبان سمجھ نہیں آتی۔ جب آپ انہیں ان کی زبان میں جواب دیں گے تو وہ صحیح رہیں گے۔ میں اس بات پر بھی emphasize کروں گا کہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے ہمارے پاس بہت اچھی drone technology ہے، ہمیں بلوچستان کے علاقے پر armed drones کو use کرنا چاہیے تاکہ ہم اُس علاقے کو دیکھ سکیں اور ہمیں ہندوستان کو منہ توڑ جواب دینا پڑے گا، تبھی یہ مسئلہ حل ہوگا۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ۔ پچھلے پانچ منٹ سے عمر صاحب کھڑے ہیں۔ کامل علی آغا صاحب! آپ بات کریں گے یا عمر صاحب کو وقت دیں گے؟ جی ٹھیک ہے عمر صاحب کوئٹہ سے ہیں، ان کا concern آج کے دن زیادہ relevant بنتا ہے۔ عمر صاحب ذرا briefly بات کریں۔

Senator Umer Farooq

سینیٹر عمر فاروق: شکریہ، جناب والا! کامل علی آغا صاحب ہمارے استاد ہیں اور ہم یہی چاہتے ہیں کہ ہمارے استاد بیٹھ کر ہماری بات سنیں اور جہاں ہماری غلطیاں ہوں، وہ انہیں ٹھیک کر سکیں۔ میں سب سے پہلے اس طرح کے واقعات کی مذمت کرتا ہوں، ہم ہر platform پر مذمت کرتے ہیں اور آج بھی کرتے ہیں کہ جس طرح ہماری بچیوں کے ساتھ یہ ہوا۔ جناب والا! مجھے یہ سمجھ نہیں آرہی ہے کہ واقعہ خضدار میں ہوا اور ہم ہندوستان کو یہاں discuss کر رہے ہیں، ہم اپنے اداروں کو کیوں نہ discuss کریں کہ ہمارے ادارے کیا کر رہے ہیں؟ بلوچستان میں جو forces ہیں جنہیں ہم نے اتنے اختیارات دیے ہیں جو میری بھی تلاشی لے سکتے ہیں، میرے گھر میں بھی بغیر پوچھے گھس سکتے ہیں، ہم ان سے کیوں نہیں پوچھتے کہ وہ وہاں کیا کر رہے ہیں؟ میرے خیال میں

ہندوستان سے نہ کوئی بم آتا ہےاور نہ کوئی آدمی آتا ہے، بندے تو ہمارے وہیں کے ہیں۔ جس طرح ابھی پاکستان اور ہندوستان کی جنگ کا واقعہ ہوا، جس کی ہم نے مذمت بھی کی ہے لیکن کسی نے یہ نہیں پوچھا کہ GHQ سے پانچ کلومیٹر دور Chaklala Air Baseتک یہ droneکیسے پہنچا، یہ دھماکا کیسے ہوا؟ اگر ہماری حدود میں یہ یہاں تک آ سکتا ہے تو اس کے لیے تو جناب چیئرمین! مجھے تو افسوس ہے کہ کم از کم اتنی بڑی لڑائی لڑنے کے لیے Joint Session ہونا چاہیے۔ Joint Session کی اجازت سے پھر ہمارے ملک کو لڑنا چاہیے۔ جب یہاں تک آپ کے حالات پہنچ جائیں اور چکلالہ ائر بیس پر بم گر سکتے ہیں۔ جناب چیئرمین! ہمیں تو کم از کم ان چیزوں کو دیکھنا چاہیے۔ یہ بڑی serious چیزیں ہیں۔ ہمارے ممبران یہاں آ کر ان چیزوں پر بات کرتے نہیں ہیں کیونکہ پھر کچھ لوگ ناراض ہوتے ہیں۔ ہمیں کچھ لوگوں کی ناراضگی نہیں چاہیے۔ خدا کرے، جس طرح ناراض ہوتے ہیں ناراض ہو جائیں۔ ہمیں اپنا ملک پیارا ہے۔ ہمیں اپنا جمہوری نظام پیارا ہے۔ جناب چیئرمین! اس ہاؤس میں جو فیصلے ہوتے ہیں وہ صحیح ہوتے ہیں۔

جناب چیئرمین! اب جس طرح یہ خضدار کا واقعہ ہوا ہے۔اس طرح بہت سارے واقعات ہوئے ہیں۔آپ بلوچستان میں کسی کو بولنے نہیں دے رہے ہیں۔ وہاں پر اگر کوئی بھی بندہ اپنی بات کرنے کے لیے آئے گا تو آپ اس کو جیل میں بند کرتے ہیں۔ ہمارے بہت سارے لوگ اس وقت جیل میں ہیں۔ ہماری بہت ساری بیٹیاں آج بھی جیل میں ہے۔ ماہ رنگ بلوچ وغیرہ MPOکے تحت جیل میں ہیں۔ ہماری فوج ابھی تک نو مئی سے نہیں نکلی۔ نہ وہ عمران خان سے نکل رہے ہیں۔ بس چھوڑ دو بھائی اس کو آپ نے جیل میں ڈال دیا۔ اس کو سزا دے دی ہے۔ آپ عدالت کو چھوڑ دیں۔آپ کیوں پیچھے پڑے ہیں۔اڈیالہ جیل کو coverآپ نے کیا۔----

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ایمل ولی چلے گئے ہیں اس لیے آپ یہ باتیں کر رہے ہیں۔

سینیٹر عمر فاروق: نہیں جناب! میں وہ بات کر رہا ہوں اور اس ملک کے جمہوری نظام کے لیے کر رہا ہوں۔ مجھے نہ عمران خان سے کوئی concern ہے اور نہ مجھے نواز شریف سے ہے۔ میں نے دس مرتبہ اس ہاؤس میں بولا ہے کہ اگر ہمارے ایسے لیڈر جیسے نواز شریف والوں کو، یا زرداری صاحب یا بلاول والے یہ نہیں سوچیں گے یا عمران خان نہیں سوچیں گے تو اس ملک کا کچھ نہیں ہوگا۔ انہوں نے چوٹیں کھائی ہیں۔ دو مرتبہ ان کی حکومتیں گرائی گئی ہیں۔ بے نظیر کو قتل کیا گیا ہے۔

جمہوری نظام کو تین تین سال میں کس نے خراب کیا۔ عمران خان بے چارے کو پہلی بار دی اس کو یہ نہیں پتا تھا کہ ان لوگوں کی دوستی اور دشمنی میں کیا ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین! میں بلوچستان کے حوالے سے بولنا چاہتا ہوں کہ یہ صرف خضدار کا واقعہ نہیں۔ ہمارے سارے mines and minerals آپ پورے area میں جائیں چاہے Baloch Belt ہو یا Pashtun Belt ہو، وہ بند ہیں اور وہاں پر کام نہیں ہو رہا ہے۔ وہاں پر اس لئے کام نہیں ہو رہا ہے کہ جناب چیئرمین! پانچ سو سے چھ سو روپے per ton FC والے مانگ رہے ہیں۔ پانچ سو سے چھ سو per ton BLA والے مانگ رہے ہیں۔ اگر آپ BLA کو دیں گے تو FC آپ کو نہیں چھوڑتی اور اگر آپ FC کو دیں گے تو BLA نہیں چھوڑتی۔ اب مجھے یہ پتا نہیں کہ پہلے تو ہمارا یہ نظام چل رہا تھا۔ یہی لوگ تھے۔ FC نہیں تھی۔ FC نہیں تھی تو یہ نظام چل رہا تھا۔ جب سے ہمارے اس صوبے میں FC آئی ہے۔ ہمارے ڈرائیور، ہمارے ٹرک، ہمارا کاروبار، ہمارے گاؤں کا جو رواج اور طریقہ کار ہے وہ سارا تباہ ہو گیا ہے۔ میں نے آپ کو کہا نا کہ یہ اب کہاں سے آیا۔ ان بچیوں کی بس میں یہ بم کیسے آیا۔ یا بندہ کیسے آیا اگر یہ کہتے ہیں کہ یہ خودکش ہے۔ میں تو اپنے اداروں سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس پر کم سے کم آپ ایک ruling دیں۔ یہ ہمارے I.G FC اور دو DIGs FC ہیں میرے خیال میں North and South دونوں کو بلائیں۔ ان سے صرف ہم یہ پوچھنا چاہیں گے کہ بھئی آپ کو جو ایک سال کے لیے اختیار دیا گیا ہے تو آپ کیا کر رہے ہیں؟ یا تو وہ اپنے areas ہمیں define کریں کہ میں وہاں پر لڑنے میں بڑا مصروف ہوں۔ یا تو ہمیں یہ بتائیں کہ یہ ہوتا کیسے ہے، یہ بارود کہاں سے آ رہا ہے؟ جناب چیئرمین! بارڈر سے سارا سامان آتا ہے۔ سب کچھ آتا ہے۔ پیسے یہ لوگ لیتے ہیں لیکن جب وہ لوگوں کے گوداموں تک پہنچتا ہے یا شہر میں کسی سٹور میں وہ رکھتے ہیں یہ آ کر وہاں پر چھاپہ مارتے ہیں۔ بھائی آپ نے اس چیز کے پیسے لیے ہیں۔ آپ شہر میں کیوں چھاپہ مار رہے ہو؟ بلوچستان سے سندھ ساری چیزیں supply ہو رہی ہیں لیکن یہ سندھ میں جا کر لوگوں کی جگہوں پر چھاپہ مار کر لوگوں کو نقصان دینے کی کوشش کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین! ہمارا سب سے زیادہ مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے لوگوں کو اب اعتبار نہیں رہا۔ ہمارے اداروں کا جو role بلوچستان میں چل رہا ہے وہ اس چیز کے لیے۔۔۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: نواب زادہ صاحب! بس کریں۔ تھوڑی سی وضاحت کر دیں۔

سینیٹر عمر فاروق: وہ اس چیز کے لیے چل رہا ہے کہ جناب بغیر پیسے کے، میں آپ کو صرف گنواؤں کہ مہینے کے کروڑوں روپے صرف leases سے آتے ہیں، صرف یہ کوئلے سے آتے ہیں۔ ان کانوں سے آتے ہیں۔ تو ان چیزوں کے لیے اگر آپ ذمہ دار لوگوں کو نہیں بلاتے، آپ ان کے ساتھ بات نہیں کراتے تو کون ان سے پوچھے گا۔

Mr. Presiding Officer: Point well taken.

آپ خود Petroleum کے چیئرمین ہیں۔آپ Interior کے بھی ممبر ہیں۔ تو آپ کافی ساری چیزیں وہاں پر بھی کر سکتے ہیں۔ تشریف رکھیں۔

سینیٹر عمر فاروق: بلوچستان میں petroleum کے جتنے کنوئیں ہیں وہ سارے بند کئے گئے ہیں۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی، سینیٹر کامل علی آغا صاحب۔

Senator Kamil Ali Agha

سینیٹر کامل علی آغا: شکریہ۔ جناب چیئرمین! اگلا جو امیدوار ہے وہ میرا تعلق والا ہے۔ اس نے بھی مجھے کہہ دیا ہے۔ جناب چیئرمین! میں کئی دنوں سے۔۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: کامل آغا صاحب! یہ آپ کا اپنا بندہ ہے۔ خلیل طاہر آپ کو disturb کر رہا ہے۔

سینیٹر کامل علی آغا: کئی دنوں سے یہ سوچ رہا تھا کہ انڈیا نے جو یہ حرکت کی ہے اس کے پیچھے کیا محرکات ہیں کہ وہ یہ بات سمجھتے ہوئے کہ سامنے والا بھی ایٹمی قوت ہے اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بھارت پاکستان سے دس گناہ زیادہ دفاعی بجٹ کئی سالوں سے استعمال کر رہا ہے۔ پچھلے سال بھی میرے خیال میں 88 billion dollar اس نے دفاعی بجٹ کے اوپر خرچ کیے ہیں۔ محترم! اگر آپ کے کام ختم ہو گئے تو میں بات کروں گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: کام ختم ہو گئے۔آپ ہی کے کام کر رہے ہیں۔جی، سینیٹر کامل علی آغا صاحب۔

سینیٹر کامل علی آغا: تو میں یہ سوچ رہا تھا کہ یہ بھارت نے سب کچھ، یہ جو ایک خوف ناک جنگ شروع کرنے کا ارادہ کیا تو کیسے کیا؟ مجھے جو سمجھ آیا وہ یہ کہ دہشت گرد مودی جو ہے یہ تو آپ کو

اور ساری دنیا کو پتا ہے کہ یہ بھارتی گجرات کا butcher ہے اور جیسا اس نے وہاں پر سانحہ کیا تھا اس کی مثال بھی دنیا میں نہیں ملتی ہے اور اس کی وجہ سے امریکہ نے اس کی entry پر بھی پابندی لگوائی ہوئی تھی۔ تو اس وقت یہ کیا واقعہ ہوا۔ یہ میری سمجھ میں آئی کہ یہ جو پاکستانی سیکورٹی فورسز نے دہشت گردی کے خلاف کارروائیاں شروع کیں۔ آپ نے دیکھا کہ یہ timing آپ ذرا نوٹ فرمائیں کہ جب یہ پہلگام والا واقعہ کرتا ہے اس سے پہلے پاکستانی سیکورٹی فورسز نے تین دن کے اندر 75 دہشت گردوں کو جہنم واصل کیا۔ وہ جو speed پاکستانی سیکورٹی فورسز کی دہشت گردی کے خلاف اس نے دیکھی تو اس نے پاکستانی سیکورٹی فورسز کی توجہ ہٹانے کے لیے پہلگام کا واقعہ کیا۔ بالکل concocted تھا۔ خود بنایا اور اس سے پہلے ابھی کوئی دوست بتا رہے تھے کہ وہ اسرائیلی وہاں پر موجود تھے جب یہ جہاز گرا ہے۔ یہ سارا جب پاکستان پر حملہ کیا ہے۔ نہیں، ایسی بات نہیں، پہلگام سے پہلے اسرائیلی وہاں پر موجود تھے۔ یہ ریکارڈ ثابت کر رہا ہے کہ پہلگام کا جو واقعہ ہوا اس سے پہلے اسرائیلی لوگ وہاں پر موجود تھے۔ وہ جو پہلگام والا واقعہ تھا اس کو create کرنے میں وہ شامل تھے۔ یہ صرف اس وجہ سے کیا کہ پاکستانی سیکورٹی فورسز کی جو دہشت گردی کی طرف توجہ تواتر کے ساتھ دنوں کے اندر تیزی کے ساتھ آگے بڑھی تو اس نے توجہ ہٹانے کے لئے پاکستانی سیکورٹی فورسز کے خلاف وہ واقعہ کیا۔ اب بات یہ ہے کہ جب APS کا واقعہ ہوا تھا، اس وقت بھی یہ شواہد سامنے آ چکے تھے کہ اس سانحہ کے اندر بھی بھارت ملوث ہے اور دہشت گردوں کی پشت پناہی کر رہا ہے اور ان کے کہنے کے اوپر وہ کارروائی کی گئی۔

جناب عالی! گزارش یہ ہے کہ اب دوبارہ اس نے یہ جو خضدار والا سانحہ ہے، اس کے اندر بھی اس نے، اصل میں اس کی heat زیادہ ہوتی ہے، بچوں کی شہادتیں جہاں پہ آ جاتی ہیں، خواتین کی شہادتیں آ جاتی ہیں، اس کی heat زیادہ ہوتی ہے، اس کی چبھن زیادہ ہے اور ان کو پتا ہے کہ اس قسم کا واقعہ کریں گے تو ان کی توجہ دوسری طرف ہوگی۔ میں یہ کہتا ہوں کہ یہ اس کو ہمیں ignore نہیں کرنا چاہیے اور اس کو قطعی طور پر اس طرح لینا چاہیے کہ ہمیں تیاری پوری رکھنی چاہیے کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ خضدار کا سانحہ کرنے کے بعد بھارت کوئی اور بڑا واقعہ کرنے کی کوشش کرے گا اور ہو سکتا ہے کہ وہ پاکستان کے اوپر دوبارہ حملے کی جسارت کرے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ کامل علی آغا۔

سینیٹر کامل علی آغا: میں تو جناب ابھی کم از کم پندرہ منٹ بولوں گا۔ میں پارلیمانی لیڈر ہوں۔آپ کمال کرتے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اگر تھوڑا سا بریف کریں گے۔

سینیٹر کامل علی آغا: کوئی بات نہیں جی۔ میں نے اتنا صبر کیا ہے یا نہیں؟ پلیز مجھے interrupt نہ کریں۔ یہ جو سارے واقعات ہیں، یہ جو Indus Waters Treaty کو suspend کرنا، یہ ساری حرکتیں جو بھارت کر رہا ہے، ان کے پیچھے اس کے ارادے کوئی اچھے نہیں ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ Indus Waters Treaty کا جو معاہدہ ہے، آپ نے دیکھا ہے کہ World Bank کے اس کمیشن کے جو چیئرمین ہیں، انہوں نے بڑے واضح الفاظ میں کہہ دیا کہ یہ suspend نہیں ہو سکتا۔ دونوں ممالک میں سے کوئی ملک بھی اس کو یک طرفہ طور پر hold in abeyance نہیں کر سکتا۔ یہ جاری رہے گا اور جاری رہنا چاہیے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ساری حرکتیں جو ہو رہی ہیں، ان پر ہمیں تھوڑی توجہ دینی چاہیے۔ ایک تو سب سے بڑی بات ہے، میں مبارک باد دیتا ہوں پوری قوم کو کہ سب نے انتہائی یک جان ہو کر اپنی افواج کا ساتھ دیا اور یہ جو unity تھی اس کی وجہ سے میں سمجھتا ہوں کہ اتنی بڑی فتح سامنے آئی۔ بھارت کو علم ہے اور یہ بات اس کو پتا ہے کہ وہ پاکستان کا مقابلہ نہیں کر سکتا لیکن وہ حرکت جاری رکھے گا۔ وہ اس قسم کی حرکتوں سے باز نہیں آئے گا۔ ہمیشہ سے اس کا وتیرہ ہے۔آپ شروع سے دیکھ لیں۔اس کا حل وہی ہے کہ ہمیں نیشنل ایکشن پلان پر، جو کہ ایک ایسا document ہے پاکستان کے پاس جس کے اوپر پوری قوم نے متحد ہو کر فیصلہ کیا، وہ پلان بنایا، اب اس پلان کے اوپر سو فیصد عمل ہونا چاہیے۔ جب تک وہ عمل نہیں ہوگا ہمارے معاملات ہر صورت میں توجہ طلب ہی رہیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایک پلان بنا ہوا ہے، پوری قوم نے مل کے بنایا تو اس کے اوپر عمل درآمد کو یقینی بنانا چاہیے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اسحاق ڈار صاحب جو کل چین سے آئے ہیں، انہوں نے وہاں پر افغانستان کے ساتھ تعلقات بحال کرنے کے حوالے سے ایک بڑی کامیابی حاصل کی ہے، ۔ اس کے لیے میں ان کو مبارک باد دیتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ درست فیصلہ ہے۔ افغانستان کے ساتھ ہمیں اپنے معاملات کو فی الفور درست کرنا چاہیے اور اعتماد میں لے کر وہ فیصلے کرنے چاہییں جو پاکستان کی قومی سلامتی اور دفاع کے لئے ضروری ہیں۔ افغانستان ہمارا برادر ملک ہے، اس کے ساتھ

ہمارے جو معاملات غلط فہمی کا شکار ہو گئے ہیں، ان کو ٹھیک ہونا چاہیے۔ ان کو اعتماد میں لینا چاہیے۔ وہ لوگ جو وہاں پر بیٹھ کر پاکستان کے اندر دہشت گردی کرتے ہیں اور بھارت ان کو استعمال کرتا ہے، اس میں پاکستان کو یہ یقین ہو جانا چاہیے اور آنا چاہیے اور یہ معاملہ ختم ہونا چاہیے۔ میں حکومت کے اس فیصلے کو بھی appreciate کرتا ہوں کہ ایک کامیابی ہوئی۔ ہم نے ایک بڑے ملک سے جنگ جیتی اور ہماری تینوں مسلح افواج، فضائیہ، بری فوج اور نیوی بھی مبارک باد کی مستحق ہیں۔ حکومت کا یہ فیصلہ کہ حافظ صاحب کو فیلڈ مارشل کا عہدہ انعام کے طور پر دیا گیا ہے، میں ان کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: کامل علی آغا صاحب! بہت شکریہ۔ طارق فضل چوہدری صاحب! ایک منٹ، آپ سے پہلے ثمینہ ممتاز زہری تھوڑا سا briefly بولیں گی لیکن اس commitment کے ساتھ کہ اس کے بعد بیٹھنا بھی ہے، بول کر جانا نہیں ہے۔ ثمینہ صاحب! آپ جلدی اظہار خیال کریں، اس کے بعد طارق فضل چوہدری صاحب کے دو business کے agenda items ہیں، وہ لے لیتے ہیں۔ پھر اس کے بعد باقی اراکین کو موقع دیں گے۔

Senator Samina Mumtaz Zehri

Senator Samina Mumtaz Zehri: Mr. Chairman, I will make it as short as possible. Sir, we have all spoken on this issue that happened unfortunately at Khuzdar. Sir, this school bus, an Army Public School vehicle, which was filled with innocent children, was targeted by suicide bombers. Sir, all of these were young, fragile and little children who were full of dreams. This was not an attack on a vehicle, sir. This was an attack on Pakistan's future. The school bus bore the name of Army Public School, a cruel echo of the 2014 APS Peshawar Massacre.

Sir, however, this is no longer about making a policy. This is about survival. Behind every blast, behind every child's coffin, is the hand of Balochistan Liberation

Army, BLA, a group that has hijacked trains, bombed schools and occupied cities in the name of fake freedom.

Sir, our Balochistan has been a big target of, unfortunately, ideological terrorism. They have occupied the minds, the BLA has occupied the minds of our young brothers and sisters, and they have trained them against our own people. Sir, let the world hear it loud and clear, they are not freedom fighters. They are the hired killers and who hires them? Obviously India.

Sir, this so-called world's largest democracy is the financial godfather of this terror. BLA commanders who are treated in the Indian hospitals, Indian Consulates in Afghanistan used as terror factories, weapons, monies, logistics, are all supplied by India. Sir, even now, the separatist leaders publicly thank India for their support. Do we still need more proof of this?

From the Jaffer Express hijacking to Quetta Railway bombing, from Gwadar Port authority attacks to Operation Herof 2.0, the pattern is undeniable. Every time, it is the people of Pakistan who suffer, our children, our teachers, our jawans and our civilians but let me be clear. The greatest threat is not just across the border, it is within our house. It is within our country. It is within Balochistan.

Balochistan's tragedy is just not foreign interference; it is a failure of local governance and I repeat local governance, the weakness of internal intelligence and the presence of traitors in our midst. These groups hide in plain sight, they organise rallies, they poison minds in social media, they operate under NGO covers, and they walk among us as if they were

untouchable. It cannot be tolerated anymore. Sir! Today, I say that it's time to clean the house. If we cannot defend our children going to school, what right do we have to sit in these chairs and call ourselves their representatives? Today, my message is not to blame anybody else. It's for our honourable armed forces, the guardians of the soil; you have given your lives, limb and peace of mind for us. You have faced the enemies on the border and repelled them successfully with honour, but today we need to acknowledge that the enemy is no longer at the gates but is inside the house. We are facing something even harder as the enemy is hidden among us: the traitors in our streets, the killers in our schools, and the snakes we once called our own. Neutrality is no longer an option. When our children are blown up in buses, when our martyrs are defamed, and when our land is bleeding, silence becomes betrayal. This is not the time for surgical strikes nor a time for total purge. Strike fear in the hearts of those who plant bombs in the school bus seats. Shatter the safe heavens of those who receive foreign funding to kill fellow Pakistanis. Seal every tunnel, freeze every account, raid every safe house even if it wears the mask of politics or activism.

Sir! Balochistan is not a battle ground any more. It is a test for our sovereignty. Pass it and the future belongs to us; fail it and we can risk losing everything. To every soldier listening, the people stand with you, the Senate stands with you, and history stands with you, so march forward with conviction. Don't just defend Pakistan. Cleanse it, restore it and own it. Make no distinction between the one who fires the bullet and the

one who funds it and remember mercy to traitor is cruelty to our nation. Only you, the armed forces can wipe them out. Every facilitator, every handler, every sleeper cell, and every collaborator, just wipe them clean. Sir! In the end to the people of Balochistan, we hear you, we stand with you, and we promise you that this cancer will be cut out In Shaa Allah. To fight the foreign powers funding this terror, you have miscalculated and thought Pakistan will break. We are not afraid, we are not divided nor are we finished. From Gawadar to Gilgit, from Karachi to Kashmir, this is one Pakistan, one flag, one resolve, and those who murder our children whether from India or within our own house, we will and we should crush them. Let us honor our Shaheed. Let us pray for our injured. Let us all stand tall and say no more, never again on our watch. *Pakistan Zindabad. Pakistan Army Pahindabad*.

Mr. Presiding Officer: Thank you. We now move on to Order. No. 3. It stands in the name of Senator Muhammad Aurangzeb, Minister for Finance and Revenue. On his behalf, Mr. Tariq Fazal Chaudary, Minister for Parliamentary Affairs.

Laying of [The Income Tax (Second Amendment) Bill, 2025]

Mr. Tariq Fazal Chaudary (Minister for Parliamentary Affairs): Thank you, Mr. Chairman! I, on behalf of Senator Muhammad Aurangzeb, Minister for Finance and Revenue, lay before the Senate a copy of the Money Bill further to amend the Income Tax Ordinance, 2001 [The Income Tax (Second Amendment) Bill, 2025],

as required under Article 73 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan.

Mr. Presiding Officer: I, now, put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: The copy of the Money Bill stands laid. We now move on to Order. No. 4. It stands in the name of Senator Muhammad Aurangzeb, Minister for Finance and Revenue. On his behalf, Mr. Tariq Fazal Chaudary, Minister for Parliamentary Affairs.

Motion moved by Mr. Tariq Fazal Chaudary Minister for Parliamentary Affairs to make recommendations on the Money Bill [The Income Tax (Second Amendment) Bill, 2025]

Mr. Tariq Fazal Chaudary: Thank you, Mr. Chairman! I, on behalf of Senator Muhammad Aurangzeb, Minister for Finance and Revenue, move that the Senate may make recommendations, if any, to the National Assembly on the Money Bill further to amend the Income Tax Ordinance, 2001 [The Income Tax (Second Amendment) Bill, 2025], as required under Article 73 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan.

Mr. Presiding Officer: The notices for proposal to make recommendations on Money Bill may be submitted by the Members to the Senate Secretariat by Friday, the 23rd May, 2025. No proposal will be entertained after that time. These recommendations should be with reference to the Bill. A recommendation having no relevance to the instant Bill is outside the purview of Article 73, hence, not admissible. The proposals received

for making recommendations on the Bill shall be sent to the Senate Standing Committee on Finance and Revenue, which shall present its report within a period of ten days. The Senate would consider the report of the Committee and make recommendations to the National Assembly. We now move on to Order. No. 5. It stands in the name of Mr. Ali Pervaiz Malik, Minister for Petroleum. On his behalf, Mr. Tariq Fazal Chaudary, Minister for Parliamentary Affairs.

Consideration and Passage of [The Explosives (Amendment) Bill, 2025]

Mr. Tariq Fazal Chaudary: Thank you, Mr. Chairman! I, on behalf of Mr. Ali Pervaiz Malik, Minister for Petroleum, move that the Bill further to amend the Explosives Act, 1884 [The Explosives (Amendment) Bill, 2025], as passed by the National Assembly, be taken into consideration at once.

Mr. Presiding Officer: I, now, put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: We, now, take up second reading of the Bill which is Clause by Clause consideration of the Bill. There is no amendment in Clauses 2 to 10. So, I put these Clauses as one question before the House. The question is that Clauses 2 to 10 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Clauses 2 to 10 stand part of the Bill. We, now, take up Clause 1, the Preamble and Title of the Bill. The question is that Clause 1, the Preamble and Title do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Clause 1, the Preamble and the Title stands part of the Bill. We now move on to Order. No. 6. It stands in the name of Mr. Ali Pervaiz Malik, Minister for Petroleum. On his behalf, Mr. Tariq Fazal Chaudary, Minister for Parliamentary Affairs.

Mr. Tariq Fazal Chaudary: Thank you, Mr. Chairman! I, on behalf of Mr. Ali Pervaiz Malik, Minister for Petroleum, move that the Bill further to amend the Explosives Act, 1884 [The Explosives (Amendment) Bill, 2025], be passed.

Mr. Presiding Officer: I, now, put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: The Bill stands passed. We now move on to Order. No. 7. It stands in the name of Senator Syed Mohsin Raza Naqvi, Minister for Interior and Narcotics Control. On his behalf, Mr. Tariq Fazal Chaudary, Minister for Parliamentary Affairs.

Consideration and Passage of [The Naturalization (Amendment) Bill, 2025]

Mr. Tariq Fazal Chaudary: Thank you, Mr. Chairman! I, on behalf of Senator Syed Mohsin Raza Naqvi, Minister for Interior and Narcotics Control, move that the Bill further to amend the Naturalization Act, 1926 [The Naturalization (Amendment) Bill, 2025], as passed by the National Assembly, be taken into consideration at once.

Mr. Presiding Officer: I, now, put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: We, now, take up second reading of the Bill which is Clause by Clause consideration of the Bill. There is no amendment in Clauses 2 to 10. So, I put these Clauses as one question before the House. The question is that Clauses 2 to 10 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Clauses 2 to 10 stands part of the Bill. We, now, take up Clause 1, the Preamble and Title of the Bill. The question is that Clause 1, the Preamble and Title do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Clause 1, the Preamble and the Title stands part of the Bill. We now move on to Order No. 8. Senator Syed Mohsin Raza Naqvi, Minister for Interior and Narcotics Control. On his behalf Tariq Fazal Chaudary Sahib, please move Order No. 8.

Dr. Tariq Fazal Chaudary (Minister for Parliamentary Affairs): Thank you Mr. Chairman. On behalf of Minister for Interior and Narcotics Control, I hereby move that the Bill further to amend the Naturalization Act, 1926 [The Naturalization (Amendment) Bill, 2025], be passed.

Mr. Presiding Officer: I now put the motion to the House.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: The motion is carried and the Bill stands passed. Order No. 9. Senator Muhammad Aurangzeb, Minister for Finance and Revenue. On his behalf Dr. Tariq Fazal Chaudary Sahib, please move Order No. 9.

Laying of Half Year Report of the Board of Directors of State Bank of Pakistan on the state of Pakistan's economy for the Year 2024-25

Dr. Tariq Fazal Chaudary: Thank you Mr. Chairman. On behalf of Minister for Finance and Revenue, I hereby lay before the Senate the Half Year Report of the Board of Directors of State Bank of Pakistan on the State of Pakistan's Economy for the Year 2024-25, under sub-section (2) of section 39 of the State Bank of Pakistan Act, 1956.

Mr. Presiding Officer: Report stands laid. Yes.

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: جناب! اگر آپ اجازت دیں تو جس موضوع پر بحث ہو رہی ہے، اگر چند منٹ مجھے بھی عنایت کر دیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: وزیر صاحب! آپ تشریف رکھیں، پھر آپ wind up کر لیں۔ آپ جائیں نہیں۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: مولانا عطاء الرحمٰن صاحب پارلیمانی لیڈر ہیں۔ ڈاکٹر صاحبہ! آپ کا میں احترام کرتا ہوں۔ بالکل آپ نے بڑی patience کا مظاہرہ کیا ہے۔ مولانا عطاء الرحمٰن صاحب، عون عباس صاحب، خلیل طاہر صاحب، ڈاکٹر زرقا سہروردی صاحبہ، یہ سب بولنا چاہتے ہیں۔ فلک ناز بھی ہاتھ ہلا رہی ہیں۔ عطاء الرحمٰن صاحب! بسم اللہ کریں لیکن مختصراً، شکریہ۔

Further discussion on the sad incident of terrorist attack on a School bus in Khuzdar, Balochistan

Senator Atta Ur Rehman

سینیٹر عطاء الرحمٰن: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا ہے۔۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: مولانا صاحب! آپ اپنی تقریر جاری رکھیں۔

سینیٹر عطاء الرحمن: میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آج جن حالات سے ہم گزر رہے ہیں یا جن حالات میں ہم بیٹھے ہیں، ہمیں سوچنا یہ چاہیے کہ ہمارے خطے کے حالات کیا ہیں اور کس طرف جا رہے ہیں۔ یہاں پر ہر کوئی ہمارا ساتھی ہے، میں ان کی بے ادبی تو نہیں کر سکتا لیکن میاں مٹھو والی بات ہے کہ ہم کوشش کر رہے ہیں۔ ہمیں سنجیدگی کے ساتھ خطے کے حالات کو سامنے رکھنا چاہیے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر بحیثیت قوم، بہت بڑا کرم کیا 10 مئی کے واقعے میں اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو سرخرو کیا۔ چاہیے تو یہ تھا کہ ہم سجدہ شکر بجالاتے اللہ کے حضور اور اللہ تعالیٰ کو راضی کرتے لیکن ہم نے بجائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرتے، چند دن پہلے یہاں پر ہم نے ایک بل پاس کیا ہے یا ایک قانون بنایا ہے، کم عمری میں شادی والا بل جو آیا ہے، یہ ہم کیا پیغام دینا چاہتے ہیں؟ کس طرف اس قوم کو لگانا چاہتے ہیں؟ یعنی ایک طرف ہماری قومی یک جہتی کا رخ تھا کہ ہم پوری قوم ایک ہیں اور پوری قوم میدان میں ہے اور دوسری طرف ہم ایسا پیغام دے رہے ہیں کہ ہم اس قوم کو ایک مرتبہ پھر تقسیم کرنا چاہتے ہیں۔ یعنی مقصد یہ تھا کہ اس ایک کام کے لیے تو ہم ایک ہیں لیکن آگے پھر ہم نے بین الاقوامی قوتوں کے اشاروں پر چلنا ہے، ہم نے اسٹیبلشمنٹ کے اشاروں پر چلنا ہے۔ ہم نے ایک مرتبہ پھر ایسی چیزوں کو لانا ہے جن سے ہمارا رب بھی ہم سے ناراض ہو اور ہم ایک مرتبہ پھر اس طرف جا رہے ہیں۔ میرے خیال میں یہ کوئی اچھا پیغام نہیں ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ یقیناً ہم ہندوستان کو بھی یہ کہیں گے کہ اگر آپ کسی کی طرف پتھر پھینکیں گے تو وہاں سے آپ کی طرف کوئی پھول نہیں آئیں گے۔ یہاں سے اسی طرح کا جواب ملے گا۔ اس مسئلے میں یقیناً ہم ملک کے ساتھ ہیں، ریاست کے ساتھ ہیں لیکن ذرا آپ حضرات بھی اس چیز کا لحاظ کریں کہ وہ لوگ جن کو آپ مذہبی انتہا پسندی کی طرف دھکیلنا چاہتے ہیں، وہ لوگ ہر ایسے موقع پر آپ کی پشت پر کھڑے ہوتے ہیں۔ ریاست کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں۔ ہم نے تمام چیزیں داؤ پر لگا کر اس ملک کا ساتھ دیا ہے، اس ریاست کا ساتھ دیا ہے، اس قوم کا ساتھ دیا ہے لیکن آپ کی طرف سے کیا پیغام جا رہا ہے کہ ہم کیا کرنا چاہتے ہیں۔ ہم بین الاقوامی قوتوں کے اشاروں پر کیوں ناچنا چاہتے ہیں؟ ہم ان کی طرف کیوں سر بسجود ہو چکے ہیں؟ ہم اپنے تئیں لوگوں کو کیا پیغام دے رہے ہیں؟

تیسری بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے پردے رکھے ہیں، ہمیں اس پر اللہ تعالیٰ کا شکرادا کرنا چاہیے ورنہ اپنے گریبان میں ہم جھانکیں کہ ہماری حیثیت کیا ہے۔ بحیثیت قوم ہمارے اندر یک جہتی کتنی ہے۔ ہمارے اندر طاقت کتنی ہے۔کیاہم بین الاقوامی قوتوں کامقابلہ کر سکتے ہیں؟ ہم دنیا کو کیاپیغام دیناچاہتے ہیں؟ لہٰذا، میں دست بستہ گزارش کروں گا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا چاہیے اور ایسے کام نہیں کرنے چاہییں جن سے ہمارا رب ہم سے ناراض ہو۔ ایک مرتبہ اللہ تعالیٰ نے ہماری لاج رکھی ہے، عزت رکھی ہے، ہم اس کا شکرادا کریں۔ایسانہ ہو کہ یہی فتح ہماری ناکامی کی طرف جائے۔ ہم صرف اپنے اوپر گھمنڈ کرتے ہیں کہ شاید پوری دنیامیں سب سے مضبوط ایمان ہمارا ہے۔ ہم نے فلسطین پر کیا کردار ادا کیا ہے؟ ہم نے ان بچوں اور خواتین کے لیے کیا کردار ادا کیا ہے؟ ہم کس طرف جارہے ہیں؟ کیاہم نے کوئی یک جہتی کی طرف قدم اٹھایا ہے؟ اگر ہم نے یک جہتی کی طرف قدم نہیں اٹھایا اور یہاں پر آئے روز بھڑکیں مارنے پر تلے ہوئے ہیں کہ ہم یہ کردیں گے، وہ کردیں گے، فلاں ہوجائے گا اور یہ ہوجائے گا۔ میرے خیال میں ان بھڑکوں سے نکلنا چاہیے۔ قوم کو یک جہتی کی طرف لانا چاہیے اور اس پر توجہ دینی چاہے۔ اس طرح کے بل لاکر، اس طرح کے قانون پاس کرکے ہم مذہبی طبقے کو اور پاکستانی قوم کو جو پیغام دیناچاہتے ہیں یا بین الاقوامی قوتوں کو جس طرح ہم سربسجود راضی کرنے کی کوشش کررہے ہیں، یہ مناسب نہیں ہے۔ ہمیں اس پر توجہ دینی چاہیے۔ بہت شکریہ۔

Mr. Presiding Officer: Thank you Molana Atta Ur Rehman Sahib for being very brief.

عون عباس صاحب کا نمبر ہے لیکن ڈاکٹر زرقا صاحبہ، مختصراً بول لیں، دو منٹ اشرف صاحب کو دے کر پھر عون صاحب اور پھر طاہر خلیل صاحب کو موقع دیتاہوں۔

<u>Senator Dr. Zarqa Suharwardy Taimur</u>

سینیٹر ڈاکٹر زرقا سہروردی تیمور: بڑی مہربانی چیئرمین صاحب اور عون عباس بپی صاحب کی مہربانی جنہوں نے مجھے اپنی turn دی، بات یہ ہے کہ turn تو ہماری بھی ہونی چاہیے۔ طاہر سندھو صاحب کا بھی بہت شکریہ۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ اس ایوان میں خاتون ہونا مسئلہ بن جاتا ہے کیونکہ نہ بولنے کا موقع ملتاہے اور نہ ہم اپنی بات کرسکتے ہیں، بات کریں تو اس پر بہت مشکلات آتی ہیں۔ تو کہاں جائیں۔۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ہم agenda کے تحت چل رہے ہیں کیونکہ پارلیمانی لیڈرز ہی صرف بولتے ہیں، ہم بھی نہیں بولتے، آپ کو پتا ہے نا۔ چلیں بولیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب! آپ تو چیئرپرسن بھی بن گئے۔ ہم اس دن دیکھیں گے، جس دن ہمیں کسی نے چیئرپرسن بنایا ہم اس دن آپ کو کھانا کھلائیں گے لیکن ایسا ہونے والا نہیں ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی کل والے اندوہ ناک واقعہ پر بات کریں۔

سینیٹر ڈاکٹر زرقا سہروردی تیمور: چیئرمین صاحب بہت شکریہ، میں آپ کو مبارک باد دیتی ہوں کہ آج آپ اس کرسی پر بیٹھے ہیں اور آپ کے کرسی پر بیٹھنے کے بعد مجھے بھی موقع ملا تو بہت شکریہ۔ ہمارا آج کا issue بہت serious ہے basically ہندوستان نے پہلے پلوامہ 2019 میں اور اب پہلگام کی جو تہمتیں لگائیں اور اس کے بعد ان کو منہ کی کھانی پڑی وہ تو پوری دنیا دیکھ رہی ہے اور ہنس بھی رہی ہے کہ اتنا ان کا flexing of muscle تھی اتنا اپنے آپ کو بتاتے تھے اور حال کیا ہوا کہ اتنے مہنگے طیارے لے کر سرنگوں ہو گئے اور جس طرح سے انہوں نے منہ کی کھائی وہ ہم سب نے دیکھا ہے۔

ابھی خضدار میں جو ہوا ہے، ہندوستان اپنی بری عادتیں، propaganda اور پیچھے سے بزدلانہ وار پاکستان پر کرتا ہے اور پاکستان کی عوام پر، بچوں اور خواتین پر کرتا ہے۔ اس کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔ ہمارا ملک بھلے چار صوبے ہوں، بھلے چھ قومیں ہوں لیکن ہمارا ملک ایک ہے اور یہ جتنا ہمیں تنگ کرتے ہیں ہم اتنا ایک ہوتے ہیں۔ ان کا ہر وار ہمیں اکٹھا کرتا ہے اور الحمدللہ پاکستان کی پوری قوم اپنی فوج کے پیچھے، اپنے ان جوانوں کے پیچھے جو سینے تان کر ہماری سرحدوں پر ہماری حفاظت کو، ہماری sovereignty کو promote کرتے ہیں، support کرتے ہیں ہم ان کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور ہمارا بچہ بچہ ان کا شکر گزار ہے اور ہمیں ان پر فخر ہے۔

اس مرتبہ بھی Pakistan Air Force نے اپنا لوہا منوایا ہے اور 2019 میں بھی منوایا تھا ہم اس کے بھی بہت عقیدت مند اور چاہتے ہیں کہ جو لوگ ان dog fight میں involved تھے ان کو بھی اسی طرح سراہا جائے جس طرح چیف آف آرمی سٹاف کو سراہا گیا ہے۔ لیکن ہمارے چند ایک issues ہیں جن کے بارے میں میں بات کرنا چاہوں گی، میں بڑی

خوش ہوں کہ اس وقت کوئی Foreign Delegates بھی نہیں بیٹھے، تو گھر کے اندر گھر کی بات ہم اردو میں کر سکتے ہیں۔

Before that, in English, I would like to say thank you to China for their support to Pakistan in this entire effort and for protecting the sovereignty and the borders of Pakistan in their own way. I would also like to thank Turkey, for supporting us for being our brothers in times of difficulty and I would also like to thank Azerbaijan and the other countries that have stood by us and we saw how India in spite of all its might and all its desires to lead the Global South was alone, absolutely alone and that was their moment of shame and it was our moment of triumph and the world has seen in spite of everything that India has done to bring us down, how their own lies and their own strategies have defeated them.

میں صرف دو چار points پر بولنا چاہوں گی، مجھے وقت کی کمی کا اندازہ ہے۔ ہمارا ملک جس طرح سے ہم نے سب کچھ کیا اس کو سلام۔ صرف تین points ہیں، سب سے پہلا point تو یہ ہے کہ Indus Waters Treaty پر ہندوستان آئے روز، ایک تو ابھی انہوں نے نریندر مودی جس کا نیا نام سرینڈر مودی پڑا ہے انہوں نے کہا Indus Waters Treaty جو 1960 میں بنی تھی جس میں مشرقی دریا ہندوستان کو دیے گئے تھے اور مغربی تین دریا پاکستان کے تھے اس پر جس طرح سے ہندوستان نے پچھلی دہائیوں میں ایک زبردست طریقے سے کچھ counts کے مطابق 30 اور کچھ counts کے مطابق 70 to 80 ڈیمز بنائے ہیں۔ اس حوالے سے ایک صاحب کا نام ہمارے اپنے گھر سے نکلتا ہے اور ان صاحب کا نام ہے، جماعت علی شاہ صاحب جو ہماری Indus Waters Treaty کے Chairman تھے اور 1993 سے 2010 تک وہ اس کو Chair کرتے رہے۔ ان کی presence میں India کے یہ سارے dams بنے اور جب میں نے پوچھا کہ وہ کہاں ہیں ان سے کسی نے کیوں نہیں پوچھا کہ یہ dams کیسے بنے اور کشن گنگا جس کو India میں کشن گنگا کہتے ہیں ہمارے یہاں نیلم دریا ہے جو

آزاد کشمیر سے گزر کے آتا ہے اس کے اوپر جو انہوں نے dams بنائے اس کے حوالے سے ہم Hague گئے، ہم Permanent Court of Arbitration میں گئے، جہاں ہمیں شکست ہوئی ایک طرح کی تو اس کے حوالے سے کون لوگ ذمہ دار ہیں۔ اب وہ وقت آگیا ہے چیئرمین صاحب کہ ہماری جو اس وقت leadership ہے اس کے تحت یہ سوال پوچھے جانے چاہیں۔ ہم ان لوگوں کو تو پکڑ لیتے ہیں جنہوں نے اپنے ملک میں کوئی زیادتی کی، جو لوگ YouTube پر زیادہ بولتے ہیں ان کے تو ہم رشتہ داروں کو پاکستان میں بھی پکڑتے ہیں، دنیا کے کسی کونے میں ہوں ہم ان کے پیچھے جاتے ہیں اور جو پاکستان کے خلاف بات کرے اس کے خلاف ہمیں بولنا بھی چاہیے لیکن یہ جو ہمارے اصلی ولن ہیں جنہون نے ہماری کمر میں خنجر گھونپے ہیں اور اب کوئی accountability ہے ہی نہیں۔ سنا ہے کہ جماعت علی شاہ صاحب Canada میں کسی محل میں رہتے ہیں۔ تو اب وقت آگیا ہے کہ ان کے خلاف ایک پوری investigation کی جائے، اگر وہ اس سے بری الذمہ ہو جائیں تو بہت اچھی بات ہے لیکن اس طرح کے لوگ جنہوں نے ہمارے بچوں کی زندگیوں کے اوپر ایک cross لگایا ہوا ہے، جنہوں نے ہمارے ملک کے لوگوں کے پانی کے حقوق دوسروں کو دیئے ہیں ان کے بارے میں سوال اٹھتا ہے۔

میں دوسرا point جلدی سے ختم کروں گی۔ دوسرا point جو بہت important ہے وہ یہ ہے کہ جب میں نے google کرنے کی کوشش کی کہ India نے کتنے dams بنائے ہیں پاکستان کے دریاؤں پر، تو حقیقت یہ ہے کہ آپ Wikipedia کھولیں، آپ Google کھولیں یا آپ کوئی بھی information search engine کھولیں آپ کو صرف Indian data ملتا ہے۔ ہمیں کیا مسئلہ ہے! یہ میں ابھی سے نہیں، میں جب سے سینیٹ میں آئی ہوں پہلے دن سے میں یہ شور کر رہی ہوں کہ ہمارے پاس cyber warriors ہیں، تو ہمارے پاس وہ لوگ کیوں نہیں ہیں؟ Wikipedia میں اپنا narrative ڈالنا کوئی مشکل کام نہیں ہے ہم کیوں نہیں اپنے بچوں کو بٹھاتے؟ ہم کیوں نہیں پاکستان کا narrative ڈالتے؟ کیوں ہر جگہ انڈیا کا narrative ہے؟ اگر آپ پاکستان کے permanent members to the United Nations جو New York میں بیٹھے ہیں ان کا نام بھی ڈالیں تو Indian narrative آتا ہے۔ پاکستان کا narrative کہیں نہیں سنائی دیتا، کہیں دکھائی نہیں دیتا۔ کیوں؟

چوبیس کروڑ عوام میں ہمیں کوئی پچاس بندے بھی نہیں ملتے جو computer پر بیٹھ کے ہمارا narrative لکھیں۔ تو یہ وہ چیزیں ہیں جو as Pakistanis ہمیں بہت تکلیف دیتی ہیں اور یہ آسانی سے rectify ہو سکتی ہیں۔اس میں کوئی بہت زیادہ پیسے بھی involved نہیں ہیں۔

اور آخری بات جو میں کرنا چاہوں گی in the interest کہ time کم ہے اور وہ یہ ہے کہ قوم کے سب لیڈرز جو کسی بھی عہدے پر فائز ہوں ان کا کام ہے کہ وہ ہندوستان کو اور مودی کو دشمن نہ کہیں اس کا نام لیں، ہندوستان کا نام لیں، انڈیا کا نام لیں، کلبھوشن surrender یادیو کا نام لیں۔ ان سب چیزوں کا نام لیں، ان سب لوگوں کا نام لیں جنہوں نے ہمارے دل کو چھلنی چھلنی کیا ہے۔ وہ لیڈرز جو نام نہیں لیتے، جو ایسے ڈرے ہوے تقریر کرتے ہیں کہ ہمیں لگتا ہے کہ پتا نہیں شاید مودی صاحب اور ہمارا ایک ہی stance ہے۔ تو this is very important اور آخر میں میں یہ کہنا چاہوں گی۔۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: نو منٹ ہو گئے ہیں میڈم!

سینیٹر ڈاکٹر زرقا سہروردی تیمور: صرف دس سیکنڈ اور۔ آخر میں میں یہ کہنا چاہوں گی کہ قوم یک جا ہے لیکن قوم کے دلوں کو یک جا کرنے کے لیے آپ کو عمران خان صاحب اور وہ ہمارے سارے بے گناہ، غریب لوگ ہیں، جن کے نام تک کوئی نہیں جانتا جو ایک وقت ہفتے میں تین تین پیشیاں attend کرتے ہیں۔ میں لاہور district سے ہوں سب سے زیادہ لاہور کے لوگ اس وقت مشکل میں ہیں غریب بچے جن کو کوئی نہیں جانتا جن کے گھروں کی کفالت ختم ہو گئی ہے، ان کے اوپر نرمی کروایئے تاکہ لوگوں کے دل بھی نرم ہوں اور ملک یک جا ہو کر اس گھناؤنے دشمن کا اکٹھے ہو کر سارے لوگ مقابلہ کریں، بہت شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بہت شکریہ میڈم۔ اشرف صاحب آپ کو out of turn ہم time دے رہے ہیں، brief time لینا ہے پھر عون عباس صاحب۔

Senator Ashraf Ali Jatoi

سینیٹر اشرف علی جتوئی: میں بات کرنا چاہوں گا کہ خضدار میں بچوں پر attack کیا گیا ہے، اس میں مودی کی direct involvement ہے، انڈیا کی involvement ہے۔ چھوٹے بچے شہید کیے گئے ہیں اور اس کے لیے پر زور مذمت کی جاتی ہے۔ پورے ایوان نے اس پر

بات کی ہے۔ اس کے علاوہ یہ جو سات تاریخ کو مودی نے attacks اور چھوٹے چھوٹے drones پاکستان کی طرف اڑائے ہیں اور اللہ کا شکر ہے اس کے بعد وہ سارے drones آج پاکستان کی کباڑی مارکیٹ میں پڑے ہیں۔

اس کے بعد، 36 Rafale طیارے جو اس نے لیے تھے، الحمد للہ تین چار تو گئے، باقی کچھ رہ گئے ہیں تو اگلے attack میں ان کو بھی پورا کر دیں گے۔ اس کے علاوہ 88 Billion Dollars اس نے خرچ کیے ہیں دفاعی بجٹ پر اور ان شاء اللہ تعالیٰ وہ تو اٹھائیس سو ڈالر بھی نہیں رہے۔ جو اس کا دفاعی ساز و سامان تھا نہ وہ کچھ روک سکا اور نہ کچھ کر سکا۔ میں اس کے بعد اپنی آرمی کو اور جتنے بھی ہمارے ادارے ہیں، ان کو بھی مبارک باد دینا چاہتا ہوں کہ اُنہوں نے صحیح طرح سے انڈیا کو ٹھکانے لگایا ہے۔ اس نے جو جنگ لڑی ہے وہ صرف media پر ہی لڑی ہے۔ میں اس پر بات کرنا چاہوں گا اور finally یہی ہے کہ بس. thank you

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بہت شکریہ اشرف صاحب۔ عون عباس صاحب آپ نے brief رہنا ہے، to the point رہنا ہے، point scoring نہیں کرنی ہے، آپ نے اِس اندوہ ناک واقعے پر ہی بات کرنی ہے۔

Senator Aon Abbas

سینیٹر عون عباس: چیئرمین صاحب! یہ جو آپ نے lecture دیا ہے نا، اِس سے مجھے آپ کی نیت کا اور اِس بات کا اندازہ ہو گیا ہے کہ آپ کہاں سے بول رہے ہیں۔ پہلی بات تو یہ کہ آپ کو بہت مبارک ہو، آپ وہاں نہایت حسین و جمیل لگ رہے ہیں۔ سرائیکی میں اِس کے لیے لفظ کہتے ہیں کہ جناب آپ بڑے اوپرے اوپرے لگ رہے ہیں وہاں پر بیٹھے ہوئے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی بہت شکریہ۔

سینیٹر عون عباس: آپ کو چار سال یہاں بیٹھے دیکھا ہے اور آج وہاں پر بڑا عجیب لگ رہا ہے لیکن چلیں جناب۔ آپ نے پچھلے آدھے گھنٹے سے mobile کو ہاتھ نہیں لگایا ہے، میں اِس پر بھی آپ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! ,On a serious note آج واقعی بڑا اظہار افسوس کا دن ہے اور تکلیف ہوتی ہے۔ جو کچھ خضدار میں ہوا ہے اُس پر اِس لیے بھی زیادہ تکلیف ہو رہی ہے کہ جب 2016 میں APS کا

واقعہ ہوا تھا تو ایک گانا آیا تھا کہ بڑا دشمن بنا پھرتا ہے جو بچوں سے لڑتا ہے، یہ کوئی ایک گانا بھی تھا اور شعر بھی تھا۔ افسوس ہے کہ جس نے بھی یہ لڑائی کی اور جس نے بھی یہ مکروہ قسم کا فعل کیا وہ یقیناً بہت بزدل اور بے غیرت ہوگا۔ تو ہمارا دشمن بہت ہی بزدل اور بے غیرت ہے۔ بچے تو پنجابی نہیں تھے، بچے بلوچی، پشتون یا سندھی نہیں تھے، بچے تو بچے تھے۔ وہ کسی کے بھی ہو سکتے ہیں۔ سو جس نے بھی یہ act کیا ہے، I am sure کہ وہ کوئی اتنا بڑا ظالم ہے، مطلب یہ کہ اس کا mindset پڑھنے میں کوئی دوسری رائے نہیں ہے۔

چیئرمین صاحب! جب جعفر ایکسپریس کا واقعہ ہوا تھا تو اُس وقت ہم سارے YouTube دیکھتے تھے۔ میں بھی YouTube چلا کر انڈین چینل دیکھ رہا تھا تو جو جعفر ایکسپریس کی پہلی video آئی تھی، وہ انڈین چینلز پر آئی تھی جس میں دکھاتے تھے کہ جی وہ پہاڑ پر insurgents بیٹھے ہیں جنہوں نے missile مارا اور یہ ٹرین ہے جو پھٹ رہی ہے اور پھر end میں کہتے ہیں کہ جی اِس کے اندر چار سو فوجی تھے۔ They were least concerned کہ اُس میں کتنے civilians تھے۔ بس کہہ رہے تھے کہ چار سو فوجی شہید ہو گئے، چار سو فوجی شہید ہو گئے۔ یہی کچھ اگر ہم نے پہلگام کے واقعہ پر، جس میں ناحق بائیس، چوبیس یا چھبیس لوگ مارے گئے، ہم اپنے national media پر یہی خبر چلاتے کہ یہ چھبیس لوگ مارے گئے جس میں سے بیس فوجی تھے تو دنیا ہم پر لعنت بھیجتی۔ ہم یہ کر بھی نہیں سکتے کیونکہ یہ ہمارا فعل ہی نہیں تھا۔ جو کام وہ جعفر ایکسپریس پر دکھا رہا تھا وہ کام اگر ہم پہلگام پر دکھاتے تو ہم اپنے آپ کو تو برا سمجھتے ہی لیکن دنیا بھی ہمیں برا سمجھتی لیکن ہمارا ظرف اور moral اِس سے بہت زیادہ strong ہے۔

اِس سے یہ ثابت ہو گیا کہ ہمارا دشمن کون ہے اور دشمن ٹلا نہیں ہے۔ آپ یہ دیکھیں کہ آپ کی جنگ ختم ہو گئی۔ الحمدللہ، اللہ نے ہمیں جیت دی ہے۔ ہم اِس وقت خوشی کے شادیانے بجا رہے ہیں۔ سب کچھ ہو گیا لیکن وہ اپنا کام جاری رکھے گا۔ میں نے ابھی talk shows دیکھے ہیں اور ایک انڈین چینل پر کرن تھاپر صاحب کسی خاتون Christine Fair کے ساتھ ایک talk show کر رہے تھے تو انہوں نے اُس سے پوچھا کہ پاکستان کے خلاف جنگ میں کیسے کامیاب ہوں گے؟ تو اُس نے کہا کہ covert operations کرو۔ ایسے operations جس میں چھپ چھپ کر وار کرو۔ اِن کے ڈھونڈ ڈھونڈ کر بندے مارو۔ تو اُس نے کہا کہ اچھا، زبردست۔ تو کیا ہم نے

پہلے بھی ایسا کیا ہے؟ تو اُس نے کہا کہ ہاں، ہم نے 2021 میں بھی کیے، 2022 میں بھی کیے اور ابھی بھی اگر آپ نے پاکستان کے خلاف جنگ جیتنی ہے تو آپ کو covert operations کرنے پڑیں گے اور اس کے ساتھ اُس نے یہ قبول کیا کہ آپ نے diplomatically پاکستان سے جنگ ہار لی ہے۔ .You have lost the battle آپ نے اگر ground پر جنگ جیتی بھی ہے تو دنیا کو اُس کا پتا نہیں چلا۔ سب accept کر رہے ہیں کہ جی آپ اِس پر attack کریں۔ تو یہ جو کل خضدار میں ہوا ہے یہ اِس سے بہت زیادہ connected ہے۔

چیئرمین صاحب! آپ کو کچھ چیزیں سوچنی پڑیں گی۔ جس دن یہ جنگ شروع ہوئی تھی اور میں نے پچھلی تقریر میں کہا تھا کہ آج میں کوئی بھی controversial بات نہیں کروں گا۔ جب یہ ہماری جنگ شروع ہوئی تھی تو سب سے پہلے عمران خان صاحب نے اڈیالہ جیل میں سے tweet کی تھی کہ یہ فوج بھی میری اور یہ قوم بھی میری اور جنگ میں ہم سارے، جن کو digital دہشت گرد کہا جاتا تھا، ہم سارے digital warriors بن گئے۔ Tweets کرنا شروع کر دیے، vlogs کیے، YouTube سے پروگرام کیے کیونکہ وہ موقع تھا اپنی فوج اور اپنی قوم کے ساتھ کھڑا ہونے کا اور یقین جانیں جناب چیئرمین کہ جو modern warfare ہے وہ جتنی border پر لڑی جاتی ہے اُتنی ہی social media پر بھی لڑی جاتی ہے۔ اِس کو cyber framework کہتے ہیں، اِس کو information framework کہتے ہیں۔ اُس جنگ میں ہم بھی ساتھ ساتھ لڑ رہے تھے اور الحمدللہ، اللہ نے جیت دی۔

چیئرمین صاحب! کل یہاں پر القادر کیس کی اسلام آباد ہائی کورٹ میں پیشی تھی۔ پاکستان بھر سے ہمارے parliamentarians آئے تھے۔ وہ کس لیے آئے تھے کہ ہمارے چیئرمین پر ایک القادر جیسا جھوٹا کیس ڈالا گیا۔ اب اُس کی appeal ہے۔ تین مہینے ہو گئے ہیں ہمیں appeal کا موقع نہیں دیا جا رہا۔ ہر ہفتے بعد ایک پیشی آتی ہے کہ اگلے ہفتے، اگلے ہفتے، اگلے ہفتے۔ ہم کل اسلام آباد ہائی کورٹ کے سامنے چار گھنٹے کھڑے رہے لیکن ہمیں القادر کیس میں اپنے چیئرمین کی appeal کی شنوائی نہیں دی گئی۔

چیئرمین صاحب! ,With all due respect آپ کو سوچنا پڑے گا کہ اِس وقت پاکستان کا دشمن کون ہے۔ دیکھیں، جو کچھ بلوچستان میں BLA کر رہا ہے اور میں حیران ہوں کہ جس

دن انڈیا کی جنگ ہوئی تھی، تب سب سے پہلے BLA کا بیان آیا تھا جس میں انہوں نے انڈیا کو کہا تھا کہ اگر تم لوگوں نے پاکستان کے خلاف جنگ کرنی ہے تو ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ آج ہمیں یہ clear ہو چکا ہے کہ اِس وقت پاکستان کا دشمن کون ہے۔ اگر وہاں پر BLA یا TTP آپ کا دشمن ہے تو آج فیصلہ کر لیں کہ کیا PTI بھی آپ کی دشمن ہے؟ چیئرمین صاحب! کیا ہم TTP سے زیادہ بُرے ہیں؟ کیا ہم BLA سے بھی زیادہ بُرے ہیں؟

اگر آج آپ کو اپنے دشمن کا اندازہ ہے تو ہمیں بھی سینے سے لگائیں۔ ہم بھی اُتنے ہی پاکستانی ہیں کہ جتنے آپ سب پاکستانی ہیں۔ ہمارے شناختی کارڈ پر بھی پاکستانی لکھا ہے۔ ہم بھی مسلمان ہیں۔ ہم بھی اردو بولتے ہیں۔ ایسا صرف ہمارے ساتھ ہی کیوں کیا جا رہا ہے؟ National integrity آج اس چیز کو مانگتی ہے کہ آئیں، اگر اِس ملک کو آپ نے آگے لے کر چلنا ہے تو کل جو کچھ خضدار میں ہوا ہے نہ یہ آخری دفعہ ہے اور نہ ہی پہلی دفعہ ہے، یہ ہوتا رہے گا۔ لیکن کیا اگلے واقعے سے پہلے آپ اِس ملک کی سب سے بڑی جماعت اور اُس کی لیڈر کو ساتھ لے کر چلنے کے لیے تیار ہیں؟

چیئرمین صاحب! آج وقت ہے اور اللہ نے اِس ملک کو، اِس ریاست کو اور اِس ملک میں بیٹھے اُن تمام لوگوں کہ یہ موقع دیا ہے کہ آئیں، سب کو ساتھ لے کر آگے چلتے ہیں۔ ہمیں بھی اِس ملک کو آگے لے کر چلنا ہے۔ ہم بھی ہندوستان سے اور مودی سے اُتنی ہی نفرت کرتے ہیں کہ جتنی آپ کرتے ہیں۔ ہم بھی ہر اُس دہشت گرد تنظیم سے اُتنی ہی نفرت کرتے ہیں کہ جتنی آپ کرتے ہیں لیکن کیا آپ ہمیں دیوار کے ساتھ لگاتے رہیں گے۔

چیئرمین صاحب، یہ ساری دنیا جانتی ہے کہ ہم ہندوستان کا مقابلہ کسی طور پر بھی warfare سے نہیں کر سکتے۔ نہ ہمارے جہاز اُن کے برابر ہیں، نہ ہمارے پاس بندوقیں اُن کے برابر ہیں اور ہماری کوئی چیز بھی اُن سے match نہیں کرتی۔ صرف اور صرف ہمارا ایمان اُس سے زیادہ ہے۔ اُس وقت اللہ نے ہماری عزت رکھی تھی لیکن ہر دفعہ شاید ہم lucky نہیں ہو سکتے۔ آج قوم کو ساتھ لے کر چلیں۔ آج اِس جیت کے جشن میں یہ مت بھولیں کہ اِس قوم کے پچیس کروڑ عوام میں سے شاید بیس کروڑ عوام ایسے تھے جو عمران خان کے ساتھ کھڑے تھے۔ جو اُس کی محبت میں آج بیٹھے ہیں۔ خدارا اُن کو ignore مت کریں۔ سب کو ساتھ لے کر چلیں۔

ہمیں آپ سے کوئی نفرت نہیں ہے۔ ہم اِس system کو derail نہیں کرنا چاہتے لیکن اگر ایک شخص اِس ملک اور اِن بچوں کی محبت میں وہاں اڈیالہ میں surrender کر رہا ہے تو اِس کو اُس کی کمزوری مت سمجھیں۔ ہم ہمیشہ اِس ملک کے، اِس قوم کے اور اِس فوج کے بھی پیچھے رہیں گے لیکن خدارا! اِس وقت اگر آپ نے دوبارہ اِس قسم کی activity کی تو آہستہ آہستہ پھر تفرقہ پیدا ہو گا۔ وہ ایک خلیج جو fill ہو چکی ہے اور میں یہ کہتا ہوں کہ دس مئی کے بعد اِس قوم میں جو ایک خلیج تھی اور کہیں پر جو فرق آ رہا تھا، وہ ختم ہو چکا ہے۔ اُس کو دوبارہ مت open کریں otherwise جو پچھلے دو تین سال میں ہوتا رہا ہے وہ پھر شروع ہو جائے گا۔

چیئرمین صاحب! میں آخر میں صرف یہ کہنا چاہوں گا کہ ہمیں دوست اور دشمن کی پہچان کر لینی چاہیے۔ میں اِس وقت یہ کہہ رہا ہوں کہ اگر آپ نے واقعی بلوچستان اور خیبر پختونخوا میں جو دہشت گردی کی جنگ ہے اور آپ یاد رکھیں کہ بلوچستان میں بلوچ national جماعتوں کے علاوہ اگر کسی اور جماعت کی کوئی popularity ہے تو وہ عمران خان اور PTI کی ہے۔ خیبر پختونخوا عمران خان کے نام پر چلتا ہے۔ یہ موقع ہے کہ اِس وقت سب کو گلے سے لگائیں، سب کو ساتھ لے کر چلیں اور ان شاءاللہ، اگلے operation میں اور اگلی جنگ میں ہم اِس سے بھی زیادہ متحد نظر آئیں گے۔ پاکستان زندہ باد، عمران خان زندہ باد۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: عون عباس بپی زندہ باد۔ بٹ صاحب! خلیل طاہر صاحب نے بڑی دیر سے بولا ہوا ہے تو ابھی آپ خاموشی سے بیٹھ جائیں اور انہماک سے خلیل طاہر کا بیان سنیں۔ عون صاحب ابھی آپ نے بھاگنا نہیں ہے، آپ نے بیٹھنا ہے۔ آپ کو میں نے out of turn time دیا ہے اور آپ نے بہت اچھی تقریر کی ہے۔ جی۔

Senator Khalil Tahir

سینیٹر خلیل طاہر: جناب چیئرمین! سب سے پہلے میں آپ کو whole heartedly congratulation پیش کرتا ہوں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔۔۔

(مداخلت)

سینیٹر خلیل طاہر: ایک منٹ میری بہن۔ Flight! اُدھر تو جہاز ہی نہیں جاتا، آپ نے کہاں پر جانا ہے۔ اُدھر تو جہاز ہی نہیں جاتا، میری بہن آپ کیا کر رہی ہیں۔ نہیں، flight road پر تو نہیں ہوتی جی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: چلیں جی، آپ یہاں focus کریں۔

سینیٹر خلیل طاہر: جناب چیئرمین! مولانا واسع صاحب جو فرمار ہے تھے کہ ہمارا جو دشمن ہے مر دودی، میں اُس کو مر دودی کہتا ہوں، وہ ایک باؤلا ہے۔ آپ باؤلا سمجھتے ہیں نا، جو باؤلا ہو جاتا ہے تو جو بھی سامنے آتا ہے وہ اُس کو کاٹتا ہے۔ اِس وقت ہمارا جس دشمن سے پالا پڑا ہے تو ہم پینڈو لوگ ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ دشمن بھی اعلیٰ ظرف ہونا چاہیے لیکن وہ انتہائی کم ظرف انسان ہے۔ میں انتہائی ادب اور احترام کے ساتھ اور with utmost respect اپنے بھائی عون عباس کی بات سے اتفاق نہیں کرتا کہ ایک دفعہ تو جیت گئے لیکن شاید ایسا دوبارہ نہ ہو۔ نہیں! مولانا صاحب! ہمارے پاس اللہ پاک کی طاقت بھی ہے، ہمارے پاس جذبہ بھی ہے اور ہمارے پاس superior weapons بھی ہیں۔

آپ کی یہ بات بالکل درست ہے کہ سب سے پہلے اللہ پاک ہے جس کے سارے وسائل اور برکتیں ہمارے ساتھ ہیں۔ چیئرمین صاحب! یہ جو بچوں پر حملہ کرنا ہوتا ہے، تو یہ سمجھیں کہ پاکستان کے مستقبل پر حملہ کیا گیا ہے۔ میں نے اُس دن بھی کہا تھا کہ یہ جنگ تدبر اور تکبر کی جنگ تھی۔ تدبر جیتا ہے اور تکبر ہارا ہے۔ لیکن تدبر کیوں جیتا ہے۔ کیونکہ پوری قوم جس میں ہمارے مذہبی عالم دین، پاکستان پیپلز پارٹی بلاول بھٹو زرداری، میاں محمد نواز شریف، شہباز شریف، جو سید بھی ہیں اور حافظ بھی ہیں سید محمد عاصم منیر پوری فوج، بری فوج، بحری فوج، ایئر فورس سب نے اکٹھے مل کر اور پہلی مرتبہ ہجوم جو تھا میں نے اس وقت بھی request کی تھی یہ قوم بنے۔ اب اس کو قوم رہنے دیں۔ آج جس موضوع پر بات ہوئی ہے I will be confined only to that اس پر رہنے دیں۔ یہ جو حملہ ہوا ہے اس کا بھی جب DG,ISPR نے کہا تھا کہ فوج کو پتا ہے کہ حملے کا جواب ہم نے کب دینا ہے، کہاں دینا ہے اور کتنی شدت سے دینا ہے۔ یہ جو معصوم بچوں کا قتل ہوا ہے، میں پڑھ رہا تھا کرنل راشد صاحب کے بارے میں کہ وہ شہید ہوئے تو ان کے بچے چونکہ ان سے بہت پیار کرتے تھے چھوٹے بچے جناب چیئرمین! ان کی والدہ محترمہ نے ان کو اپنے

husbandکی وردی جو تھی اس کا تکیہ بناکے دے دیا اور وہ دونوں بچے اس تکیے سے لپٹ کر سوتے ہیں۔ ان کو اپنے باپ کے لہو کی اور لمس کی اس میں سے خوشبو آتی ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ وہ بڑے ہی عجیب لوگ ہیں جو پاک فوج پہ تنقید کرتے ہیں۔ فوج کا ہمیشہ جذبہ بھی لڑتا ہے فوج بھی لڑتی ہے۔ ہم فوج کے پیچھے ہوں گے جس طرح پوری قوم ہے۔ عون عباس صاحب کہہ رہے تھے ہم نے قوم رہنا ہے۔ اپنے جو petty issues ہیں یہ حل ہوتے رہیں گے۔ آپ نے بھی بہت کچھ کیا۔ آپ نے بھی مریم نواز شریف کو جیل میں پکڑ کے اندر کر دیا۔ آپ نے بہت کچھ کیا رانا ثنا اللہ پر 15 کلو کا جھوٹا پرچہ دے دیا لیکن میں اس پر نہیں جاؤں گا، میں نہیں جاؤں گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ اسی topic پر رہیں۔ بہت اچھا ماحول ہے۔ ایک بہت اچھے separate topic پر بات ہو رہی ہے۔

سینیٹر طاہر خلیل: جی، میں آپ کی بات سمجھ گیا ہوں۔ مولانا صاحب فرما رہے تھے کہ ہماری جو فتح ہے اس کا جشن بھی منائیں لیکن ساتھ اللہ پاک کا شکر بھی ادا کریں کہ ہم متحد رہیں، ایک قوم رہیں، سب مل کر رہیں۔ رنگ، نسل، مذہب اور سیاسی جماعتوں کی تفریق کے بغیر کیونکہ یہ پاکستان بڑی مشکل سے، آپ کو یاد ہوگا آپ کے آباؤاجداد کو بھی اور مولانا صاحب کو یاد ہوگا کہ 1947 میں لاشوں کی بھری گاڑیاں آتی تھیں۔۔۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ چیئر کو ایڈریس کریں پلیز۔ عون صاحب disturb نہ کریں۔ آپ نے بات کر لی ہے۔ آپ خاموش رہیں۔ جی، خلیل صاحب۔

سینیٹر طاہر خلیل: جناب! وہ ہر تھوڑی دیر بعد گھڑی دیکھتے ہیں کبھی مجھے دیکھتے ہیں، میں اپنی تقریر پانچ منٹ میں ختم کر دوں گا۔ عون عباس صاحب میں اس لیے کہہ رہا ہوں کہ جو ہمارے دانشور لوگوں ہیں ان کو ان چیزوں کا پتا ہے۔ آپ کو پتا ہے اس وقت massacre ہوا تھا، قتل عام ہوا تھا۔ وہ ہندوستان کے اندر کی ایک نفرت تھی، نہ صرف مسلمانوں کے خلاف بلکہ جو پاکستان کے حق میں تھے ان کے خلاف تھی۔ اس وقت یہی گاڑیاں لاشوں کی بھری آتی تھیں۔ میں آپ سے صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ آج بھی ہم سب کو متحد ہونا ہے، اکٹھے رہنا ہے۔ انہوں نے ہمارے بچوں پر جو

حملہ کیا ہے یہ بڑا بزدلانہ فعل ہے اور بڑا دردمندانہ بات ہے کہ مائیں گھرپہ انتظار کر رہی تھیں کہ بچے سکول گئے ہیں تو واپس نہیں آئے ان کی dead bodies آ گئی ہیں۔ سوچیں جن جن کے اپنے اپنے بچے ہیں، میرے بھی تین بچے ہیں مجھے بھی پتا ہے کہ کس طریقے سے یہ جو کرب ہے اس کو کس طرح سے برداشت کیا جاتا ہے۔ میں آخر میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ (پنجابی شعر) بہت شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بہت شکریہ، خلیل طاہر صاحب۔ سینیٹر فلک ناز صاحبہ بالکل briefly آپ نے بات کرنی ہے۔ کیونکہ ایک دو سپیکر اور بھی ہیں۔

Senator Falak Naz

سینیٹر فلک ناز: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم شکریہ، چیئرمین صاحب! سب سے پہلے خضدار میں جو واقعہ ہوا ہے میں انتہائی افسوس اور شدید مذمت کرتی ہوں۔ پچھلے دنوں خیبر پختونخوا اور وزیرستان میں بھی یہی واقعہ ہوا ہے اور اس میں چار بچے شہید ہوئے ہیں۔ یہ واقعہ بھی اس واقع کی ایک کڑی ہے۔ میں اس کی بھی شدید مذمت کرتی ہوں۔ یہ واقعات پاکستان میں خاص طور پر خیبر پختونخوا میں روز ہوتے رہتے ہیں۔ میں پاک فوج، پاک فضائیہ، پاک بحریہ کو سلام پیش کرتی ہوں۔ میں پاکستان کے 25 کروڑ عوام کو سلام پیش کرتی ہوں۔ میں ڈاکٹر عبدالقدیر خان جو ہمارے ہیرو ہیں ان کو سلام پیش کرتی ہوں۔ میں اپنے پی ٹی آئی کی سوشل میڈیا ٹیم کو سلام پیش کرتی ہوں۔ بھارت نے جب پاکستان پر حملے کی بزدلانہ حرکت کی تو اس وقت پاکستان تحریک انصاف کی سوشل میڈیا ٹیم نے اپنے ملک کو جس طرح defend کیا میں ان کو سلام پیش کرتی ہوں۔

ہماری پاک فوج نے جس طرح نریندر مودی کے غرور کو خاک میں ملایا میں ایک مرتبہ پھر اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی پاکستان تحریک انصاف کی طرف سے سلام پیش کرتی ہوں۔ میرا لیڈر عمران خان، جب 2019 میں پلوامہ پر حملہ ہوا تھا میرے لیڈر کے وہ الفاظ آج مجھے یاد آ رہے ہیں وہ میں یہاں پر پیش کرنا چاہتی ہوں۔ جب عمران خان نے کہا تھا کہ نریندر مودی آپ نے کس ملک کو پکارا ہے آپ نے کس ملک کو للکارا ہے پاکستان کے 25 کروڑ عوام ایمان کی طاقت سے سرشار ہیں۔ جب آپ حملہ کریں گے ہم حملے کا سوچیں گے نہیں ہم حملہ کریں گے۔ عمران خان نے اس وقت پوری دنیا کو ایک امن کا درس دیا جب پلوامہ پر حملہ ہوا، ابھی نندن کو اس نے ایک کپ چائے پلا کر پوری

دنیا کو بتا دیا کہ اسلام اور پاکستان ایک امن پسند ملک ہے۔ میں اپنے لیڈر عمران خان کے بارے میں کچھ بات کرنا چاہوں کیونکہ، جی۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: فلک ناز صاحبہ آج کا topic ایک دہشت گردی کے واقعے کے اوپر ہے۔

سینیٹر فلک ناز: جی، یہ اسی کی کڑی ہے۔ میں نے کافی۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: چلیں آپ اس کو brief کر لیں۔

سینیٹر فلک ناز: دیکھیں جی، مجھے افسوس اس حکومت پر ہوتا ہے کہ دیکھیں یہ لوگ اسرائیل کے وزیراعظم کا نام لے سکتے ہیں۔ یہ لوگ نریندر مودی کا نام لے سکتے ہیں۔ ہمارے لیڈر جس نے 50 سال اس ملک کو کامیابیاں دیں۔ 50 سال پاکستان کا جھنڈا لہرائے رکھا۔ اس کو یہ لوگ کہتے ہیں بانی، پی ٹی آئی، بانی چیئرمین۔ یہ پاکستانی عوام کو بیوقوف بنا رہے ہیں۔ کیا پاکستانی عوام بچے ہیں؟ اس چیز کو نہیں سمجھتے؟ عمران خان 25 کروڑ عوام کے دلوں کی دھڑکن ہے۔ وہ 25 کروڑ عوام کے دلوں میں بستا ہے۔ عمران خان سے محبت پاکستانی عوام کی اس طرح ہے، عقیدت اس طرح ہے دیوانگی کی حد تک ہے۔ عمران خان سے لوگ دیوانہ وار محبت کرتے ہیں۔ میں بات کر رہی ہوں کہ وہ پاکستان کے لیڈر ہیں۔ وہ پاکستان کے نہیں عالم اسلام کے لیڈر ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: مولانا عبدالواسع صاحب تشریف رکھیں۔

سینیٹر فلک ناز: دیکھیں جی، بھٹو شہید ایک generation کے لیڈر تھے۔ وہ ابھی بھی لوگوں کے دلوں میں بستا ہے۔ جناب چیئرمین صاحب میری بات سنیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی، بس آپ بات کریں۔

سینیٹر فلک ناز: بھٹو شہید ایک generation کا لیڈر تھا۔ وہ ابھی تک لوگوں کے دلوں میں بستا ہے۔ عمران خان میری generation, مجھ سے پہلے کی generation, میرے بعد کی generation آنے والی generation کا لیڈر ہے۔ عمران خان آنے والی نسلوں کا لیڈر ہے۔ عمران خان کا نام یہ لوگ ختم نہیں کر سکتے ہیں۔ ان کا یہ خیال ہے کہ عمران خان جیل میں رہے گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی، فلک ناز صاحبہ۔

سینیٹر فلک ناز: دیکھیں جی، جناب چیئرمین! آپ مجھے دو منٹ اور دے دیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: نہیں دیکھیں، آپ اپنی بات کو close کریں۔

سینیٹر فلک ناز: جناب چیئرمین! پی ٹی آئی پچھلے چار سال سے حالت جنگ میں ہے۔ ہمارے ساتھ جس طرح ہوا چادر اور چار دیواری کو پامال کیا گیا۔ ہماری لیڈرشپ کو جیل میں ڈالا گیا۔ ہمارا لیڈر عمران خان صرف پاکستان کا لیڈر نہیں ہے، عالم اسلام کا لیڈر ہے۔ وہ ناحق جیل میں ہے۔ اس کے باوجود بھی اس کا دل پاکستان کے لیے دھڑکتا ہے۔ مجھے افسوس چیئرمین صاحب اس بات پر ہے جب انڈیا نے پاکستان پر حملہ کیا تو مجال ہے مودی کے جو یار ہیں میں کسی کا نام لینا نہیں چاہتی ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی، پلیز۔ آپ کل والے واقع پر focus کریں۔

سینیٹر فلک ناز: میں کسی کا نام نہیں لے رہی ہوں۔ مودی کا جو یار ہے اس نے کوئی بیان پاکستان کے حق میں دیا یا بھارت کے حق میں دیا ہو۔۔۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بہت شکریہ۔ آپ بیٹھ جائیں۔

سینیٹر فلک ناز: نہیں، پانچ منٹس اور دے دیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: نہیں بس پلیز۔ ساڑھے پانچ منٹ ہو گئے ہیں۔

سینیٹر فلک ناز: صرف دو منٹ دے دیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ساڑھے پانچ منٹ ہو گئے ہیں۔

سینیٹر فلک ناز: میں پہلی بار بات کر رہی ہوں۔ مجھے دو منٹ دے دیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میں نے آپ کو out of turn time دیا ہے اس لیے نہیں دیا کہ آپ controversial discussion کریں۔ چلیں آپ wind-up کریں۔

سینیٹر فلک ناز: اچھا میں wind-up کر رہی ہوں۔ اچھا جی، میں ایک سابق وزیراعظم کے بارے میں بات کرنا چاہتی ہوں، دیکھیں جی، اس کے گھر میں شادی کے چاول کھانے کون آئے تھے؟ اس کے گھر میں۔۔

(مداخلت)

سینیٹر فلک ناز: نہیں، نہیں، میں کسی کا نام نہیں لے رہی ہوں، اس نے کس کو پگڑی پہنائی؟ ساڑھیوں کا تحفہ اس نے کس کو دیا۔ میں windup کر رہی ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بٹ صاحب، سرمد صاحب کے بعد آپ بات کریں گے۔ بہت شکریہ فلک ناز صاحبہ۔ سرمد صاحب کا مائیک کھولیں۔ سرمد صاحب براہ مہربانی شروع کریں، وقت نہیں ہے۔ فلک ناز صاحبہ دیکھیں میں نے آپ کو out of turn time دیا، آپ کی ساری باتیں سن لیں، آپ topic سے ہٹ کر discussion کرنا چاہتی ہیں، آج اس کا دن نہیں ہے، آج اتحاد، یگانگت اور strength کا دن ہے۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ براہ مہربانی تشریف رکھیں۔ سرمد صاحب آپ بات کریں۔ چلیں فلک ناز صاحبہ آپ کو ایک منٹ دیتے ہیں آپ اسے windup کریں۔

سینیٹر فلک ناز: جناب ایک Ex-Prime Minister نے کوئی بیان تک نہیں دیا جس کا پاکستان کے 25 کروڑ عوام کو بہت افسوس ہوا۔ ہم نے شدت سے خان صاحب کو یاد کیا کہ کاش عمران خان باہر ہوتے تو پاکستان میں پاک فوج کے ساتھ کیسے جشن کا سا سماں ہوتا، کس طرح اظہار یک جہتی کرتے لیکن انہوں نے ایک لطیفہ جو بہت مشہور ہو رہا ہے، ایک موصوفہ وزیر صاحبہ جن کا تعلق پنجاب سے ہے، میں ان کا نام نہیں لینا چاہتی ہوں، وہ کہتی ہیں کہ Thunder Jet بھی Ex-Prime Minister نے design کیا ہے اور آپریشن بھی Ex-Prime Minister نے ہی design کیا ہے۔ اس بات پر ہمیں بہت افسوس ہو رہا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بہت شکریہ فلک ناز صاحبہ۔ جی سرمد صاحب۔

<u>Senator Sarmad Ali</u>

سینیٹر سرمد علی: بہت شکریہ جناب چیئرمین!

For giving me the opportunity to be speaking to empty chairs, almost empty chairs.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: لوگ چلے گئے ہیں، انہیں میں روک نہیں سکتا تھا لیکن یہ ہے کہ speakers کی list پہلے سے بنی ہوئی تھی۔

سینیٹر سرمد علی: جناب پھر بھی آپ کا شکریہ۔ آج کل کی جو جنگ ہے وہ ایک محاذ پر نہیں لڑی جاتی وہ connected محاذوں پر، صرف دفاعی محاذ پر خالی نہیں بلکہ مختلف محاذوں پہ لڑی جاتی ہے اور جو جنگ ہم پر 6 اور 7 مئی کی رات کو مسلط کی گئی یہ صحیح معنوں میں ایک چومکھی اور

hybridجنگ تھی۔ الحمدللہ، اللہ تعالیٰ کا شکریہ جس نے ہمیں تمام محاذوں پر سرخرو کیا۔ سب سے اہم محاذ یقیناً دفاعی محاذ ہے جس پر ہم نے کامیابی حاصل کی اور یہ اس فوج نے کامیابی حاصل کی جس کے پیچھے a section of society ہاتھ دھوکے پچھلے دو سالوں سے پیچھے پڑا رہا۔ اس محاذ پر کامیابی کا سہرا ہماری بہادر فوج کو جاتا ہے اور ہمارے آرمی چیف فیلڈ مارشل سید عاصم منیر کو جاتا ہے، جن کو دشمن پر فتح کی مبارک باد اور ان کی well deserved promotion کی مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ ہماری Air Force led by Air Chief Marshal ظہیر بابر کا شکریہ جنہوں نے ہندوستان کو fantastic tea سے لے اب کر French toast بھی کھلا دیا۔

جناب چیئرمین! سب سے اہم جو دوسری جنگ ہوتی ہے وہ narrative کی جنگ ہے اور آج کل کے دور میں narrative کی جنگ بہت اہم ہے کیونکہ narrative بتاتا ہے اور دنیا میں ایک perception create کرتا ہے کہ آپ نے جنگ جیتی ہے یا آپ نے جنگ ہاری ہے، یا آپ کا point of view کیا ہے اور دوسرے کا کیا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: عون صاحب آپ تشریف رکھیں، آپ جا نہیں سکتے، تشریف رکھیں۔

سینیٹر سرمد علی: Sir, don't make the Hall even more emptier, جناب اس narrative کی جنگ میں جس طرح سے چیئرمین بلاول بھٹو زرداری نے front foot سے lead کر کے ہمارے narrative کو پوری دنیا میں represent کیا اس کی مثال نہیں ملتی۔

DG, ISPR لیفٹیننٹ جنرل احمد شریف چوہدری اور وفاقی وزیر اطلاعات نے بھی narrative کی جنگ میں ایک اہم کردار ادا کیا۔ پاکستان کے میڈیا نے میرے خیال میں بہت اہم کردار ادا کیا کیونکہ پاکستان کے میڈیا نے balanced and mature role play کیا جس کے برعکس ہندوستان کا میڈیا ایک war mongering media, belligerent media, immature and unhinged media کے طور پر سامنے آیا ہے جس نے fake news پر اپنے narrative کو پوری دنیا میں پیش کرنے کی کوشش کی اور شکست کھائی۔ ان کے بقول تو آج جہاں ہم بیٹھے ہیں وہاں ہندوستان کا قبضہ ہو چکا تھا۔

جناب چیئرمین! تیسری جنگ diplomatic front پر ہے اور اس میں ڈار صاحب اور Foreign Office نے بہت اہم کردار ادا کیا اور diplomatically Pakistan's point of view present کیا لیکن سب سے اہم جنگ جو ہے وہ اس ملک کے 24 کروڑ عوام نے لڑی اور جیتی۔ بھارت کی تمام تر خواہشوں اور expectations کے برعکس ایک ہو کر اپنے تمام تر اختلافات کو بھلا کر جیتی۔ بھارت کا خیال تھا کہ ہم economically weak and divided قوم ہیں، اس لیے ہم پر حملہ کرنا آسان ہوگا اور ہماری عوام اور فوج کے درمیان ایک خلیج ہے اور ان کا خیال تھا کہ ہم اس کا فائدہ اٹھائیں گے لیکن ان کا جو perception تھا کہ ہم ایک weak or divided nation ہیں یا فوج اور عوام کے درمیان ایک خلیج ہے تو اس perception کے پرخچے اڑ گئے اور وہ ختم ہو گیا۔

جناب چیئرمین! پاکستان کی عوام نے، میڈیا نے، تمام سیاسی قائدین نے، تمام سیاسی جماعتوں نے اور افواج پاکستان نے ان کے perception کو اڑا کے رکھ دیا اور دنیا میں پیغام دیا کہ ان کا perception بالکل غلط ہے۔ اس مرتبہ شاید پہلی مرتبہ ایسا ہوا کہ ہندوستان کا مال بکا نہیں۔ انہوں نے پہلگام کے حوالے سے بات کرنے کی کوشش کی کہ پاکستان involve ہے وہ بکا نہیں، جو انہوں نے بتایا کہ 6-7 تاریخ کو ان کے طیارے نہیں گرے، وہ دنیا کو پتا چل گیا کہ رافیل بھی گر گئے اور مزید تین طیارے گر گئے۔ انہوں نے جتنے claims کیے کہ نور خان بیس پر حملہ کر دیا، پاکستان کی air bases پر حملہ کر دیا اور تباہ کر دیئے، وہ تمام claims غلط ثابت ہوئے اور وہ ٹائیں ٹائیں فش ہو گئے۔

جناب چیئرمین! میرے خیال میں ہم مانیں یا نہ مانیں ایک شکریہ تو نریندر مودی کا بھی بنتا ہے جس نے ہمیں بہت عرصے کے بعد دوبارہ ایک قوم بنا دیا، across the board ہمیں ایک کر دیا، across all political divides, across all religious, political, sectarian and provincial divides اس کے ساتھ ساتھ دو چیزیں ہوئیں، ایک تو یہ ہوا کہ ہمارا self-esteem جو بہت low ہو چکا تھا وہ دوبارہ بڑھا اور ابھرا اور ہم میں self-esteem دوبارہ آیا اور ہندوستان میں جو arrogance آ گئی تھی وہ پاش پاش

ہو گئی اور ثابت ہو گیا کہ خدا کہتا ہے کہ arrogance صرف میری ہے اور کسی کو arrogance جائز نہیں۔ جناب میں نریندر مودی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

Sir, let us also pay tribute to all those who made our defence impregnable,

سب سے پہلے تو I think a very big thank you to شہید ذوالفقار علی بھٹو اور شہید محترمہ بے نظیر بھٹو، جنہوں نے پاکستان کا nuclear and missile programme شروع کیا اور اگر آج ہم بھارت کی آنکھ میں آنکھ ملا کر بات کرنے کی position میں ہیں تو وہ اس لیے ہیں کہ محترم ذوالفقار علی بھٹو اور محترمہ بے نظیر بھٹو کا بالکل درست vision تھا۔ اس لیے ہم آج ان کی آنکھ میں آنکھ ملا کے بات کر سکتے ہیں اور ہمارا دفاع نہ صرف مضبوط بلکہ محفوظ ہے۔

جناب چیئرمین! یہاں پر میں ڈاکٹر عبدالقدیر خان کا بھی ذکر کرنا چاہوں گا میں ڈاکٹر منیر احمد خان صاحب کا اور ڈاکٹر عبدالسلام کا بھی ذکر کرنا چاہوں گا جن کی وجہ سے پاکستان کا nuclear programme بنا۔ جناب میں صرف ایک منٹ اور لوں گا۔ اس misadventure میں ایک فائدہ یہ ہوا کہ پاکستان اور ہندوستان ایک بار پھر hyphenate بلکہ re-hyphenate ہو گئے۔ بھارت کی خواہش کے باوجود کشمیر کا issue internationalize ہو گیا ہے۔ پچھلے آٹھ دنوں میں صدر ٹرمپ نے آٹھ مرتبہ پاکستان اور ہندوستان کا ذکر کیا ہے اور ایک ہی سانس میں کیا اور دونوں ممالک کو ایک قسم کی parity پر لے آئے ہیں بلکہ کل رات ہی انہوں نے دوبارہ آٹھویں بار اس کا ذکر کیا ہے۔

جناب چیئرمین! ہمیں زیادہ محتاط رہنے کی ضرورت ہے کیونکہ بقول ہندوستان اور مودی کے آپریشن سندور ختم نہیں ہوا ہے، وہ جاری ہے اور اس کی ایک manifestation وہ ہے جو کل خضدار میں ہوئی، جس میں تین معصوم بچیوں اور تین adults کو وہاں شہید کیا گیا۔ ہندوستان سے ہمیں اپنے آپ کو internally and externally محفوظ رکھنا ہے کیونکہ وہ اپنی خفت کو مٹانے کی کوشش کرے گا، دوبارہ اپنی پوزیشن بحال کرنے کی کوشش کرے گا جو کہ ختم ہو چکی ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سرمد صاحب، بہت شکریہ۔ ناصر بٹ صاحب، briefly, I think Butt Sahib will be the last speaker. چلیں سرمد صاحب close کریں۔

سینیٹر سرمد علی: جناب چیئرمین! ہمارے چیئرمین بلاول بھٹو زرداری کا دنیا کے سامنے ہمارے ملک کا مقدمہ پیش کرنے کے لیے جو انتخاب کیا گیا ہے وہ ایک اہم اور قابل ستائش فیصلہ ہے۔ انہوں نے جس طریقے سے ہندوستان کے narrative کی دھجیاں اڑائیں وہ سب کے سامنے ہے۔ In fact he single handedly destroyed the Indian narrative اور انہوں نے دنیا کو باور کرادیا کہ the butcher of Gujrat is now the butcher of South Asia and if he is not stopped now, he will soon become the butcher of the world. Our prayers are with Chairman Bilawal Bhutto Zardari and his delegation and godspeed to them. Thank you.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بہت شکریہ سرمد صاحب۔ سرمد صاحب نے تالیاں زور سے بجوا دی ہیں، دیکھا ہے آپ نے، بٹ صاحب briefly بات کریں and Senator Sarmad I hope you will listen the speech of Senator Butt.

Senator Nasir Mehmood

سینیٹر ناصر محمود: جناب پریذائیڈنگ آفیسر! بہت شکریہ۔ میری بہت سعادت ہے کہ آپ نے Chair پر ہوتے ہوئے مجھے موقع دیا۔ آج کا جو topic ہے ہمیں تو صرف اسی پر بات کرنی چاہیے اور میں اسی پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شہادت اعوان صاحب تشریف لے آئیں۔

سینیٹر ناصر محمود: خضدار کے بچوں کے ساتھ جو ہوا، سکول کے بچے جو بیچارے اپنے گھر جا رہے تھے۔ بچوں کے ساتھ دیکھیں دنیا میں ہم کہتے ہیں کہ اسرائیل کتنا ظلم کر رہا ہے۔ یہ بھی ہم مسلمانوں کے لیے لمحہ فکریہ ہے کہ ہم اس پر کوئی بات نہیں کرتے ہمیں اس پر بھی بات کرنی چاہیے لیکن یہ جو واقع ہوا ہے ان ماں باپ سے زیادہ کوئی غم زدہ نہیں ہو سکتا جن کے بچوں نے گھر آنا تھا اور انتظار میں تھے کہ ابھی بچے آکر کھانا کھائیں گے۔ صبح ان کو تیار کرکے بھیجا تھا کہ جب سکول ختم ہوگا تو وہ گھر آئیں گے۔ یہ جو واقع ہوا یہ basically تو ہندوستان، مودی کی وہی بات ہے کہ جب ان کو 10th May کا جواب ملا تب وہ دنیا میں شرمندہ ہوئے۔

میں ایک بات کروں گا کہ ہمارے جو وزیر خارجہ ہیں اسحاق ڈار صاحب ان کا ہمیں تہہ دل سے شکریہ ادا کرنا چاہیے ہم سب پاکستانیوں کو، جب 5th and 6th May کو واقع ہوا تو انہوں نے دن رات ایک کرکے پوری دنیا سے، جتنے ممالک تھے ان سے رابطہ کیا۔ ان کو بتایا، ان کو اس بات پر لے کر آئے کہ جو ہندوستان نے کیا ہے وہ جھوٹ بول رہا ہے۔ ہم پر الزام لگا رہا ہے آپ گواہی لے کر آئیں جو ہمیں بتائے کہ ایسا ہوا ہے اور ہمیں معلوم تھا کہ یہ جھوٹ ہے۔ پاکستان تو اس تسلی میں تھا کہ یہ جھوٹ ہے یہ کیا گواہی لے کر آئیں گے ایسا کچھ ہے ہی نہیں، اب جب انہوں نے جھوٹ بول دیا تھا تو ان کی پرانی روش چل رہی تھی تو پھر انہوں نے ایک اور حملہ کر دیا۔ وہ جو drones بھیج دیے پھر بھی پاکستان نے صبر کا مظاہرہ کیا اور دنیا کو بتایا کہ دیکھو ہندوستان کیا کر رہا ہے لیکن میں ساتھ ساتھ اپنی فوج کو سلام پیش کرتا ہوں جنہوں نے کہا کہ ہم حق رکھتے ہیں جواب دینے کا لیکن جب ہم جواب دیں گے پھر دنیا دیکھے گی لیکن پہلے ہم یہ بتا رہے ہیں کہ ہمارے اوپر جو الزام ہے یہ غلط ہے۔ ہم نے وہ ثابت کرنا تھا پھر جب وہ ثابت ہو گیا اور ہم نے 10th May کو ان کو جواب دیا ہماری ساری قوم اپنی forces کے ساتھ ایک ہو گئی، ان کے ساتھ کھڑے ہو گئے اور ان کا جواب پوری دنیا نے دیکھا۔

آج میں دیکھ رہا ہوں کہ دنیا مودی کے ساتھ نہیں ہے، ہندوستان کے ساتھ نہیں ہے وہ ہمارے ساتھ کھڑے ہیں کہ اصل میں ہندوستان جھوٹ بولتا ہے۔ اب تو برطانیہ کی اخباروں میں لکھا جاتا ہے کہ سب سے جھوٹا media ہندوستان کا ہے، ان سے بڑا جھوٹا media اور کوئی نہیں ہے۔ ہمیں ایک چیز ماننی چاہیے کہ جب ایک ساتھ ہو جاتے ہیں، یہ میرے opposition کے بھائی بیٹھے ہیں بات یہ ہے کہ ہماری جو internal problem ہوتی ہے وہ تو چلتی رہتی ہے۔ اس بات پر آپ کا شکریہ ہے کہ آپ نے اپنی forces کا ساتھ دیا ان کے ساتھ کھڑے ہوئے۔ جب قوم اپنی forces کے ساتھ کھڑی ہوتی ہے تو پھر وہ بھی بہت بہادری اور دلیری سے لڑتے ہیں کیونکہ قوم ساتھ ہوتی ہے۔

ان کو جواب ملا اور ایسا جواب ملا کہ اب وہ رہتی دنیا تک یاد کریں گے جب 1965 and 1971 کی history سکولوں میں پڑھتے تھے۔ اب جب 10th May کی لکھی جائے گی تو پھر ہمارے بچے فخر سے کہیں گے کہ 10th May کو ہم نے 1965 and 1971 کا بدلہ پانچ چھ

گھنٹوں میں لے لیا اور ایسا لیا کہ دنیا نے دیکھا۔ دوسری بات یہ ہے کہ جو لوگ social media پر بیٹھ کر باتیں کرتے تھے، جھوٹ بولتے تھے اور میں اپنے ان دوستوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے social media پر ساتھ دیا۔ جو warriors کی طرح لڑے، اکھٹے ہوئے، دنیا کو یہ بتایا کہ آپس میں کچھ بھی ہو جائے لیکن جب پاکستان کی بات ہو گی تو ہم اکھٹے ہیں۔ ہم ایک ساتھ تھے اور ہم ایک ساتھ رہیں گے، ہمارا ایک ساتھ ہونا ہی ان کے لیے ایک بہت بڑا جواب تھا۔

دوسری بات یہ ہے کہ یہ بات کرتے ہیں کہ عمران خان جیل میں ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اگر عمران خان جیل میں ہے تو اس جیل سے اگر وہ باہر آئے گا تو وہ عدالتوں کے ذریعے آئے گا۔ آپ جائیں عدالتوں میں اپنے کیس لڑئیں، میرا تو قائد کہتا ہے کہ ایک AC نہیں دو لگا دو میں پرواہ نہیں کرتا لیکن جو cases ہیں ان کا فیصلہ عدالتوں نے کرنا ہے۔ میں پھر بھی اپنے بھائیوں سے کہتا ہوں کہ ہم آپ کے لیڈر کی قدر کرتے ہیں، آپ ہمارے لیڈر کی قدر کریں۔ اگر آپ نہیں کریں گے تو پھر ہم آپ کو جواب دیں گے یہ ہمارا حق ہے۔ میری کوشش ہوتی ہے کہ میرا کوئی بھی سینئر بھائی چاہے وہ opposition میں ہے اگر اس طرح کی بات کرے تو میں حوصلے سے سنتا ہوں لیکن جب وہ حد cross کر جاتے ہیں تو پھر مجھے بولنا پڑتا ہے۔ میں بار بار یہ کہتا ہوں کہ آپ اپنے لیڈر کی قدر کرائیں، میرے لیڈر کی قدر کریں، میں دس دفعہ آپ کے لیڈر کی قدر کروں گا۔

ہماری باقی جو لڑائی ہے وہ تو چلتی رہے گی opposition اپنا کردار جمہوری طریقے سے ادا کرے۔ حکومت بیٹھی ہے بات بھی کرتی ہے، بات سنتے بھی ہیں۔ آج کا جو بچوں والا واقع ہے اس پر ہم سب نے جو پیغام دیا ہے یہ دنیا کو معلوم ہو جانا چاہیے کہ ہم ایک ساتھ ہیں۔ جو لوگ بلوچستان سے اگر پہاڑوں سے نیچے اتر گئے، بچوں کے ساتھ ایسا کرنا گھناونا جرم ہے، ان کو آپ نے مار دیا ان کا کوئی قصور نہیں تھا۔ ایسے بندوں سے بات نہیں کرنی چاہیے، ایسے بندوں کو جواب دینا چاہیے۔ وہ پاکستانی نہیں ہیں، ان کو پاکستانی کہنا میرے خیال سے پاکستانی ہونے کی توہین ہے کہ کیا ایسے لوگ پاکستانی ہو سکتے ہیں جو معصوم بچوں کو ماریں۔ ان کے ساتھ وہی رویہ اختیار کیا جائے، حکومت اور opposition مل کر planning کرے، ایک ایسا فیصلہ کرے کہ ان لوگوں کو جواب ملے جنہو ں ان بچوں کو شہید کیا ہے۔ ان کا ایک ہی انجام ہے کہ ان کو پکڑ کر مارا جائے اور دنیا کو بتایا جائے کہ ایسے لوگوں کے ساتھ بات نہیں ہو سکتی ایسے لوگوں کا حساب کیا جاتا ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بہت شکریہ بٹ صاحب۔ کوئی اور speaker ہیں، شہادت اعوان صاحب آپ بھی briefly بات کرلیں۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: طاہر صاحب House خالی ہے آپ لوگ حکومت کے ساتھ تو بیٹھیں۔

Senator Shahadat Awan

سینیٹر شہادت اعوان: جناب پریذائیڈنگ آفیسر! بہت شکریہ۔ ہمارے ملک میں ایک عرصے سے دراندازی ہو رہی ہے اور کل خضدار کا جو دل اندوہ واقع تھا اس پر ہر پاکستانی۔۔۔ کل جو خضدار کا دل اندوہ واقع ہوا ہے APS کی ہماری بچیاں، چند اور لوگ جو شہید کیے گئے ہیں یقینی طور پر وہ فتنہ ہندوستان کے لوگ تھے کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ کوئی بلوچ یا کوئی پشتون کم از کم اپنی بچیوں کے اوپر حملہ آور نہیں ہو سکتا۔ وہ بلوچ اور پشتون روایات کے یقینی طور پر خلاف ہے اور ہمارے پاس Kulbhushan Jadhav کی صورت میں یہ ثبوت کے طور پر موجود ہے کہ ہندوستان اس قسم کی دہشت گردی کروارہا ہے۔

میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ ہندوستان ایک عرصہ دراز سے اصل جو حقیقت اس کی بات کیا ہے کہ وہ پاکستان کے اندر یہ دہشت گردی کیوں کر رہا ہے، وہ Indus Waters Treaty سے بھاگنے کے لیے، اس سے deviate کرنے کے لیے اس قسم کی حرکتیں کر رہا ہے۔ عرصہ دراز سے اس کی یہ کوشش تھی کہ پاکستان کے ساتھ 1960 کا جو معاہدہ ہے اس سے میں بھاگوں تاکہ معاشی طور پر پاکستان جو کہ ایک زرعی ملک ہے جس کی معیشت اس پر depend کرتی ہے۔ ہماری جو work force ہے اس کے 45% لوگ زراعت سے متعلق ہیں، ہمارے GDP کا تقریباً 35% وہ زراعت سے ہوتا ہے۔ اس کی خواہش یہ ہے کہ پاکستانی لوگوں کا پانی ختم ہو تو پاکستان معاشی طور پر کمزور ہو لیکن میں آپ کو یہ بات بتاؤں کہ شاید اہل ہندوستان کو یہ معلوم نہیں ہے کہ اگر کوئی عالمی قانون بھی ہے کہ 1960 کا Indus Treaty ہے وہ provide کرتا ہے کہ اگر کسی بھی دو اقوام کے درمیان کوئی معاہدہ ہے تو اگر Vienna convention کو دیکھا جائے تو یک طرفہ طور پر اس سے آپ بھاگ نہیں سکتے۔ آپ نے دیکھا جس طرح پچیس کروڑ عوام یک جان

ہو کر سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح کھڑے ہو گئے، ہم نے جس طرح انہیں جواب دیا، ان کے ہوش ٹھکانے لگائے اور انہیں یہ message دیا کہ اگر آپ اس طرح کی کوئی حرکت کریں گے اور ہمارے پانی کو چھیڑیں گے تو آپ کے پانی کی یہی صورت حال چین کے ساتھ ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک بات یہاں صحیح ہو اور دوسری طرف وہ بات غلط ہو۔

جناب چیئرمین! الحمدللہ یہ بہت خوش آئند بات ہے کہ میرا ملک اور میری قوم اپنے سارے اختلافات بھول کر یک جا ہو کر کھڑی ہو جائے۔ ان پاگلوں کو یہ سمجھ لینا چاہیے تھا کہ یہ وہ قوم ہے کہ جب انڈیا اور پاکستان کا میچ ہوتا ہے تو قوم یک جان ہو کر کھڑی ہو جاتی ہے چہ جائیکہ کہ کوئی بد نظر ہماری دھرتی کی طرف، ہماری پاک سرزمین پر نظر ڈالے اور ہم اپنے اختلافات کی نظر ہو جائیں۔ جناب والا! میں صرف اور صرف یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت پاکستان کے عوام اپنی افواج کے پیچھے کھڑے ہیں، ہمارے سیاستدان اپنی افواج کے پیچھے کھڑے ہیں، ہماری forces سیاستدانوں کے ساتھ کھڑی ہیں، ہمارا agenda صرف اور صرف پاکستان ہے۔ اپنی پاک سرزمین کی حفاظت کرنا، اپنے ملک کا دفاع کرنا ہم سب کا مطمع نظر ہے۔ یہ بہت خوش آئند بات ہے کہ جس وقت Indus Waters Treaty کا معاملہ آیا تو میرے چیئرمین جناب بلاول بھٹو زرداری صاحب کی سب سے پہلی للکار تھی جنہوں نے کہا تھا کہ مودی اگر سندھو میں پانی نہیں بہے گا تو تمہارا خون بہے گا۔ میں حکومت کی دور اندیشی کو داد دیتا ہوں کہ جنہوں نے بلاول بھٹو زرداری صاحب کو عالمی سطح پر پاکستان کا مقدمہ لڑنے کے لیے ایک ٹیم کے ساتھ باہر بھیجنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ بلاول صاحب کی للکار تھی جس نے تمام ملک کو متحد کر دیا۔ بلاول بھٹو صاحب کا دورہ یہ ثابت کرے گا اور یہ یاد دلائے گا کہ بلاول بھٹو کے نانا جنہوں نے تمام مسلم امہ کو اکٹھا کر دیا تھا، آپ کو 1974 کی اسلامی کانفرنس نظر آئے گی۔ بلاول بھٹو دنیا کو یہ بتائیں گے کہ ہماری بد قسمتی ہے کہ ہمارے پڑوس میں گجرات کا ایک دہشت گرد بیٹھا ہوا ہے۔ نہ وہ اپنی اقلیت کی حفاظت کرتا ہے، نہ اپنے عوام کی حفاظت کرتا ہے، خود جھوٹ بولتا ہے، اس کا میڈیا جھوٹ بولتا ہے، وہ دہشت گردی پر یقین رکھتا ہے، اپنا بیانیہ بنانے کے لیے false flag operations کرتا ہے تاکہ پاکستان کے خلاف بات کر کے بیہار کا الیکشن یا اپنی سیاست کو قائم و دائم رکھے۔ یہ ملک اسلام کے نام پر بنا ہے، بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح نے جو ,vision جو سوچ سامنے رکھی تھی، جس کو باقی

لیڈران خاص طور پر ذوالفقار علی بھٹو نے سامنے رکھا کہ یہ پاکستان مسلمانوں کا گڑھ ہے، ایٹمی ملک ہے، یہ مسلم امہ کی ایٹمی سلطنت ہے اور جو اس کی طرف دیکھے گا ہم اس کی آنکھیں پھوڑ دیں گے۔

جناب والا! میں آخر میں ہندوستان کو صرف یہی کہنا چاہوں گا کہ ہم امن کے داعی ہیں، ہم نہیں چاہتے کہ ہم آپ کے ساتھ، پڑوس کے ساتھ، کسی کے ساتھ کوئی دہشت گردی کریں۔ ہماری اس سوچ کو قطعی طور پر ہماری کمزوری نہ سمجھا جائے۔ اگر ہماری جان پر بنے گی، ہمارے پانی پر بات آئے گی تو پھر آپ کو پتا ہے کہ 'تنگ آمد بجنگ آمد' ہوتا ہے، پھر دنیا کی تاریخوں میں اُس کی تاریخ بھی نہیں رہے گی اور یہ صفحہ ہستی پر نہیں رہے گا، پھر ان شاءاللہ تعالیٰ تمام چیزوں کا انتظام ہم سنبھالیں گے، پاکستان سنبھالے گا۔ پاکستان زندہ باد۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ، مسعود صاحب! صرف دو، تین آدمی ہیں جنہوں نے بات کرنی ہے، اگر آپ بات کرنا چاہتے ہیں؟ جی شکریہ۔

The House is adjourned to meet again on Friday, the 23rd May, 2025 at 10:30 am.

[The House was then adjourned to meet again on Friday, the 23rd May, 2025 at 10:30 am].